# آسان فقہ

(طہارت، نماز، زکوۃ، روزہ اور حج کے مسائل)

ترتیب

حافظ عبدالحفیظ عمری مدنی

نظرثانی

طٰہٰ سعید خالد عمری مدنی (ایم اے مکہ مکرمہ)

نام کتاب : آسان فقہ (طہارت، نماز، زکوۃ، روزہ اور حج کے مسائل)

مرتب : حافظ عبدالحفیظ عمری مدنی

صفحات :

ناشر : ا۔ مدرسہ عمرہ بنت عبدالرحمن الانصاریہ۔ رجسٹرڈ نمبر:199-2004,2005
ہنچال، تعلقہ: سندگی، ضلع: بجاپور، کرناٹک۔586 118
۲۔ مدرسہ خالدیہ عربیہ، بونت، بھدرک، اڑیسہ۔ 756 114

اشاعت : 2010ء

قیمت :

ملنے کا پتے

 **Amrah Educational & Social Welfare Association**
**Hunchal,Tal: Sindgi,Dist: Bijapur, (Karnataka). 586 118.**
**Phone: No: 9901010467, 9449275583**

 **Darul kitab wa Sunnah, Bont,Bhadrak,**
**Orissa. 756 114.**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْاُمِّیِّ الْمُزَکِّیِ الْمُعَلِّمِ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اَمَّا بَعْدُ:

یہ کتاب دراصل تعلیم بالغان کے نصابی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، جس میں عام فہم اور آسان اسلوب وعبارت میں [ طہارت، نماز، زکوۃ، روزہ، اور حج کے فقہی مسائل ] جمع کئے گئے ہیں، اس کی ترتیب میں مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھا گیا ہے :

۱۔ کتاب کے مسائل قرآن کریم، صحیح احادیث، اجماع اور قیاس سے ماخوذ ہیں، اختلافی مسائل میں اہل علم کی ترجیحات بھی مختلف ہیں لہذا ترجیحی مسائل کے ساتھ ان کے حوالجات ذکر کردیے گیے ہیں تاکہ علمی ذمہ داری سے بری ہوسکیں۔

۲۔ ہر درس کو ایک مستقل عنوان سے معنون کیا گیا ہے۔

۳۔ حتی المقدور مسائل کو حوالجات سے مزین کیا گیا تاکہ معلم/معلمہ تفصیل کے لئے رجوع کرسکے۔

۴۔ ہر درس کے تحت بطور نمونہ مناسب سوالات دیئے گئے ہیں تاکہ درس سمجھنے اور سمجھانے میں مدد مل سکے ۵۔ جابجا ''رہنمائے معلم'' کے نام سے معلم/معلمہ کے لئے توجیہات اور مراجع کی طرف رہنمائی کی گئی ہے، تاکہ درس کی تشریح احسن طریقہ سے ہوسکے۔

**معلم/معلمہ سے عرض ہے کہ:**

۱۔ جہاں تک ہوسکے درس کو آسان بناکر پیش کرنے کی سعی کرے، جس کے لئے تدریس سے قبل بالغ نظری سے درس کا مطالعہ ضروری ہے نیز مسائل سے متعلق چند اہم مراجع کی طرف رجوع کرلینا- باذن اللہ- درس کو آسان بناکر پیش کرنے میں مدد ثابت ہوگا۔

۲۔ درس کا آغاز اور اختتام اللہ کی حمد وثنا اور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام کے ساتھ کرے۔

۳۔ طلبہ/ طالبات کی توجہ مبذول کرنے اور ان کے شوق کو بڑھانے کے لئے درس کا آغاز درس سے متعلق کوئی سوال

یا کوئی مشکل بطور حل پیش کی جائے، یا کسی دلچسپ مقدمہ اور تمہید سے درس کی ابتداء کرے۔

۴۔ درس کے نکات خلاصہ کی شکل میں پیش کئے جائیں اور انہیں واضح طور پر بورڈ پر لکھ دیا جائے، پھر یکے بعد دیگرے مناسب انداز اور اسلوب میں تشریح کردی جائے۔

۵۔ درس میں وارد مشکل کلمات اور اصطلاحات کے بارے میں طلبہ/ طالبات سے مناقشہ کرنے کے بعد صحیح تعریف اور توضیح کردی جائے، اور ساتھ ہی بورڈ پر لکھ دیا جائے۔

۶۔ درس کے اختتام پر طلبہ سے مختلف سوالات کرلیں تاکہ معلوم ہوسکے کہ وہ سبق سمجھے ہیں یا نہیں؟۔

کتاب کی ترتیب میں ہم نے جو کوشش صرف کی ہے اگر وہ درست ہے تو یہ اللہ تعالی کا عطیہ ہے ہم اس سے مزید علم نافع کے طلبگار رہیں اور اگر کوئی فروگزاشت ہوگئی ہو تو وہ ہماری کم علمی اور کوتاہی کا حصہ ہے ہم اللہ تعالی سے معافی کے طلبگار رہیں۔

معلمین/معلمات کے علاوہ ان تمام بھائیوں سے جن کے ہاتھوں یہ نصابی سلسلہ پہنچے التماس ہے کہ اپنے علمی ملاحظات سے نواز کر اس کار خیر میں حصہ لیں، ایک طالب علم کی حیثیت سے ہر قسم کے علمی ملاحظات کو پوری خوش دلی کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔ اللہ انہیں جزاء خیر عطا فرمائے۔

اس موقع پر میں شیخ طٰہ سعید خالد عمری مدنی (ایم اے مکہ مکرمہ) کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے تعلیم بالغان کے لیے ایک نصابی سلسلہ تیار کرنے کا مشورہ دیا اور اس کام پر خصوصی نگرانی اور نظر ثانی فرمائی، اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ ان کے علاوہ ان تمام اہل علم کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کو منظر عام پر لانے میں میری ہر ممکن مدد اور ہمت افزائی فرمائی۔

اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو فائدہ مند اور علم نافع کا ذریعہ بنائے۔ اور اپنے فضل و کرم سے اس سعیٔ متواضع کو شرف قبولیت سے نوازے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (البقرہ:۱۲۷)۔

ابوانس عبدالحفیظ

# فہرست

## فقہ کی بعض اصطلاحات

۱۔ **فقہ کے معنی:** سمجھ بوجھ کے ہیں۔

☆ **فقہ کی تعریف:** تفصیلی دلائل کے ساتھ شرعی احکام معلوم کرنے کو [فقہ] کہتے ہیں۔

۲۔ **حدیث:** رسول اللہ ﷺ کے قول اور فعل کو حدیث کہتے ہیں، اسی طرح کسی صحابی کا ایسا کام جس کو آپ ﷺ نے جان کر خاموشی اختیار کر لی ہو۔ [حدیث کو سنت بھی کہتے ہیں]۔

۳۔ **فرض:** اللہ اور رسول نے جس کام کو لازمی طور پر کرنے کا حکم دیا ہو، نیز اسے کرنے پر ثواب اور نہ کرنے پر گناہ ہو، مثلاً: نماز، روزہ وغیرہ۔ [فرض کو واجب بھی کہا جاتا ہے]۔

۴۔ **فرضِ عین:** اللہ اور رسول نے کسی کام کو ہر انسان پر لازم کر دیا ہو۔ جیسے نماز، روزہ وغیرہ۔

۵۔ **فرضِ کفایہ:** اللہ اور رسول نے کسی کام کو لازمی طور پر کرنے کا حکم دیا ہو، لیکن اگر چند مسلمان اُسے ادا کر دیں تو کافی ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی ادا نہ کرے تو سارے مسلمان گناہ گار ہو جائیں گے۔ مثلاً: جنازہ کی تدفین و تکفین۔

۶۔ **حرام:** اللہ اور رسول نے جس کام سے بچنے کا لازمی حکم دیا ہو، نیز اسے کرنے پر گناہ اور اس سے بچنے پر ثواب ہو، مثلاً: میت پر نوحہ کرنا، وغیرہ۔

۷۔ **جائز:** ایسا دینی حکم جس کے کرنے اور چھوڑنے میں اختیار ہو، اس کو مباح اور حلال بھی کہتے ہیں۔

۸۔ **مُستَحَب:** ایسا کام جس کے کرنے میں ثواب ہو اور اس کو نہ کرنے سے کوئی گناہ نہ ہو۔ مثلاً مسواک کرنا وغیرہ۔ [اس کو مندوب، نفل اور سنت بھی کہا جاتا ہے]۔

۹۔ **شرط:** کوئی ایسا لازمی کام جس کے نہ ہونے سے عبادت بھی نہیں ہوتی، مثلاً: وضو: نماز کے لئے شرط ہے۔ اگر کوئی وضو کے بغیر نماز پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوئی۔

۱۰۔ **رکن:** ایسا کام جو عبادت کا حصہ ہے اور اس کے بغیر عبادت باطل ہو جاتی ہے، درست نہیں ہوتی۔ اس کی جمع ارکان ہے۔ مثلاً قیام، رکوع، سجدہ؛ نماز کے ارکان ہیں۔

# کتاب الطہارۃ

## طہارت اور پاکی کے مسائل

## پانی کے مسائل

نماز کے لئے ؛جسم ، کپڑے اور نماز کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے ، اس کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی ، طہارت ( پاکی ) حاصل کرنے کے لئے پانی بہت ضروری ہے ،لیکن ہر قسم کے پانی سے طہارت حاصل نہیں ہوسکتی ،اس لئے پانی کی دو قسمیں ہیں :

۱۔ **ماءِ طَہُور** :(یعنی پاک پانی ): اُس پانی کو کہتے ہیں جو اپنی اصلی حالت پر باقی ہو، جو خود بھی پاک ہوتا ہے اور گندگی کو بھی پاک کرسکتا ہے، جیسے بارش کا پانی ،کنویں کا پانی ،نہر کا پانی ، چشمہ کا پانی ،اور سمندر کا پانی۔

**ماءِ طہور کا حکم:** اِس کو ہر قسم کی طہارت کیلئے استعمال کرنا جائز ہے مثلا: وضو، غسل ،استنجاء، وغیرہ۔

**پاک پانی میں :** کوئی پاک چیز مل جانے کی وجہ سے اس کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا ہو،تو وہ پانی پاک ہی ہے۔مثلا: ایسا پانی جس میں نمک مل گیا ہو، یا کافور ملا دیا گیا ہو۔ یا وہ پانی جس میں پتے گرنے کی وجہ سے یا گھاس اُگنے کی وجہ سے اس میں تبدیلی آ گئی ہو۔ یا مٹی ، سیمنٹ اور کیچڑ کی وجہ سے گدلا ہو گیا ہو۔

۲۔ **ماءِ نَجِس**:(یعنی ناپاک پانی ):اس پانی کو کہتے ہیں جس میں گندگی گرنے کی وجہ سے پانی کا: رنگ بدل گیا ہو، یا مزہ بدل گیا ہو، یا اس میں بدبو پیدا ہوگئی ہو۔

☆ **ماءِ نجس کا حکم:** اس کا استعمال حرام ہے۔

**پانی میں اگر گندگی گر جائے** اور اوصافِ ثلاثہ میں سے کوئی تبدیلی واقع نہ ہو تو وہ پانی ناپاک نہیں کہلائے گا کیونکہ وہ اپنی اصلی حالت پر باقی ہے۔

• ایسا پانی جو کسی جگہ طویل مدت تک ٹھہرنے کی وجہ سے بدل گیا ہو تو وہ ناپاک نہیں ہے، کیونکہ اس کی تبدیلی گندگی گرنے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ طویل مدت ٹھہرنے کی وجہ سے ہے،لہذا وہ پانی پاک ہے۔

## سوالات

ا۔ خالی جگہ پر کریں:

[حدیث کو.................بھی کہتے ہیں]۔[فرض کو...............بھی کہا جاتا ہے]۔[جائز کو............اور............بھی کہتے ہیں]۔[مستحب کو.................،نفل اور.................بھی کہا جاتا ہے]۔

۲۔ فرض عین اور فرض کفایہ میں فرق بیان کریں۔

۳۔ فقہ،شرط اور رکن کی تعریف ذکر کریں۔

۴۔ ماءِ طَہُور اور ماءِ نَجِس کس کو کہتے ہیں؟اور ان کا حکم کیا ہے۔

۵۔ درجِ ذیل مسائل میں فتوی ذکر کریں؟

الف: ایک کنویں میں ایک گائے گر کر مر گئی ہے،دو تین دن بھی گزر چکے ہیں ایسے پانی کے بارے میں صحیح فتوی دینے کے لئے آپ کو پہلے کن چیزوں کی وضاحت ضروری ہے؟

ب: ایک تالاب میں طویل مدت سے پانی موجود ہے،لوگ اس کو استعمال نہیں کرتے اس لئے کہ اس کا رنگ اور مزہ بدل چکا ہے۔تو کیا ایسا پانی غسل اور وضو کے لائق ہے؟اور کیوں؟

رہنمائے معلم

• اگر پانی کا رنگ یا مزہ خود بخود بدل جائے یا اس میں بد بو پیدا ہو جائے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا،البتہ اگر یہ تبدیلی گندگی گرنے کی وجہ سے ہے تو پھر پانی ناپاک کہلائے گا۔ • اوصافِ ثلاثہ: رنگ،بو،اور مزہ کو کہتے ہیں۔

# نجاستوں کا بیان

۱۔ سبیلین سے نکلنے والی چیزیں مثلا: (پیشاب، پاخانہ، مذی، ودی، منی)۔

۲۔ دمِ مسفوح: یعنی ذبح کے وقت جو خون نکلتا اور بہتا ہے۔(انعام:۱۴۵)۔

۳۔ کتے کا تھوک اور جھوٹا۔(بخاری، ترمذی)۔

۴۔ مردہ جانوروں کا گوشت، ان کا چمڑا اور ہڈی۔(بقرہ:۱۷۳، الشرح الممتع ج ۱ ص:۹۴)۔

۵۔ حرام جانوروں کا پیشاب اور پاخانہ۔(الشرح الممتع ج ۱، ص:۴۵۵)۔

☆ بعض وہ چیزیں جو ناپاک نہیں ہیں:

۱۔ حلال جانوروں کا گوبر اور پیشاب پاک ہے:

اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ عُرَینہ کے لوگوں کو دوا کے طور پر اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پینے کا حکم دیا تھا۔(بخاری)۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکریوں کی باڑ میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے، حالانکہ وہاں کی اکثر جگہ ان کے پیشاب اور مینگنیوں سے آلودہ رہتی ہے۔(ترمذی: صحیح)۔

۲۔ حلال جانوروں کا جھوٹا پاک ہے۔(صحیح ترمذی)۔

۳۔ بلی کا جھوٹا پاک ہے۔(صحیح ابوداود)۔

۴۔ مردہ مچھلی اور ٹڈی۔(ابن ماجہ، بیہقی، احمد: صحیح)۔

۵۔ وہ کیڑے اور پتنگے جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہے: مثلاً مکھی اور چونٹی۔(بخاری مع الفتح، الشرح الممتع ج ۱ ص:۹۵)۔

۶۔ قے۔ (الاستذکار لابن عبدالبر: ج ۱، ص:۱۷۲، تحفۃ الأحوذی ج ۱، ص:۲۸۹)۔

## سولات

۱۔ بلی حرام ہے تو کیا اس کا جھوٹا ناپاک ہے؟

۲۔ کتا اگر کسی برتن میں منہ ڈال کر پانی پی لے تو کیا اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟

۳۔ کیا بکریوں کے باڑ میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ اور کیوں؟

۴۔ گائے کا لعاب کپڑوں کو لگ جائے تو ان میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

۵۔ کتا اگر کسی برتن میں منہ ڈالے تو اس کو دھونے کا طریقہ کیا ہے؟

۶۔ دمِ مسفوح کس کو کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

۷۔ ایک شخص قے سے آلودہ کپڑوں میں نماز پڑھ لیا تو کیا اس کی نماز درست ہے اور کیوں؟

## رہنمائے معلم

ذیل کے دلائل ومسائل کی حسب ضرورت وضاحت کر دی جائے:

۱۔ حلال جانوروں کا لعاب اور ان کا جھوٹا پاک ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ:

• عمرو بن خارجہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر مِنٰی میں خطبہ دے رہے تھے اور اُس اونٹنی کا لعاب میرے کندھے پر بہہ رہا تھا۔ (صحیح ترمذی، نسائی، احمد)۔

۲۔ حرام جانور (درندے اور دیگر غیر ماکول اللحم جانوروں) کے جھوٹے کا حکم: اگر پانی پینے کے بعد ان کا جھوٹا (یعنی بچا ہوا پانی) بہت زیادہ ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں پیدا ہوئی ہے تو وہ پاک ہے اور اگر پانی تھوڑا ہے اور اس میں تبدیلی پیدا ہوئی ہے تو وہ پانی ناپاک ہے۔ (الشرح الممتع ج ۱ باب ازالۃ النجاسۃ)۔ یہ مسئلہ ذیل کی احادیث کے درمیان تطبیق اور ان کا خلاصہ ہے:

(الف) ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ سے ان حوضوں کے بارے میں سوال کیا گیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے اور کتے اور درندے ان کے پاس آتے اور پانی پیتے تھے تو آپ نے فرمایا: ان کے لئے وہ ہے جو انہوں نے اپنے پیٹوں میں داخل کر لیا اور جو باقی رہ گیا ہے وہ ہمارے پینے اور طہارت کے لائق ہے۔ (دار قطنی)۔

• صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا ہم ایسے پانی سے وضو کر لیں جو گدھوں کا جھوٹا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اور ایسے پانی کے ساتھ بھی وضو درست ہے جسے تمام درندوں نے باقی چھوڑا ہو (یعنی ان کا جھوٹا)۔ (معرفۃ السنن والآثار)۔ بحوالہ فقہ الحدیث: ج ۱ ص: ۱۵۶)۔

(ب) ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے اس پانی کے بارے میں سوال کیا گیا جس پر درندے آتے ہیں اور پیتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر پانی دو قُلّے (دو بڑے مٹکوں کے برابر) ہے تو وہ گندا نہیں ہوتا۔ (ترمذی، احمد: صحیح)۔

راجح یہی ہے کہ ان کا جوٹھا پاک ہے۔ (فتاوی اللجنہ الدائمہ ج ۵ ص: ۳۸۰، فتوی رقم: ۸۰۵۲)۔

۳۔ واضح رہے کہ کتے کے بارے میں خاص حدیث وارد ہے اس لئے اس کا لعاب وغیرہ نجس ہے۔اور خنزیر کے بارے میں سورۂ مائدہ میں ہے کہ وہ نجس ہے۔

۴۔ مکھی اگر پینے کی چیز میں گر جائے تو اس کو مکمل ڈبو دیں پھر نکال پھینک دیں کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے پر شفا ہوتی ہے۔(بخاری)۔مکھی جب گرتی ہے تو پہلے اُس پَر کے بَل پر گرتی ہے جس میں بیماری (زہر) ہوتا ہے۔اور جب اس کو مکمل ڈبو دیا جاتا ہے تو دوسرا پَر اُس زہر کو ختم کر دیتا ہے۔

# نجاستوں کو پاک کرنے کا بیان

۱۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد تین بار ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں ہاتھ ڈالنا منع ہے۔(مسلم)۔

۲۔ شیر خوار بچہ کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے دینا کافی ہے اور شیر خوار بچی کے پیشاب کو دھونا چاہیے، اگر شیر خوار بچہ کھانا کھانے لگے تو اس کے پیشاب کو بھی دھونا ضروری ہے۔( صحیح ابوداود)۔

۳۔ عورت کا برقع یا کپڑا چلتے ہوئے گندگی پر سے گزر جائے تو بعد والی پاک زمین پر گزر جانے سے وہ پاک ہوجاتا ہے۔(ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنھا نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا میں اپنے دامن کو لمبا رکھتی ہوں، چلتے ہوئے گندی جگہ پر سے گزرجاتا ہے( تو اس کا حکم کیا ہے؟) آپ نے فرمایا: اس کے بعد والا پاک حصہ اس کو پاک کردے گا۔(ابن ماجہ: صحیح)۔

۴۔ زمین کی گندگی اگر دھوپ یا ہوا میں سوکھ کر ختم ہوجائے تو زمین پاک ہوجاتی ہے۔(عون المعبود شرح سنن ابی داود)۔

۵۔ جوتے یا چپل میں گندگی لگی ہو تو زمین پر رگڑ دینے سے وہ پاک ہوجاتے ہیں، پھر ان کو پہن کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔(ابوداود: صحیح)۔

۶۔ کتّے کا جھوٹا ناپاک ہے، لہذا اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈالے تو اسے انڈیل کر خالی کردیں پھر اسے سات مرتبہ دھوئیں، البتہ پہلی مرتبہ مٹی سے دھونا چاہیے۔(بخاری، ترمذی)۔

۷۔ ماکول اللحم مردار جانور کا چمڑا ناپاک ہے لیکن اسے دباغت دینے سے پاک ہوجاتا ہے۔(احمد، ابوداود۔ بحوالہ الشرح الممتع ج۱،ص:۹۱-۹۲)۔

۸۔ **دس فطری چیزیں** جن کا تعلق طہارت اور نظافت سے ہے :

• عائشہ رضی اللہ عنھا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطرت میں داخل ہیں: ۱۔ مونچھ کاٹنا، ۲۔ داڑھی بڑھانا، ۳۔ مسواک کرنا، ۴۔ ناک میں پانی لیکر ناک صاف کرنا، ۵۔ ناخن تراشنا، ۶۔ جسم کے جوڑوں کو دھونا، ۷۔ بغل کے بال اکھیڑنا( نکالنا)، ۸۔ زیر ناف کے بال

مونڈنا، ۹۔ استنجاء کرنا، ۱۰۔ ختنہ کرنا۔(مسلم)۔

• ناخن، مونچھ، بغل اور زیر ناف کے بالوں کو چالیس دن سے زیادہ چھوڑنا جائز نہیں ہے۔(مسلم)۔

## سوالات

۱۔ کیا نیند سے بیدار ہونے کے بعد پانی کے لوٹے میں ہاتھ ڈبو کر ہاتھ دھو سکتے ہیں؟

۲۔ اگر کوئی بچہ ڈبے کا دودھ پی رہا ہو تو اس کے پیشاب کا حکم کیا ہے؟

۳۔ کیا پانی کے علاوہ بھی کسی اور چیز سے گندگی دور کرنا ممکن ہے؟

۴۔ مندرجہ ذیل نجاستوں کی پاکی کا طریقہ ذکر کریں:

• شیر خوار بچہ اور بچی کا پیشاب۔

• ماکول اللحم مردار جانور کا چمڑا۔

• جوتے اور چپل کی گندگی۔

۵۔ وہ دس فطری خصلتیں کونسی ہیں؟ جن کا تعلق نظافت سے ہے۔

۶۔ بغل اور زیر ناف بالوں کو نکالنے کی آخری مدت کیا ہے؟

۷۔ مندرجہ ذیل حدیث سے مسائل مستنبط کریں:

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنھا نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا میں اپنے دامن کو لمبا رکھتی ہوں، چلتے ہوئے گندی جگہ پر سے گزر جاتا ہے (تو اس کا حکم کیا ہے؟) آپ نے فرمایا: اس کے بعد والا پاک حصہ اس کو پاک کردے گا۔(ابن ماجہ: صحیح)۔

رہنمائے معلم

• بچہ ماں کے دودھ کے علاوہ دوسری مصنوعی غذا کھاتا ہے تو اس کے پیشاب کو بھی دھونا ضروری ہے۔(فتاوی الازھر: ج۸، ۴۵۵)۔

• کھلی زمین پر جوتوں یا چپل میں نماز پڑھنے میں تو کوئی مضایقہ نہیں ہے۔لیکن مساجد اور جائے نماز پر نماز کی ادائیگی میں نظافت کے علاوہ فتنوں کے دروازوں کو کھولنے سے بچنا چاہیے۔

• دباغت: چمڑے کی تری اور خون کو دوائی وغیرہ کے ذریعہ اچھی طرح پاک کردینا تاکہ اس کی بدبو ختم ہوجائے۔

## قضائے حاجت کے آداب

۱۔ اللہ کے نام اور ذکر کی کوئی چیز بیت الخلاء میں نہیں لے جانا چاہیے۔

۲۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں؛

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ ۔ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں خبیثوں اور خبیثنیوں سے۔ (بخاری، مسلم)۔

۳۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بایاں پیر پہلے رکھیں اور نکلتے وقت دایاں پیر پہلے نکالیں۔

۴۔ نکلنے کے بعد یہ دعا پڑھیں: غُفۡرَانَکَ (اے اللہ) میں تیری بخشش (چاہتا ہوں)۔(ابوداؤد)۔

۵۔ قضاءِ حاجت کے وقت منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہیں کرنی چاہیے۔ (مسلم)۔

۶۔ قضاءِ حاجت کے وقت شرمگاہ کو لوگوں کی نظروں سے چھپانا چاہیے۔ (مسلم)۔

۷۔ قضاءِ حاجت کے وقت پیشاب کے چھینٹوں اور گندگی سے بچنا چاہیے۔ (بخاری)۔

۸۔ قضاءِ حاجت کے دوران گفتگو کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔(مسلم)۔

۹۔ قضاءِ حاجت کے وقت سیدھے ہاتھ سے شرمگاہ کو چھونا یا طہارت لینا منع ہے۔(بخاری، مسلم)۔

۱۰۔ استنجاء کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہیے۔(ابوداود: صحیح)۔

۱۱۔ قضاءِ حاجت کے بعد ہاتھ کو مٹی [یا صابن] سے اچھی طرح دھو لینا چاہیے۔(بخاری)

★ **وہ جگہیں جہاں قضاءِ حاجت کرنا حرام ہے:**

۱۔ عام راستوں میں۔ ۲۔ سایہ دار جگہوں کے نیچے، سایہ دار اور پھلدار درختوں کے نیچے۔ ۳۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں۔ (مسلم، ابوداود)۔

### سوالات

۱۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے اور نکلنے کے بعد کونسی دعائیں پڑھنا چاہیے؟

۲۔ قضائے حاجت کے وقت باتیں کرنے کا حکم کیا ہے؟

۳۔ قضاءِ حاجت کے کوئی تین آداب ذکر کریں؟

۴۔ کن جگہوں پر قضاءِ حاجت کرنا حرام ہے؟

رہنمائے معلم

۱۔ قبلہ ( کعبۃ اللہ ) کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے قضاء حاجت کرنا اس کے احترام کے منافی ہے۔اس لیے ایسا کرنا منع ہے۔

۲۔ ستر پوشی کی خاطر نیز پیشاب کے چھینٹوں اور گندگی سے بچنے کے لئے؛ قضاء حاجت میں جو بھی طریقہ مناسب ہو اختیار کیا جا سکتا ہے ،چاہے بیٹھ کر ہو یا کھڑے ہوکر۔ (الشرح الممتع على زاد المستقنع لابن عثيمين ، باب الاستنجاء )۔ (تمام المنة للألبانی :ص: ۶۴، بحوالہ فقہ الحدیث: ج ا ص ۱۷۳)۔

۳۔ دونوں دعاؤں کی اہمیت اور ان کا مطلب بیان کیا جائے۔

۴۔ مذکورہ جگہوں پر قضاء حاجت سے عام لوگوں کو تکلیف دینا ہے،اور مختلف بیماریوں کا سبب بھی ہے۔اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے۔

۵۔ ایسے سایے جو لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے وہاں قضاء حاجت کرنا منع نہیں ہے۔

۶۔ استنجاء کہتے ہیں: پیشاب یا پاخانے کو پانی سے دھونا۔

۷۔ ذکر الٰہی پر مشتمل اگر کوئی ایسی چیز ہے جس کے چوری ہونے کا اندیشہ ہو اور اس کی حفاظت کا کوئی بندوبست نہیں ہے تو قضاء حاجت کے وقت اسے اپنے جیب وغیرہ میں چھپا لینا چاہیے، کیونکہ بیت الخلاء میں جاتے وقت مسلمان کے سینے میں قرآن کا جو حصہ محفوظ ہے اس کو تو علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ (فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ۴/۴۰ بحوالہ فقہ الحدیث ج ا ص: ۱۷۳)۔ رہی وہ حدیث جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ( بیت ) الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنی انگوٹھی نکال کر رکھ دیتے تھے۔ (جس میں تین سطروں میں: اللہ ،محمد، رسول ،لکھا ہوا تھا)۔ (نسائی ،ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ )۔ یہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔اس لیے بہتر یہ ہے کہ بلا ضرورت کوئی ایسی چیز لے کر بیت الخلاء میں داخل نہ ہوں جس میں اللہ کا نام یا اللہ کا ذکر موجود ہو۔

# اِسْتِنْجَاء اور اِسْتِجْمَار کا بیان

☆ اِسْتِنْجَاء : سَبِیْلَیْن (پیشاب اور پاخانے کی جگہ) کو پانی سے دھونا۔

☆ اِسْتِجْمَار : سَبِیْلَیْن (پیشاب اور پاخانے کی جگہ) کو پتھر وغیرہ سے صاف کرنا۔

☆ ہر پاک چیز سے استجمار جائز ہے مثلا: پتھر، ڈھیلا، اینٹ، لکڑی، کاغذ، کپڑا، چاک پیس وغیرہ۔

☆ استجمار میں سبیلین کو کم سے کم تین مرتبہ صاف کرنا واجب ہے۔

☆ ایسی چیزیں جن سے اِسْتِجْمَار جائز نہیں:

١۔ جن چیزوں میں اللہ کا نام یا اللہ کا ذکر ہو۔

٢۔ انسانوں اور جانوروں کے کھانے کی چیزیں۔

٣۔ ہڈی؛ اس لئے کہ یہ جنوں کی غذا ہے۔

٤۔ لید اور سوکھا گوبر؛ اس لئے کہ یہ جنوں کے جانوروں کی غذا ہے۔

• سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مشرکین نے مذاق اڑاتے ہوئے پوچھا کیا تمہارا نبی تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے، حتی کہ پیشاب اور پاخانہ کی بھی؟ سلمان فارسی نے فخر کے ساتھ جواب دیا کہ ہاں! ہمارے رسول نے پیشاب یا پاخانہ کے وقت قبلہ رخ ہونے، سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنے، تین پتھروں سے کم میں استنجا کرنے، اور گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)۔

## سوالات

١۔ اِسْتِنْجَاء اور اِسْتِجْمَار میں فرق ذکر کریں؟

٢۔ ”گوبر اور ہڈی سے گندگی صاف کرنا جائز نہیں ہے“۔ کیوں؟۔

٣۔ دو ایسی چیزوں کا ذکر کریں جن سے اِسْتِجْمَار جائز نہیں ہے؟

٤۔ استنجاء کے بارے میں سلمان فارسی کی روایت ذکر کریں۔

رہنمائے معلم

۱۔ کھانے کی چیزوں سے طہارت حاصل کرنا اس لئے منع ہے کہ وہ اللہ کی نعمت ہیں اور ان کا احترام ضروری ہے، اور جب جنوں کی غذا سے استجمار درست نہیں ہے تو انسانوں کی غذا سے بدرجہ اولی درست نہیں ہے۔

۲۔ ہڈی: اگر شرعی طور پر ذبح کئے ہوئے جانور کی ہے تو یہ جنوں کی غذا ہے لہذا اس سے استنجا جائز نہیں ہے اور اگر مردار کی ہڈی ہے تو یہ ناپاک ہے لہذا ناپاک چیز گندگی کو پاک نہیں کرسکتی۔ لید اور سوکھا گوبر اگر حلال جانوروں کا ہے تو یہ جنوں کے جانوروں کی غذا ہے لہذا اس سے استنجاء جائز نہیں ہے اور اگر حرام جانوروں کا ہے تو یہ ناپاک ہے لہذا ناپاک چیز گندگی کو پاک نہیں کرسکتی۔ (مسلم، کتاب الصلوۃ، باب الجھر بالقراءۃ فی الصبح والقراءۃ علی الجن - الشرح الممتع لابن عثیمین ج ۱، باب الاستنجاء)۔

۳۔ تین سے زائد پتھر استعمال کرنا جائز ہے لیکن تین سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ نیز ایک ہی بڑے ڈھیلے یا پتھر وغیرہ کے تین کناروں سے بھی استجمار درست ہے۔

## وضو کی فضیلت

• پاکی صفائی آدھا ایمان ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ۔۔۔(مسلم) طہارت آدھا ایمان ہے۔

• اچھی طرح وضو کرنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتَ أَظْفَارِهِ۔(مسلم)۔

جو شخص اچھی طرح وضو کرے تو اس کے جسم کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

• قیامت کے دن وضو کرنے والوں کے چہرے اور اعضاء روشن ہونگے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ۔(بخاری ،مسلم)۔بے شک میری امت قیامت کے دن بلائی جائے گی اس حال میں کہ (ان کے ہاتھ، پاؤں اور چہرے) وضو کے نشانات سے روشن اور چمکدار رہوں گے۔

## وضو اور طہارت کی اہمیت

• رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ۔ (بخاری ،مسلم)۔وضو کے بغیر کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔

• رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ۔(ابن ماجہ: صحیح)۔ طہارت نماز کی کنجی ہے۔

• پیشاب کے بارے میں غفلت کرنا عذاب قبر کا سبب ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عَامَّةُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِیْ الْبَوْلِ فَاسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ (بزار، طبرانی، حاکم، دارقطنی: صحیح)۔ قبر کا زیادہ تر عذاب پیشاب کے بارے میں ہوتا ہے لہذا پیشاب سے احتیاط کرو۔

## سوالات

۱۔ درج ذیل مسائل کے لئے دلیل ذکر کریں؟

الف : وضو کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

ب : پیشاب کے بعد طہارت نہ لینا یا اس کے قطروں کو نہ دھونا عذاب قبر کا باعث ہے۔

۲۔ مندرجہ ذیل احادیث کا ترجمہ کریں:

الف : اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ۔

ب : لَا تُقْبَلُ صَلَاۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ۔

ج : مِفْتَاحُ الصَّلَاۃِ الطُّھُوْرُ۔

۳۔ وضو کی فضیلت میں ایک حدیث ذکر کریں؟

# وضو کا طریقہ

۱۔ دل میں وضو کی نیت کرنا، اور ''بسم اللہ'' کہہ کر وضو شروع کرنا۔

۲۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو پہونچوں تک تین بار دھونا۔

۳۔ تین بار کلی کرنا اور تین بار ناک میں پانی لیکر ناک جھاڑنا۔

۴۔ تین بار چہرہ دھونا۔

۵۔ پہلے دایاں ہاتھ پھر بایاں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھونا۔

۶۔ ایک بار پورے سر کا مسح کرنا، پھر دونوں کانوں کا ایک بار مسح کرنا۔

• سر کے مسح کا طریقہ: دونوں ہاتھوں کو سر کے اگلے حصہ سے گزارتے ہوئے گدی تک لے آئیں پھر گدی سے سر کے اگلے حصہ تک واپس لے جائیں۔(بخاری)۔

• کانوں کے مسح کا طریقہ: اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں سے دونوں کانوں کے اندر اور اپنے دونوں انگوٹھوں سے دونوں کانوں کے اوپری حصہ پر مسح کریں۔(صحیح سنن نسائی)۔

۷۔ پہلے دایاں پیر پھر بایاں پیر ٹخنوں سمیت تین بار دھونا۔

حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا، اور وضو کیا؛ اپنے دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک تین بار دھویا، پھر (تین بار) کلی کی اور ناک میں پانی چڑھا کر ناک جھاڑا، پھر اپنا چہرہ تین بار دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا پھر بایاں ہاتھ بھی اسی طرح دھویا، پھر سر (اور کانوں) کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں پیر ٹخنوں تک تین بار دھویا پھر بایاں پیر بھی اسی طرح دھویا، پھر فرمایا: رَاَیتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تَوَضَّأ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا (مسلم)۔ ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا۔

☆ وضو کے بعد کی دعا: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔(مسلم، احمد)۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔(صحیح الترمذی)۔

میں گوہی دیتا ہوں کہ اکیلے اور لاشریک اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہیں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اوراس کے رسول ہیں۔ اے اللہ مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں سے بنادے اور مجھے پاک صاف رہنے والوں میں سے بنادے۔

’’جو شخص اچھی طرح وضو کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے‘‘۔(مسلم،ابوداود،ترمذی)۔

## سوالات

۱۔ وضومیں دونوں ہاتھوں اوردونوں پیروں کودھونے کی حد بیان کریں۔

۲۔ سرکے مسح کا طریقہ بیان کریں اور بتائیں کہ سر کا مسح کتنی بار کرنا چاہیے؟

۳۔ وضو کے بعد کی دعااوراس کی فضیلت بیان کریں؟

۴۔ درس کی روشنی میں جواب دیں : ’’رَاَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحوَ وُضُوئِي هٰذَا‘‘ اس کا معنی کیاہے؟اور یہ بات کس نے کہی ہے؟

رہنمائے معلم

۱۔ ابتدائے وضومیں صرف [بسم اللہ] کہنا ہی نبی کریم ﷺ سے صحیح احادیث سے ثابت ہے،الرحمن الرحیم کا اضافہ درست نہیں ہے:انس سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے (تَوَضَّؤُا بِبِسمِ اللّٰہِ)۔بسم اللہ کہتے ہوئے وضوشروع کرو ( مصنف عبد الرزق :۱۱/۶/۲۷۶،مسند احمد :۳/ ۱۶۵،سنن نسائی:۷۸ بحوالہ فقہ الحدیث )۔علاوہ ازیں آپ کے فعل سے بھی صرف [بسم اللہ] کہنا ہی ثابت ہے،جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں رکھا پھر فرمایا:[بسم اللہ] پھر کہا اچھی طرح وضوکرو۔(مسند احمد : ۳/ ۲۹۲،سنن دارمی:۱/ ۱۲)۔

۲۔ اعضاءِ وضوکواچھی طرح دھونے،اور ہاتھ اور پیر کی انگلیوں میں خلال کرنے کی تاکید( صحیح سنن ابی داود ج۱،ح ۹۲۱)۔

۳۔ وضوکا عملی طریقہ اور دوران وضو ہر عضوکودھونے کی حد اور طریقہ کی وضاحت۔

۴۔ طلبہ وطالبات سے ہر عضو کے دھونے کا طریقہ اور حد کے بارے میں مختلف سوالات کئے جائیں۔

# وضو کے شروط

۱۔ دل میں وضو کی نیت کرنا؛ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"۔ (بخاری)۔

۲۔ پانی کا پاک ہونا۔

☆ پانی کی دو قسمیں ہیں:

(۱) پاک پانی: مثلاً: بارش، چشمہ، کنواں، اور سمندر کا پانی۔

(۲) گندہ پانی: مثلاً: جس میں گندگی گر جانے کی وجہ سے پانی کا رنگ یا بو یا مزا بدل جائے۔

۳۔ جو چیز اعضاءِ وضو کو بھیگنے سے روکتی ہو، اس کو دور کرنا؛ مثلاً: موم، نیل پالش، پینٹ، تیل۔ وغیرہ۔

☆ جب ان شروط میں سے ایک شرط بھی پوری نہ ہو تو وضو صحیح نہیں ہوگا۔

## سوالات

۱۔ جس پانی سے آپ وضو کرتے ہیں، اس کے لیے کونسی شرط لازمی ہے؟

۲۔ جسم کے چمڑے کو بھیگنے سے روکنے والی بعض چیزوں کا ذکر کریں؟

۳۔ جس شخص کے ہاتھوں میں موم یا تیل لگا ہو اور اسی حالت میں وضو کرلے تو کیا اس کا وضو صحیح ہو جائے گا؟ جواب دیں اور سبب بھی ذکر کریں؟

۴۔ ایک عورت گھریلو کام سے فارغ ہو کر منہ، ہاتھ، پیر دھو لیتی ہے، نیز سر اور کانوں کا مسح بھی کرتی ہے، لیکن اس کا مقصد یہی تھا کہ اس کا پسینہ دور ہو جائے اور ٹھنڈی حاصل ہو؛ بتائیں کیا وہ اس وضو سے نماز پڑھ سکتی ہے؟ اور کیوں؟

۵۔ وضو کے شروط گنائیں؟

رہنمائے معلم: ۱۔ وہ چیزیں جن کی وجہ سے جلد یا چمڑا نہ بھیگتا ہو، مثلاً: چربی، تیل، موم، ہونٹوں پر لپسٹک اور نیل پالش، وغیرہ۔

۲۔ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" اس سے مراد زبان سے نیت کرنا نہیں ہے، بلکہ دل سے نیت کرنا مراد ہے کیونکہ نیت کا تعلق دل سے ہے۔

# وضو کے فرائض

۱۔ چہرہ دھونا (اس میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لیکر ناک جھاڑنا شامل ہے)۔

۲۔ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

۳۔ پورے سر کا مسح کرنا (اس میں کانوں کا مسح کرنا بھی شامل ہے)۔

۴۔ دونوں پیروں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔

۵۔ تمام اعضاءِ وضو کو ترتیب وار دھونا۔

۶۔ مُوالات: یعنی تمام اعضاءِ وضو کو یکے بعد دیگرے بِلا تاخیر دھونا۔

☆ جو شخص ان فرائض میں سے ایک فرض بھی چھوڑ دے تو اس کا وضو نہیں ہوگا۔

اللہ تعالی نے فرمایا: یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ۔ (المائدہ:٦)۔ ”اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو، اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو۔

## سوالات

۱۔ وضو کے فرائض ترتیب وار گنائیں؟ اور قرآن سے دلیل بھی ذکر کریں۔

۲۔ اگر کوئی شخص چہرہ دھونے سے پہلے پیر دھولے تو کیا اس کا وضو صحیح ہوگا؟ اور کیوں؟

۳۔ اگر کوئی سر کا مسح کرنا چھوڑ دیتا ہے تو کیا اس کا وضو صحیح ہوگا؟ اور کیوں؟

رہنمائے معلم

۱۔ فرائض وضو کے درمیان ترتیب کی تاکید۔ ۲۔ موالاۃ کا مطلب یہ ہے کہ ایک عضو کو دھونے کے بعد دوسرے عضو کو دھونے میں اتنی تاخیر نہیں ہونی چاہیے کہ اس سے پہلے والا عضو سوکھ جائے۔ ۳۔ فرائضِ وضو میں سے کسی ایک فرض کو بھی جان بوجھ کر یا بھول کر چھوڑ دیں تو وضو صحیح نہیں ہوگا، لہذا دوبارہ وضو کرنا ضروری ہے۔

## وضو کی سنتیں

۱۔ وضو شروع کرنے سے پہلے [بسم اللہ] کہنا۔ (احمد،ابوداود،حاکم)۔

۲۔ ہر وضو کے وقت مسواک کرنا۔(بخاری تعلیقا)۔

۳۔ وضو کے آغاز میں دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھونا۔(بخاری،ابوداود)۔

۴۔ اگر روزہ سے نہ ہوں تو مبالغہ سے ناک میں پانی چڑھانا۔(صحیح ابوداود)۔

۵۔ اعضاءِ وضو کو دو دو یا تین تین مرتبہ دھونا۔(بخاری-مسلم)۔

[ایک ایک مرتبہ دھونا فرض ہے ] (بخاری -مسلم)۔[اور تین مرتبہ سے زیادہ دھونا اسراف اور حرام ہے ]۔(ابوداود:حسن)۔

۶۔ ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا۔(بخاری )۔اور ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا بھی جائز ہے ۔(بخاری،مسلم )۔

۷۔ وضو کے بعد کی مسنون دعا پڑھنا۔(مسلم،ترمذی،نسائی)۔

**⋆ مسواک کرنے کی فضیلت اور اس کے مستحب اوقات:**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسواک منہ کی پاکی اور رب کی رضامندی کا باعث ہے۔(احمد: صحیح)۔

☆ کسی بھی وقت مسواک کرنا مستحب اور سنت ہے لیکن پانچ اوقات میں اس سنت کی اہمیت زیادہ ہے:

(۱) وضو کے وقت (۲) نماز کے وقت (۳) تلاوت قرآن کے وقت (۴) نیند سے بیدار ہونے کے وقت (۵) منہ کی کیفیت بدل جانے کے وقت ۔(شرح مسلم از امام نووی)۔

### سوالات

۱۔ ایک شخص مغرب میں وضو کیا اور نماز پڑھ لیا، عشاء کا وقت آ گیا لیکن ابھی اس کا وضو نہیں ٹوٹا، تو کیا عشاء کے لئے اس کو نیا وضو کرنا ضروری ہے؟

۲۔ کیا ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا ضروری ہے؟

۳۔ کیاایک وضوسے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں؟

۴۔ اعضاء وضوکوایک ایک مرتبہ، دودومرتبہ، تین تین مرتبہ اور تین سے زیادہ مرتبہ دھونے کا حکم کیا ہے؟ الگ الگ بیان کریں۔

۵۔ امام نوَوِی فرماتے ہیں کہ: کسی بھی وقت مسواک کرنا سنت ہے لیکن پانچ اوقات میں اس سنت کی اہمیت زیادہ ہے۔ بتائیے کہ وہ اوقات کونسے ہیں؟

۶۔ مسواک کرنے کی فضیلت بیان کریں۔

۷۔ مختصراً وضو کی سنتیں گنائیں۔

رہنمائے معلم

• اعضاء وضوکوایک مرتبہ دھونا بروایت ابن عباس بخاری، دومرتبہ دھونا بروایت عبداللہ بن زید بن عبدربہ بخاری، تین مرتبہ دھونا بروایت عثمان، صحیح مسلم میں مذکور ہے۔

• وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھنا اور انگلی اٹھانا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

• مبالغہ کے ساتھ ناک میں پانی چڑھانے کا مطلب یہ ہے کہ: زور سے ناک کے اندر پانی چڑھانا۔ روزے کی حالت میں اتنا اندر نہ چڑھایا جائے کہ پانی گلے سے نیچے اتر جائے کیونکہ پانی اگر گلے سے نیچے اتر جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

## نواقضِ وضو

☆ وضو کو توڑنے والی چیزیں:

۱۔ سَبِیلَیْن (پیشاب یا پاخانہ کے راستے) سے کسی بھی چیز کا خارج ہونا، مثلا: پیشاب، پاخانہ، ہوا، خون، پیپ اور مذی وغیرہ۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)۔

۲۔ گہری نیند سو جانا۔ (ابوداود: حسن)

۳۔ بے ہوش ہو جانا۔

۴۔ شرمگاہ کو کپڑے کے بغیر ہاتھ لگانا۔ (احمد، ابوداود: صحیح)۔

۵۔ اونٹ کا گوشت کھانا۔ (مسلم)۔

## سوالات

۱۔ وضو کو توڑنے والی کوئی تین چیزیں ذکر کریں؟

۲۔ کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

۳۔ ایک شخص کو نماز کے دوران ہوا خارج ہو گئی تو کیا وہ اسی حالت میں اپنی نماز مکمل کر سکتا ہے؟

۴۔ ایک شخص وضو کرنے کے بعد بے ہوش ہو گیا، کچھ دیر بعد اسے ہوش آیا تو کیا وہ اسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اور کیوں؟

۵۔ ایک شخص عشاء کی نماز میں جب سجدے میں چلا گیا تو اسے نیند لگ گئی یہاں تک کہ نماز ختم ہو گئی، نماز کے بعد لوگوں نے اسے جگایا، بتایئے: اب اس شخص کو کیا کرنا چاہیے؟

۶۔ بچہ پاخانہ کرنے کے بعد ماں اس کی گندگی کو دھو دیتی ہے تو کیا اس سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا؟ جواب دیں اور سبب بیان کریں۔

۷۔ نواقضِ وضو کا معنی کیا ہے؟

## رہنمائے معلم

۱۔ سبِیلَین: پیشاب اور پاخانہ کی جگہ کو کہتے ہیں۔ سبیل: کا تثنیہ ہے، سبیل راستہ کو کہتے ہیں۔ یہاں پیشاب اور پاخانہ کے دونوں راستے مراد ہیں۔

۲۔ پاکی اور طہارت کی اہمیت کہ اس کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔

۳۔ نواقض کا معنی: توڑنے والی چیزیں۔

۴۔ مذکورہ نواقض کو بامثال پیش کر کے طلبہ وطالبات سے استفسار کیا جائے۔

۵۔ گہری نیند کا مطلب یہ ہے کہ: ایسی نیند جس سے انسان کا احساس ختم ہو جائے۔

۶۔ گہری نیند؛ چاہے لیٹ کر ہو یا بیٹھ کر ہر صورت میں ناقضِ وضو ہے، اور خفیف نیند ہر صورت میں ناقِض وضو نہیں ہے۔

۷۔ نماز کے دوران ہوا وغیرہ خارج ہو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نماز بھی باطل ہو جاتی ہے لہذا دوبارہ وضو بھی کرنا ہے اور از سر نو نماز بھی پڑھنی ہے۔

## وہ حالات جو ناقض وضو نہیں ہیں

۱۔ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانا۔(ابوداود: صحیح)۔

۲۔ قے ہوجانا۔

۳۔ نکسیر پھوٹنا (ناک سے خون نکلنا)۔

۴۔ سبیلین کے علاوہ جسم کے کسی بھی حصہ سے خون یا پیپ نکلنا۔

☆ ان حالات میں وضو نہیں ٹوٹتا، اگر وضو کرلیں تو بہتر ہے، لیکن واجب نہیں ہے۔

### سوالات

۱۔ کیا گائے یا بکری یا خرگوش کا گوشت کھالینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

۲۔ ایک شخص کو نماز کی حالت میں ناک سے خون نکل گیا تو کیا وہ اسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ جواب دیں اور سبب ذکر کریں۔

رہنمائے معلم

۱۔ قے، نکسیر، خون اور پیپ: راجح یہی ہے کہ یہ اشیاء ناقض وضو نہیں ہیں، خواہ قلیل ہوں یا کثیر کیونکہ اس کی کوئی صحیح دلیل موجود نہیں ہے، اور کسی بھی چیز کی اصل طہارت ہے۔(فقہ الحدیث شرح الدرر البہیہ ج۱ص:۲۲۳، اور الملخص الفقهي ج۱،ص:۶۱)۔

۲۔ سبیلین کے علاوہ جسم کے کسی بھی حصہ کا خون یا پیپ ناپاک نہیں ہے۔اس کی دلیل یہ ہے کہ: حسن بصری فرماتے ہیں کہ: ہمیشہ مسلمان اپنے زخموں میں نماز پڑھتے آرہے ہیں (فتح الباری:۱/ ۲۸۱)۔ایک انصاری صحابی جو نماز میں تھے کہ دشمن نے تیر ماری وہ خون آلود ہوئے لیکن وہ برابر نماز پڑھتے رہے، یہ واقعہ رسول اللہ کی موجودگی میں پیش آیا لیکن آپ نے انہیں وضو کرنے کا حکم نہیں دیا۔ (ابوداود: کتاب الطہارۃ، باب الوضوء من الدم)۔

## وہ افعال جن کے لیے وضو کرنا واجب ہے

۱۔ نماز پڑھنے کے لیے۔ (المائدہ:٦)۔(مسلم)۔

۲۔ بیت اللہ کا طواف کرنے کے لیے۔ ۱ (متفق علیہ)۔

۳۔ قرآن پکڑنے کے لیے۔(موطا،نسائی)۔ ۲

## وہ افعال جن کے لیے وضو کرنا مستحب ہے

۱۔ ذکر کرنے کے لیے: جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اللہ کا ذکر کروں مگر طہارت (وضو) کی حالت میں۔(صحیح ابوداود)۔

۲۔ جب بھی وضو ٹوٹ جائے اسی وقت دوبارہ وضو کر لینا۔(صحیح الترغیب)۔

۳۔ غسلِ جنابت سے پہلے۔(بخاری)۔

۴۔ رات میں سونے سے پہلے۔(بخاری)۔

۵۔ میت کو اٹھانے کی وجہ سے۔(ترمذی: صحیح)۔

٦۔ قے ہو جانے کے بعد۔(صحیح ترمذی)۔

رہنمائے معلم

۱ دیکھیے: مجموع فتاوی ومقالات بن باز: کتاب الطہارہ۔فقہ الحدیث ج ۲ ص ٨٦)۔

۲ بحوالہ فقہ الحدیث ج۱،ص:۲۳۰-۲۳۳۔فتاوی اللجنہ الدائمہ: قراءۃ ومس المصحف ممن بہ حدث اکبر او اصغر۔

# موزوں پر مسح کرنے کا بیان (۱)

وضو کے فرائض میں گزر چکا ہے کہ دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھونا ضروری ہے، اگر موزے پہن لیں تو کیا وضو کے وقت پیر دھونے کے لئے موزوں کو نکالنا ضروری ہے؟

جواب: موزوں کو نکالنا ضروری نہیں ہے، اس لئے کہ اللہ نے اپنے بندوں پر آسانی فرمائی ہے، اور موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی ہے؛ جیسا کہ جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا تو اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا۔ (مسلم)۔

## موزوں پر مسح کرنے کے شروط:

۱۔ موزے؛ وضو کی حالت میں پہننا چاہیے۔ (بخاری، مسلم)۔

۲۔ موزے گندگی سے پاک ہونا چاہیے۔

## موزوں پر مسح کرنے کی مدت:

۱۔ مقیم کے لئے : ایک دن اور ایک رات۔ (مسلم)۔

۲۔ مسافر کے لئے: تین دن اور تین رات۔ (مسلم)۔

☆ مرد آدمی اپنے عمامہ پر بھی مسح کرسکتا ہے۔(مسلم، صحیح ابن ماجہ)۔

☆ زخم پر باندھی ہوئی پٹیوں پر بھی وضو کے وقت مسح کرنا چاہیے، البتہ اس میں وضو کی حالت میں پٹیاں باندھنے کی شرط نہیں ہے۔ اور جب تک پٹیاں نہ اتاری جائیں اس وقت تک ان پر مسح کرنا جائز ہے۔( الشرح المُمْتِع ج ا باب المسح علی الخفین)۔

## سوالات

۱۔ موزوں پر مسح کرنے کا حکم کیا ہے؟ دلیل کے ساتھ ذکر کریں؟

۲۔ مقیم اور مسافر کے لئے مسح کی مدت کتنی ہے؟ واضح کریں۔

۳۔ وضو کے بغیر موزے پہن لیں تو ان پر مسح کرنا کیسا ہے؟

۴۔ اگر عورت وضو کے وقت اپنے دوپٹے پر مسح کرنا چاہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

رہنمائے معلم

۱۔ موزے دو قسم کے ہوتے ہیں:

(۱) ایک چمڑے کے جس کو (خُف) کہتے ہیں اور۔

(۲) دوسرے کپڑے وغیرہ کے جس کو (جَوْرَب) کہتے ہیں۔ ہر دونوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

۲۔ مَرد آدمی کے لئے ریشم کے موزے پہننا اوران پر مسح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس قسم کے موزے پہننا حرام ہے۔ا

۳۔ عمامہ پر مسح کی وہی شروط ہیں جو موزوں کے لئے ہیں۔

## موزوں پر مسح کرنے کا بیان (۲)

**مدت مسح کی ابتدا اور انتہا:** وضوٹوٹنے کے بعد جب پہلا مسح کیا جاتا ہے تو اسی وقت سے اس کی مدت شروع ہوتی ہے اور اس کے بعد مقیم کے لئے ایک دن اور مسافر کے لئے تین دن تک رہتی ہے۔

مثال: ایک شخص نمازِ فجر کے لئے وضو کیا پھر موزے پہن لیے، نو بجے تک اس کا وضو باقی رہا پھر ٹوٹ گیا، وہ اسی حالت میں رہا یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہوا اس نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کرلیا، تو یہ اس کا پہلا مسح ہوا، اس کے بعد دوسرے دن ظہر کی نماز تک جب بھی وضو کرے موزوں پر مسح کرتا رہے۔ یہ ایک دن ہوا۔

**مدت ختم ہونے کے بعد** جب وضوٹوٹ جائے تو پھر وضو کے وقت موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ وضو کے وقت موزے نکال کر پیر دھونا ضروری ہے۔ اور اگر مدت ختم ہونے کے وقت باوضو ہیں تو جب تک وضو باقی رہے گا اس وقت تک برابر نمازیں ادا کر سکتے ہیں۔

مثال: ایک شخص نے ظہر کے وقت باوضو ہو کر موزے پہن لیے، پھر اس کا وضوٹوٹ گیا، اس نے عصر کے وقت وضو کیا اور موزوں پر مسح کرلیا، تو یہ اس کا پہلا مسح ہوا، اب دوسرے دن عصر کے وقت اس کی مدت ختم ہوجاتی ہے، لیکن دوسرے دن اس نے عصر سے آدھا گھنٹہ پہلے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا، عصر کا وقت ہوا تو اس کی مدت ختم ہوگئی لیکن وہ باوضو ہے لہذا اس نے عصر کی نماز پڑھی، یہاں تک کہ مغرب بھی اُسی وضو سے ادا کرلی، مغرب کے بعد اس کا وضوٹوٹ گیا، اب اس کو وضو کے وقت موزے نکالنا اور پیر دھونا ضروری ہے۔

**موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ:** اپنے دونوں ہاتھوں کو تر کر کے دونوں موزوں پر ایک ساتھ ہاتھ پھیرلیں؛ دایاں ہاتھ دائیں پیر پر اور بایاں ہاتھ بائیں پیر پر۔

☆ مسح ایک ہی مرتبہ کرنا چاہیے، اور موزوں کے اوپر کرنا چاہیے، موزوں کے نیچے مسح کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر دین کی بنیاد صرف عقل پر ہوتی تو موزوں کے اوپر مسح

کرنے کی بجائے نیچے مسح کرنا زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔( صحیح ابوداود)۔

**★موزوں کا مسح کب باطل ہو جاتا ہے؟**

۱۔ موزے نکال دینے سے۔

۲۔ مدتِ مسح ختم ہو جانے سے۔

۳۔ غسل واجب ہو جانے سے۔

• لیکن موزے نکال دینے سے، یا مدت مسح ختم ہونے وضو نہیں ٹوٹتا۔

## سوالات

۱۔ موزوں پر مسح کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے؟

۲۔ موزوں پر مسح کتنی بار کرنا چاہیے؟ نیز اس کا طریقہ بھی بتائیں۔

۳۔ موزوں کا مسح کب باطل ہوتا ہے؟ کوئی تین اسباب ذکر کریں۔

۴۔ [موزوں کے نیچے مسح کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے] دلیل ذکر کریں۔

رہنمائے معلم

۱۔ عملی طور پر مسح کی وضاحت کی جائے۔

۲۔ [موزے نکال دینے سے مسح باطل ہو جاتا ہے] اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا وضو باطل نہیں ہوگا، لیکن دوبارہ نیا وضو کیے بغیر موزے پہن لے تو اس پر مسح نہیں کرسکتا اس لئے کہ موزے نکال دینے کی وجہ سے اب اس کو مسح کی اجازت نہیں ہے۔ لہذا اب دوبارہ مکمل وضو کر کے موزے پہننے کے بعد ہی وضو کے وقت مسح کرسکتا ہے۔

مثال: ایک شخص وضو کیا اور موزے پہن لیے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے موزے نکال دیئے، لیکن وہ باوضو تھا، پھر اس نے موزے پہن لیے لہذا وضو ٹوٹ جانے کے بعد جب بھی وہ وضو کرے تو موزوں پر مسح کرسکتا ہے۔

اس کے برخلاف ایک شخص ظہر کے وقت وضو کیا پھر موزے پہن لیے، ظہر کے بعد اس کا وضو ٹوٹ گیا، پھر اس نے عصر کے وقت وضو کیا اور موزوں پر مسح کرلیا۔ عصر کے بعد اس نے موزے نکال دیئے، موزے نکال دینے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹا۔ مغرب کا وقت ہوا اُسی وضو سے اس نے مغرب پڑھی، پھر دوبارہ موزے پہن لیے، اب عشاء سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ گیا تو عشاء کے لئے جب وضو کرے گا تو اس کو

موزوں پر مسح کرنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ موزے نکال کر مکمل وضو کرنا ضروری ہے۔

- اسی طرح [مدتِ مسح ختم ہو جانے سے مسح باطل ہو جاتا ہے] تفصیل مثالوں کے ساتھ درس میں گزر چکی ہے۔
- غسل واجب ہونے کی صورت میں موزے کا مسح باطل ہو جاتا ہے، لہذا ان کو نکالنا اور غسل کرنا ضروری ہے۔

# غسل کے مسائل

☆ **غسل واجب ہونے کے بعض حالات:**

ا۔ شہوت کے ساتھ منی خارج ہونے کے بعد۔

۲۔ نیند میں احتلام ہونے کے بعد (بشرطیکہ تری نظر آئے)۔(بخاری، مسلم)۔

۲۔ جماع کرنے کے بعد۔(بخاری، مسلم)۔

۳۔ حیض کا خون بند ہوجانے کے بعد۔(بخاری، مسلم)۔

۴۔ نفاس کا خون بند ہوجانے کے بعد۔(بخاری، مسلم)۔

۵۔ انسان کے مرنے کے بعد۔(بخاری، مسلم)۔یعنی زندوں پر واجب ہے کہ میت کو غسل دیں۔

☆ مذی یا ودی خارج ہونے سے اس کو دھو کر وضو کرلینا کافی ہے، غسل ضروری نہیں ہے۔(ترمذی: صحیح)۔

☆ **مسنون غسل:**

ا۔ نمازِ جمعہ کے لیے۔ (متفق علیہ)۔

۲۔ عیدین کے لیے۔ (موطا امام مالک)۔

۳۔ میت کو غسل دینے والے کے لیے۔ (ترمذی: صحیح)۔

۴۔ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والے کے لئے۔ (ترمذی: حسن)۔

۵۔ غیر مسلم اسلام قبول کرنے کے بعد۔(احمد، ابوداود: صحیح)۔

☆ غسل کے لئے پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال میں کوئی مجبوری ہو تو تیمم کرلینا کافی ہے۔ (بخاری)۔

☆ **غسل جنابت کا مسنون طریقہ:**

• عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت فرماتے تو:

ا۔ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے۔

۲۔ پھر سیدھے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ دھوتے۔

۳۔ پھر نماز کی طرح وضو کرتے۔

۴۔ پھر پانی لیتے اور اپنی انگلیوں کو بالوں کی جڑوں میں ڈال کر سر بھگوتے۔

۵۔ پھر تین بار سر پر پانی ڈالتے۔

۶۔ پھر سارے بدن پر پانی بہاتے۔

۷۔ آخر میں پاؤں دھوتے۔(بخاری، مسلم)۔

• عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء بنت شَکَل رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے غسل حیض کا طریقہ پوچھا تو آپ نے فرمایا:

پانی میں بیری کے پتے ڈال کر (حیض کے خون کو) اچھی طرح پاک کریں پھر اپنے سر پر پانی ڈالیں اور اچھی طرح ملیں تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر سارے بدن پر پانی بہالیں، پھر خوشبو لگائی ہوئی روئی سے پاکی حاصل کرلیں، اسماء نے کہا: یارسول اللہ اس سے پاکی کیسے حاصل کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! اس سے پاکی حاصل کرلو، عائشہ رضی اللہ عنہا نے آہستہ سے کہا کہ خون کی جگہ پر رکھ لے۔ پھر اسماء نے غسلِ جنابت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: پہلے اپنی شرمگاہ کو اچھی طرح دھولیں، پھر اپنے سر پر پانی ڈالیں اور اچھی طرح ملیں تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر سارے بدن پر پانی بہالیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ: ”انصار کی عورتیں بھی کیا خوب عورتیں ہیں، دین کی باتیں پوچھنے میں شرم محسوس نہیں کرتیں“۔(مسلم)۔

☆ غسلِ واجب میں چوٹیاں کھولے بغیر بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ سکتا ہے تو چوٹیاں کھولنا ضروری نہیں ہے، سر پر تین چلو پانی ڈال لینا کافی ہے۔(صحیح سنن ابی داود، مسلم)۔

**سوالات**

۱۔ غسل کب واجب ہوتا ہے؟

۲۔ کیا میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا واجب ہے؟

۳۔ غسلِ واجب کا طریقہ ذکر کریں؟

۴۔ کیا تیمم غسل کا بدل ہوسکتا ہے؟

## رہنماءے معلم

۱۔ منی : لذت اور جوش کے ساتھ شرمگاہ سے نکلنے والا پانی۔

۲۔ مذی : شہوت کے وقت شرمگاہ سے نکلنے والا پانی۔

۳۔ ودی : پیشاب سے پہلے یا بعد میں نکلنے والے سفید اور گاڑھے قطرے۔ (فقہ الحدیث ج۱، ص:۱۵۵)۔

# تیمم کا بیان

## تیمم کا طریقہ :

دل میں تیمم کی نیت کرنا اور ’’ بسم اللہ‘‘ کہہ کر پاک زمین پر ایک بار اپنے دونوں ہاتھوں کو مارنا، پھر اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کی پشت پر مسح کرنا۔(بخاری، مسلم)۔

## تیمم کی شروط :

۱۔ دل میں تیمم کی نیت کرنا۔

۲۔ مٹی کا پاک ہونا۔

## تیمم دو حالتوں میں جائز ہے :

۱۔ جب پانی نہ ملے۔ اللہ تعالی نے فرمایا:{ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا } (المائدہ:٦)۔
’’تمہیں پانی نہ ملے تو پاک زمین سے تیمم کرلیا کرو‘‘۔

۲۔ پانی کے استعمال میں کوئی مجبوری ہو۔ (صحیح ابوداود،صحیح ابن ماجہ)۔

• مثلاً بیماری بڑھنے کا خوف ہو یا سخت سردی ہو، پانی کم ہو جو صرف پینے کے لئے ہو، یا کنواں میں اترنا ممکن نہ ہو، یا رسی اور ڈول موجود نہ ہو، یا پانی کے پاس دشمن یا خوفناک جانور موجود ہو، وغیرہ، یہ سب ایسی مجبوریاں ہیں جن میں تیمم کیا جا سکتا ہے۔

☆ اگر تیمم کے لئے مٹی وغیرہ بھی میسر نہ ہو تو ایسی صورت میں بغیر تیمم کے ہی وقت پر نماز پڑھ لیں ۔(بخاری)۔

## وہ چیزیں جن سے تیمم جائز ہے :

ان تمام چیزوں سے تیمم کرنا جائز ہے جو زمین کی قبیل سے ہیں مثلا: مٹی پتھر، اینٹ، سمنٹ، غبار، ریت، وغیرہ۔

## وہ چیزیں جن سے تیمم جائز نہیں ہے :

وہ تمام چیزیں جو زمین کی قبیل سے نہیں ہیں ان سے تیمم درست نہیں ہے مثلاً: راکھ،لکڑی،لوہاوغیرہ۔

**تیمم وضو اور غسل دونوں کا بدل ہے**: پانی نہ ملنے پر جس طرح وضو کے بدلے تیمم کرنا جائز ہے ،اسی طرح پانی نہ ملنے پر غسل کے بدلے بھی تیمم کرنا جائز ہے۔

**نواقضِ تیمم**: ا۔ پانی مل جائے۔ ۲۔ جن چیزوں سے وضوٹوٹتا ہے انہی چیزوں سے تیمم بھی ٹوٹتا ہے۔

## سوالات

ا۔ تیمم کن حالتوں میں جائز ہے؟

۲۔ تیمم کے شروط ذکر کریں۔

۳۔ تیمم کا طریقہ واضح کریں۔

۴۔ تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟ تفصیل ذکر کریں؟

۵۔ درجِ ذیل مسائل میں فتوی ذکر کریں :

الف: عصر کی نماز کا وقت ہو چکا ہے،ایک شخص کے پاس وضو کے لئے پانی نہیں ہے،لیکن وہ کنویں کے قریب ہے،ایسے شخص کو صحیح مسئلہ بتانے کے لئے پہلے آپ اس سے کیا کیا سوالات کریں گے؟

ب : ایک شخص کے پاس صرف پینے کے لئے تھوڑا سا پانی ہے اگر اس سے وضو کر لے تو پیاس کی تکلیف برداشت نہیں کرسکتا،تو نماز پڑھنے کے لئے اس کو کیا کرنا چاہیے؟

ج : ایک شخص ٹرین میں سفر کر رہا ہے نماز کا وقت ہو چکا ہے اس کے پاس وضو کے لئے نہ پانی ہے اور نہ تیمم کے لئے مٹی وغیرہ تو وہ کیسے نماز پڑھے گا؟

۴۔ کیا راکھ سے تیمم درست ہے؟ جواب دیں اور سبب ذکر کریں۔

۵۔ کیا تیمم غسل کا بدل ہوسکتا ہے؟ اور کب؟

## رہنمائے معلم

۱۔ راجح یہی کہ تیمم کے لئے ایسی مٹی کی شرط نہیں ہے جس میں غبار ہو، بلکہ زمین پر تیمم کرنے سے تیمم ہو جائے گا چاہے زمین پر غبار ہو یا نہ ہو، ریت اور بالو پر بھی تیمم جائز ہے، کیونکہ وہ زمین کا حصہ ہے، چاہے اس پر غبار ہو یا نہ ہو، اسی طرح اگر ایسی زمین پر بارش بھی ہو جائے تو اس پر تیمم کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ تیمم صرف ایسی چیزوں پر جائز ہے جو زمین کی قبیل سے ہوں، مٹی، پتھر، اینٹ، سمنٹ وغیرہ، لہذا ایسی دیوار پر بھی تیمم جائز ہے جو ان چیزوں سے بنی ہو، البتہ اگر دیوار پر لکڑی یا پینٹ لگا دیا گیا ہو تو اس پر تیمم جائز نہیں ہے۔ اور اگر ایسی دیوار پر غبار ہے تو اس پر تیمم کر سکتے ہیں، اس لئے کہ غبار زمین کی قبیل سے ہے۔ (فتاوی ارکان الاسلام لابن عثیمین، ص: ۲۵۰، ۲۵۱)۔

۳۔ لکڑی، راکھ، لوہا جو کہ اصل میں نہ مٹی ہیں اور نہ ہی زمین کا حصہ ہیں لہذا اس سے تیمم درست نہیں ہے۔

۴۔ اگر تیمم کے لئے مٹی وغیرہ بھی میسر نہ ہو تو ایسی صورت میں بغیر تیمم کے ہی وقت پر نماز پڑھ لیں۔ تیمم کا حکم نازل ہونے سے پہلے جب عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا تھا تو کچھ لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے تلاش کرنے کے لیے بھیجا اور پھر نماز کا وقت ہو گیا لیکن اس وقت ان کے پاس پانی موجود نہیں تھا اور تیمم بھی مشروع نہیں تھا (فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وضُوءٍ) لہذا انہوں نے بغیر وضو کے ہی نماز پڑھ لی۔ جب واپسی پر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی تو آیت تیمم نازل ہوئی۔ (بخاری کتاب التیمم، باب اذا لم یجد الماء ولا ترابا)۔ اس حدیث میں محل شاہد یہ ہے کہ اگر ایسی حالت میں نماز ممنوع ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی ضرور وضاحت فرما دیتے۔ (فقہ الحدیث ج ۱ / ۲۷۱)۔

۵۔ تیمم کے لئے ہاتھ زمین پر مارنے سے اگر غبار لگ جائے تو اس کو پھونکنا بھی ثابت ہے۔ یعنی دونوں ہاتھوں کو چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیرنے سے پہلے ہاتھوں میں پھونک ماریں۔ (بخاری، باب التیمم ھل ینفخ فیھما)۔

# حیض، نفاس اور استحاضہ کے مسائل

☆ **حیض :** اس خون کو کہتے ہیں ؛ جوخواتین کو ہر ماہ چند متعین دنوں تک طبعی طور پر رحم سے خارج ہوتا ہے۔

☆ **ایامِ حیض کی تعداد :** حیض کے دنوں کی تعداد متعین نہیں ہے، البتہ عورتوں کی عمر، طبیعت اور آب وہوا کے لحاظ سے دنوں کی تعداد میں کمی بیشی ہوسکتی ہے۔

☆ الِقَصَّۃُ الْبَیْضَاء: (صاف سفیدی): عورت اپنے حیض کے آخری دنوں میں خون کے بجائے صاف سفید پانی کے قطرے دیکھ لے تو یہ ایامِ حیض کے ختم ہونے کی علامت ہے۔اس کو [الِقَصَّۃُ الْبَیْضَاء] کہا جاتا ہے۔(بخاری)۔

☆ **حیض کی ابتداء اور انتہاء :** حیض کی ابتداء اور انتہاء بھی عورتوں کی عمر، طبیعت اور آب و ہوا کے لحاظ سے مختلف ہوسکتی ہے، حیض کی ابتداء عورت کے بالغ ہونے کی علامت ہے۔

ابتدائے حیض کی کم سے کم مدت (۹) نو سال ہے، اور انتہائے حیض کی آخری مدت عموماً پچاس سال ہے۔

☆ **نفاس :** اس خون کو کہتے ہیں ؛ جو ولادت کے سبب عورت کے رحم سے خارج ہوتا ہے۔

• اس کی مدت چالیس دن یا اس سے کچھ کم بھی ہوسکتی ہے۔

• مسئلہ: اگر ولادت سے ایک یا دو دن پہلے دردِ زِہ کے ساتھ خون آئے تو وہ نفاس کا خون شمار ہوگا۔اور اگر دردِ زِہ کے بغیر آئے تو وہ نفاس کا خون نہیں بلکہ دمِ فاسد ہے جو استحاضہ کے حکم میں ہوگا۔ اے

☆ **حیض اور نفاس کی حالت میں ممنوعہ کام:**

۱۔ نماز پڑھنا (پاک ہونے کے بعد قضاء کرنے کی ضرورت نہیں ہے)۔(نسائی: صحیح)۔

۲۔ روزہ رکھنا (البتہ جب پاک ہوجائے تو قضاء کرنا ضروری ہے)۔(بخاری)۔

۳۔ مسجد میں قیام کرنا، البتہ ضرورت کے وقت مسجد سے گذر سکتی ہے۔(مسلم)۔

۴۔ بیت اللہ کا طواف کرنا۔(بخاری)۔

۵۔ مصحف کو چھونا۔(البتہ ضرورت کے وقت کپڑے وغیرہ کی آڑ سے پکڑ سکتی ہے )(بخاری)۔

۶۔ جماع کرنا۔(بقرہ:۲۲۲)۔

۷۔ طلاق دینا۔(بخاری)۔

☆ **حیض اور نفاس کی حالت میں جائز امور :**

ا۔ عورت کے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا وغیرہ۔(مسلم)۔

۲۔ اللہ کا ذکر کرنا، دعائیں پڑھنا، اور [ضرورت کے مطابق] قرآن پڑھنا۔ ۲ے

۳۔ بیت اللہ کے طواف کے علاوہ حج کے بقیہ مناسک ادا کرنا۔(بخاری)۔

☆ **استحاضہ:** اس خون کو کہتے ہیں جو بعض خواتین کو عادت کے علاوہ آتا ہے۔

اس کی تین صورتیں ہیں:

ا۔ جس عورت کے ایامِ حیض متعین ہوں، اور پھر کبھی ان میں فرق آجائے تو جو ایام زائد ہیں وہ استحاضہ کے ایام شمار ہوں گے۔

۲۔ جس عورت کے ایامِ حیض متعین نہ ہوں تو وہ خون کے رنگ کو دیکھ کر فرق کرے گی، اگر خون کالا ہو تو حیض ہوگا اور اگر دوسرا رنگ ہو تو وہ استحاضہ ہوگا۔

۳۔ جس عورت کے ایامِ حیض متعین نہ ہوں اور نہ ہی وہ خون کے رنگ میں فرق کر سکتی ہے تو اپنی پرانی عادت، یا اپنی جیسی عورتوں کے مطابق حیض اور استحاضہ کا تعین کرلے گی۔

☆ **استحاضہ کے احکام:**

ا۔ اس حالت میں معمول کے مطابق تمام عبادات انجام دے گی۔(بخاری)۔

۲۔ ہر نماز کیلئے نیا وضو کرنا ضروری ہے۔(ابوداود، نسائی: حسن)۔

۳۔ اگر ہر نماز کیلئے غسل کر سکتی ہے تو یہ مستحب ہے۔

اور اگر ایک غسل کے ساتھ ظہر اور عصر کو جمع کرے اور مغرب اور عشاء کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرے تو یہ

بھی مستحب ہے۔(بخاری)۔

## سوالات

۱۔ حیض کی تعریف ذکر کریں؟ اور بتائیں کہ حائضہ کیلئے نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا کیسا ہے؟

۲۔ کیا حائضہ نماز اور روزوں کی قضاء کرے گی؟

۳۔ [الْقِصَّةُ الْبَيْضَاء] کس کو کہتے ہیں؟

۴۔ استحاضہ کی تعریف ذکر کریں اور بتائیں کہ کیا استحاضہ کے احکام حیض کے احکام سے مختلف ہیں؟

۵۔ استحاضہ کے تینوں احکام ذکر کریں؟

۶۔ نفاس کس کو کہتے ہیں؟ اور اس کا حکم بتائیں؟

۷۔ نفاس کی اکثر مدت کیا ہے؟

۸۔ اگر کسی حاملہ عورت کو ولادت سے ایک یا دو دن پہلے خون آجائے تو کیا وہ اس حالت میں نماز اور روزہ ادا کرسکتی ہے؟ وضاحت کریں۔

۹۔ حائضہ اور نفساء کے کوئی چار احکام ذکر کریں؟

### رہنمائے معلم

۱۔ حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل میں تاخیر ہوجائے تو غسل کے بعد اس وقت کی نماز قضا کرلینا چاہیے۔

۲۔ اگر کوئی عورت کسی نماز کے ابتدائی وقت میں حائضہ ہوجائے اگر حیض سے پہلے ایک رکعت کا بھی وقت گزر چکا ہو تو ایام حیض سے پاک ہونے کے بعد اس نماز کی قضاء کرلینی چاہیے۔ اسی طرح اگر کوئی عورت کسی نماز کے آخری وقت میں پاک ہوجائے جبکہ ایک رکعت کا وقت بھی ہو تو غسل کے بعد وہ نماز قضاء کرلینا چاہیے۔ مثلاً اگر سورج طلوع ہونے سے ایک رکعت کی مقدار سے پہلے پاک ہوجائے تو غسل کے بعد نماز فجر قضاء کرلینا چاہیے، اسی طرح سورج غروب ہونے سے ایک رکعت کی مقدار سے پہلے پاک ہوجائے تو غسل کے بعد عصر کی نماز قضاء کرلینی چاہیے۔ اور اگر آدھی رات سے ایک رکعت کی مقدار سے پہلے پاک ہوجائے تو عشاء کی نماز قضاء کرلے۔ اس لیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا: {اِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا} (النساء: ۱۰۳) بے شک مومنوں کے لئے نماز وقت پر فرض کی گئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ۔ (بخاری، مسلم)۔ جس نے

سورج غروب ہونے سے قبل ایک رکعت کا بھی وقت پالے تو اس نے عصر کی نماز (کا وقت) پالیا۔

۳۔ اگر کوئی عورت رمضان میں فجر صادق (فجر کی اذان) سے قبل حیض سے پاک ہوجائے اور غسل کے لئے وقت نہ ہو تو پہلے روزہ رکھ لے اور غسل بعد میں کرسکتی ہے۔ دیکھیے: ۶۰ سوالا فی احکام الحیض والنفاس للعلامہ محمد بن صالح عثیمین، ص: ۳۰-۳۲)۔

ا۔ (دیکھیے: ۶۰ سؤالا فی أحکام الحیض النفاس، ص: ۲۲، ۲۱۔ الشرح الممتع لابن عثیمین، کتاب الطہارۃ، باب الحیض)۔

۲۔ دیکھیے: فتاوی ابن باز بحوالہ فقہ الحدیث ج ۱، ص: ۲۴۱۔

(قرآن کو پکڑے بغیر) ضرورت کے تحت حیض اور نفاس والی عورت قرآن پڑھ سکتی ہے مثلا معلمہ اور طالبہ بغرض تعلیم اور تعلّم یا اپنے حفظ کو دہرانے کے لیے، البتہ اجر وثواب کی غرض سے قرآن کی تلاوت کرنے کے بارے میں افضل یہی ہے کہ وہ تلاوت نہ کرے کیونکہ اکثر اہل علم حیض والی عورت کے لیے قرآن کی تلاوت کو جائز نہیں سمجھتے۔ (دیکھیے: ۶۰ سوالا فی احکام الحیض والنفاس، ص: ۱۸)۔

# کتاب الصلاۃ

## نماز کے مسائل

### مسجد کو جانے کے آداب

۱۔ باوضو ہو کر جانا۔(مسلم)۔

۲۔ گھر سے نکلنے کی دعا پڑھنا: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (ابوداؤد، ترمذی: صحیح)۔ اللہ کے نام سے (نکل رہا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، اور اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے کی نہ ہمت ہے اور نہ نیکی کرنے کی طاقت۔

۳۔ سنجیدگی اور وقار کے ساتھ چلنا۔(ابن ماجہ: صحیح)۔

۴۔ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پہلے دایاں پیر داخل کرنا اور یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے (مسلم)۔

اور مسجد سے نکلتے ہوئے پہلے بایاں پیر نکالنا اور یہ دعا پڑھنا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔ (اے اللہ یقینا میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں) (مسلم)۔

### مسجد کے بعض آداب

۱۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا چاہیے، اس نماز کو [ تَحِیَّۃُ الْمسجد] کہتے ہیں۔(بخاری، مسلم) ۔

۲۔ ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا منع ہے، اس کو "تَشْبِیْک" کہتے ہیں۔ (صحیح سنن نسائی)۔

۳۔ انگلیوں کو چٹخانا منع ہے۔

۴۔ مسجد جانے سے پہلے کچا لہسن اور کچی پیاز نہیں کھانا چاہیے، اس لئے کہ اس کی بدبو سے نمازیوں اور فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔(بخاری، مسلم)۔

☆ اگر مساجد میں عورتوں کے لئے پردے کا انتظام ہو تو عورتیں بھی نماز کے لئے مسجد جا سکتی ہیں۔ (ابوداود: صحیح)۔

• عورت اگر مسجد جانا چاہے تو بن سنور کر یا خوشبو لگا کر نہ جائے، ایسا کرنا حرام ہے۔ (ابن ماجہ)۔

• عورت کے لئے مسجد کے بجائے اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ (احمد، ابوداود: صحیح)۔

## سوالات

۱۔ مسجد کو جانے کے صرف تین آداب ذکر کریں؟

۲۔ گھر سے نکلنے کی دعا کیا ہے؟

۳۔ تشبیک کس کو کہتے ہیں؟

۴۔ مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعائیں سنائیں؟

۵۔ تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد کس کو کہتے ہیں؟

۶۔ صحیح یا غلط کا نشان لگائیں اور غلطی کی تصحیح کریں:

• خواتین کے لیے نماز ادا کرنے کی سب سے بہترین جگہ ان کا گھر ہے ( )

• عورتوں کو نماز کے لیے مسجد میں جانے کی اجازت نہیں ہے ( )

• عورتیں نماز کے لیے مسجد جانا چاہیں تو انہیں بن سنور کر جانا حرام ہے ( )

رہنمائے معلم

• سگریٹ اور بیڑی کی قباحت بیان کی جائے کہ اس کی بدبو دائمی ہے جبکہ کچی پیاز اور کچے لہسن کی بدبو عارضی ہے، نیز پیاز اور لہسن تو حلال ہے۔ جب حلال چیزوں کی بدبو سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے تو سگریٹ اور بیڑی جو کہ حرام ہے ان کی بدبو سے تو ہر حالت میں انسان اور فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ لہذا سگریٹ اور بیڑی حرام ہے۔ اس سے ہر حالت میں بچنا ضروری ہے۔

# اذان اور اقامت

☆ اذان کا معنی ہے: نماز کے وقت کا اعلاان کرنا۔

☆ اقامت کا معنی ہے: جماعت کھڑی ہونے کا اعلان کرنا۔

☆ اذان اور اقامت کا حکم: اذان اور اقامت صرف مردوں پر واجب ہے۔ اے

☆ اذان کے جملے: اذان کے کل پندرہ جملے ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۲) اَللّٰہ اَکْبَرُ

اَللّٰہ اَکْبَرُ (۲) اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ (۲) اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ

اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہ (۲) اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہ

حَیَّ عَلَی الصَّلاَۃ (۲) حَیَّ عَلَی الصَّلاَۃ

حَیَّ عَلَی الْفَلاَح (۲) حَیَّ عَلَی الْفَلاَح

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۲) اَللّٰہُ اَکْبَرُ

لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ (۱)

☆ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الفَلاَح کے بعد دو مرتبہ:

اَلصَّلاَۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْم (۲) اَلصَّلاَۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْم کہنا چاہیے۔

☆ اذان سننے والے کو ویسے ہی جواب دینا چاہیے جیسا مؤذن کہتا ہے البتہ: حَیَّ عَلَی الصَّلاَۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلاَح کے جواب میں "لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ" کہنا چاہیے۔ (بخاری، مسلم)۔

• رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سچے دل سے اذان کا جواب دے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)۔

☆ اقامت کے کل گیارہ جملے ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۲) اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ (۲) اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہ

حَیَّ عَلَی الصَّلاۃَ (۲) حَیَّ عَلَی الْفَلاَح

قَدْ قَامَتِ الصَّلاۃُ (۲) قَدْ قَامَتِ الصَّلاۃُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۲) اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(۱) لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ

## سوالات

۱۔ اذان اور اقامت کا معنی ذکر کریں؟

۲۔ اذان اور اقامت کے جملے ذکر کریں؟

۳۔ خالی جگہ پر کریں؟

الف: اذان کے کل جملے................ ہیں اور اقامت کے کل جملے................ ہیں۔

ب : اَلصَّلاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْم صرف ........................ میں کہنا چاہیے۔

ج : اَلصَّلاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْم؛ حَیَّ عَلی ................ کے بعد کہنا چاہیے۔

۴۔ کیا عورت اذان دے سکتی ہے؟

رہنمائے معلم

۱۔ حدیث عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روشنی میں اذان کی مشروعیت کا سبب اور پس منظر (دیکھیے: ابوداؤد کتاب الاذان ،باب بدء الاذان)۔

۲۔ اذان کا معنی اور اس کی روشنی میں توحید اور اتباعِ سنت کی وضاحت۔

۳۔ ا۔ الشرح الممتع لابن عثیمین باب الاذان والاقامۃ ۔(مردوں کی طرح عورتوں کا مسجد میں اذان دینا تو بالکل جائز نہیں ہے، ہاں اگر کسی الگ جگہ میں صرف خواتین کی مجلس یا اجتماع ہو اور غیر محرم مردوں تک آواز کے پہنچنے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو ہلکی آواز سے عورت اذان دے سکتی ہے ۔(واللہ اعلم) جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے عمل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ اذان دیا کرتی تھیں اور

اقامت بھی کہا کرتی تھیں۔( بیہقی، حاکم، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ )۔ یہ اس وقت ہے جبکہ وہ مردوں سے دور ہوتیں اور ان کی آواز مردوں تک نہیں پہنچتی۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ عورت کے لئے اذان لازمی نہیں ہے، البتہ اقامت کہنا مستحب ہے،(المجموع للنووی: ۳/ ۱۴۶-۱۴۷)۔ شیخ البانی فرماتے ہیں کہ یہ اور اس طرح کے آثار عمل کے لیے درست ہیں۔ (تمام المنۃ ص: ۱۵۴ بحوالہ فقہ الحدیث: ج ۱ ص: ۳۲۸)۔

## اذان کی سنتیں

۱۔ اذان کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر دینا چاہیے۔(ابوداود: صحیح)۔تا کہ آواز دور تک پہنچ سکے۔ ا۔

۲۔ قبلہ رخ ہونا۔ (ابوداود: صحیح)۔

۳۔ اپنی دونوں انگلیوں کو کانوں میں رکھنا۔ (ترمذی، ابن ماجہ: صحیح)۔

۴۔ اذان بلند آواز سے کہنا۔ (بخاری)۔

۵۔ ”حَيَّ عَلَى الصَّلاَة“ پر دائیں جانب اور ”حَيَّ عَلَى الْفَلاَح“ پر بائیں جانب مڑنا۔(ابوداود: صحیح)۔ تا کہ دونوں جانب کے لوگوں کو آواز پہنچ سکے۔لیکن جب مائیک سے یہ مقصد پورا ہوجاتا ہے تو اس کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔

☆ اذان کے بعد کی دعائیں:

۱۔ اذان کے بعد پہلے درود پڑھیں۔ (مسلم)۔

۲۔ پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلاَةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ۔(بخاری)۔

ترجمہ: اے اللہ! اے اِس دعوتِ کامل اور اِس قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو خاص وسیلہ اور خاص فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔

• رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے گا قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت یقینی ہے۔(بخاری)۔

• اذان کی فضیلت: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اذان دے اور آواز بلند کرے تو اس کی آواز پہنچنے کی حد تک جو بھی جن، انسان اور دیگر چیزیں اس کی آواز کو سنتی ہیں وہ سب قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گی“(بخاری)۔

## سوالات

۱۔ اذان کی تین سنتیں ذکر کریں؟

۲۔ اذان میں دائیں اور بائیں جانب کب مڑنا چاہیے؟ کیا مائیک میں اذان دی جائے تو بھی اس طرح مڑنا چاہیے۔

۳۔ اذان کے بعد کی دعا کیا ہے۔فضیلت کے ساتھ بیان کریں؟

### رہنمائے معلم

۱۔ اذان اور اقامت کی عملی مشق کروائی جائے۔

۲۔ جس جگہ اذان ہوتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔(مسلم)۔

۳۔اذان کے بعد کی دعا کامفہوم اور نبی کریم ﷺ کا مقام ومرتبہ کہ قیامت کے دن آپ کو مقامِ محمود پر فائز کیا جائے گا جو شفاعتِ کبری ہے،حدیثِ شفاعت کی روشنی میں بیان کیا جائے۔

☆ ا۔ آج کل مائیک کا استعمال دور تک آواز پہنچانے میں مدد دیتا ہے لہذا اونچی جگہ پر کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ (الشرح الممتع لابن عثیمین: باب الأذان والاقامة)۔

# نماز کی اہمیت وفضیلت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ساتوں آسمانوں کے اوپر اپنے پاس بلا کر معراج کی رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائیں۔(بخاری)۔

۲۔ نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ (بخاری)۔

۳۔ نماز مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی ہے، لہذا جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔ (ابن ماجہ،نسائی،ابن حبان: صحیح)۔

۴۔ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا،جس کی نماز درست نکلی وہ کامیاب وکامران ہوا۔(ترمذی: صحیح)۔

۵۔ فرض نمازوں کے لئے مسجدوں کی طرف چل کر جانے سے ایک قدم پر گناہ معاف ہوتے ہیں اور ایک قدم پر درجات بلند ہوتے ہیں۔(مسلم)۔

## سوالات

۱۔ اسلام کا دوسرا رکن کیا ہے؟ ۲۔ اللہ نے ہم پر کتنی نمازیں فرض فرمائی ہیں؟

۳۔ درس کی روشنی میں نماز کی اہمیت بیان کریں۔ ۴۔ نمازیں کس وقت فرض ہوئیں؟

رہنمائے معلم

۱۔ واقعۂ معراج کا مختصر تذکرہ۔ ۲۔ نمازوں کی پابندی کی تاکید۔ ۳۔ نماز نہ پڑھنے والوں کا حکم اور انجام وغیرہ۔

# نماز کا طریقہ

۱۔ دل میں نماز کی نیت کریں اور قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہوں۔

۲۔ رفع الیدین کرتے ہوئے تکبیرِ تحریمہ کہیں۔

• رفع الیدین: نماز میں دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا۔

• تکبیر کے معنی ہیں: اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا۔

• تکبیرِ تحریمہ: نماز کی سب سے پہلی تکبیر کو [تکبیر تحریمہ] کہتے ہیں۔

۳۔ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینہ پر ہاتھ باندھیں۔ (بخاری عند التأمل)۔

۴۔ "دعاءِ اِسْتِفْتَاح" پڑھیں۔

۵۔ پھر آہستہ سے تَعَوُّذ اور بَسْمَلَہ پڑھیں:

★ تَعَوُّذ: (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ) کو کہتے ہیں۔

☆ بَسْمَلَہ: (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) کو کہتے ہیں۔

۶۔ پھر سورۂ فاتحہ پڑھیں، اس کے بعد "آمین" کہیں پھر جو سورت یاد ہو پڑھیں۔

۷۔ رفع الیدین کرتے ہوئے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہیں اور رکوع کریں۔

۸۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے دونوں گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑ لیں پھر تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" پڑھیں۔

• حالت رکوع میں کمر بالکل سیدھی رکھیں، اور سر کمر کے برابر رہے۔

۹۔ "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھائیں اور رفع الیدین کریں پھر "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیْہِ" پڑھیں۔

۱۰۔ پھر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہہ کر سجدہ میں جائیں اور سات اعضاء پر سجدہ کریں:

[دونوں ہتھلیاں] + [دونوں گھٹنے] + [دونوں پاؤں کی انگلیاں] + [پیشانی اور ناک] ۔

اور سجدے میں تین مرتبہ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی" پڑھیں۔

۱۱۔ پھر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتے ہوئے سجدے سے اٹھیں، بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں قدم کھڑا رکھیں اور "رَبِّ اغْفِرْلِیْ" پڑھیں۔

۱۲۔ پھر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہہ کر دوسرا سجدہ کریں۔

۱۳۔ پھر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہہ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی پڑھیں، لیکن دعاءِ استفتاح نہ پڑھیں۔

۱۴۔ دوسری رکعت کے بعد تشہد کیلئے بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں قدم کھڑا رکھیں، اور انگلیاں قبلہ رخ کریں، دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں پر رکھیں پھر "اَلتَّحِيَّات" پڑھیں اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کریں۔

(دو رکعت کے بعد بیٹھنے کو تشہد کہتے ہیں)۔

۱۵۔ تین یا چار رکعت والی نماز ہو تو "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں اور "رفع الیدین" کر کے سینے پر ہاتھ باندھ لیں۔

۱۶۔ تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھیں۔

۱۷۔ آخری رکعت سے فارغ ہونے کے بعد دوسرے تشہد کیلئے بیٹھیں، "اَلتَّحِيَّات" کے بعد [درود] اور دیگر ماثور دعائیں پڑھیں۔

۱۸۔ پھر دائیں طرف منہ پھیر کر "السلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ" کہیں اور بائیں طرف منہ پھیر کر "السلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ" کہیں۔

**★ وضاحت:**

۱۔ سری نمازوں میں سورۂ فاتحہ اور دیگر سورتیں آہستہ پڑھیں، اور جہری نمازوں میں صرف پہلی دو رکعتوں میں آواز سے پڑھیں۔

۲۔ سری نمازیں دو ہیں: ظہر اور عصر۔

۳۔ جہری نمازیں تین ہیں: مغرب، عشاء اور فجر۔

۴۔ امام یا تنہا نماز پڑھنے والا "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" اور "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیْہِ" دونوں کہے، لیکن مقتدی صرف [رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیْہِ] کہے۔

## سوالات

۱۔ خالی جگہ پر کریں؟

نماز کی پہلی تکبیر کا نام.............. ہے، رفع الیدین کا معنی:.................... ہے۔ سجدہ سات اعضاء پر کرنا چاہیے: ............ ............ ........................ ...... ...... ...... ...... ............................................................۔

۲۔ نماز میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ کیا ہے؟

۳۔ "دعائِ اِسْتِفْتَاح" کب پڑھنا چاہیے؟

۴۔ کیا "دعائِ اِسْتِفْتَاح" ہر رکعت میں پڑھنا چاہیے؟

۵۔ آپ نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے سے پہلے کیا پڑھتے ہیں؟

۶۔ سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد کیا کہنا چاہیے؟

۷۔ رکوع کا صحیح طریقہ کیا ہے عملاً بتائیں؟

۸۔ رکوع اور سجدے کی دعائیں کیا ہیں؟

۹۔ دو سجدوں کے درمیاں کیسے بیٹھتے ہیں اور اس وقت کیا دعا پڑھنا چاہیے؟

۱۰۔ دوسری رکعت کے بعد پہلے تشہد میں کیسے بیٹھتے ہیں؟

۱۱۔ آخری تشہد میں کیا پڑھنا چاہیے؟

## رہنمائے معلم

۱۔ نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں، زبان سے نیت کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔ ۲۔ قبلہ سے مراد کعبۃ اللہ ہے، ہر مسلمان کو نماز کی حالت میں قبلہ رخ ہونا ضروری ہے۔ ۳۔ تکبیرِ تحریمہ کس کو کہتے ہیں؟ اور اس کے معنی کی وضاحت کہ: نماز کی پہلی تکبیر کو تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر دینے سے نماز کے علاوہ سارے کام اور حرکتیں کرنا حرام ہو جاتی ہیں اس لئے اس کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔

۴۔ رفع الیدین کا معنی کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک یا کانوں کے برابر اٹھانا، کان کی لولکی کو چھونا درست نہیں ہے۔

۵۔ "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" صرف امام یا تنہا نماز پڑھنے والا کہے گا، مقتدی نہیں۔

۶۔ مقتدی: امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے کو مقتدی کہتے ہیں۔

۷۔ سجدے کی صحیح کیفیت اور طریقہ عملاً بتایا جائے۔ پیشانی اور ناک دونوں کو ایک شمار کیا جاتا ہے، اس طرح سات اعضاء پر سجدہ کرنا چاہیے۔

۸۔ عوت اور مرد کے سجدے میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ عورت کے سجدہ سے متعلق کوئی خاص طریقہ حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

۹۔ دونوں سجدوں کے درمیان کم از کم "رَبِّ اغْفِرْ لِی" پڑھنا چاہیے، اس کے علاوہ دیگر دعائیں بھی کتبِ حدیث میں موجود ہیں۔

۱۰۔ کلاس روم میں نماز کا عملی طریقہ بتایا جائے، ہر رکن کی ہیئت اور دعاؤں کا برمحل ذکر بھی کیا جائے۔

۱۱۔ کسی طالب/ طالبہ سے تمام کے سامنے پوری نماز پڑھنے کے لئے کہا جائے، اور غلطیوں پر تنبیہ کی جائے۔

۱۲۔ اس درس کی تشریح صرف ایک گھنٹی میں ختم نہ کی جائے بلکہ طلباء/ طالبات جب تک صحیح نماز نہ سیکھیں اس وقت تک عملی مشق جاری رکھیں۔

(کتبِ حدیث میں نماز کا واضح طریقہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے دلائل کیلئے رجوع کیا جا سکتا ہے، نیز دیکھیے: صفۃ صلاۃ النبی از البانی)۔

# نماز کی دعائیں

ا۔ دعائے اِستِفْتَاح:

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا، کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ، بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ (بخاری، مسلم)۔

ترجمہ : اے اللہ! دوری پیدا فرما میرے اور میرے گناہوں کے درمیان، جیسے تو نے دوری پیدا فرمائی مشرق اور مغرب کے درمیان، اے اللہ! مجھے صاف کردے گناہوں سے جس طرح صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑے کو مَیل سے، اے اللہ! میرے گناہوں کو دھودے؛ پانی، برف اور اولوں سے۔ (بخاری، مسلم)۔

۲۔ رکوع کی دعا: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم۔ (پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے) کم سے کم تین مرتبہ پڑھیں۔ (سنن اربعہ)۔

۳۔ رکوع کے بعد کی دعا: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (سن لی اللہ نے جس نے اس کی تعریف کی)۔ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیْہِ۔ پڑھیں۔ (بخاری)۔ (اے ہمارے رب! تیرے لئے ہی ہر قسم کی تعریف ہے، بہت زیادہ تعریف اور پاکیزہ جس میں برکت کی گئی ہے)۔

۴۔ سجدے کی دعا: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ (پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے)۔ کم سے کم تین مرتبہ پڑھیں۔ (ترمذی: صحیح)۔

۵۔ دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا: رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِی۔ (اے میرے رب! مجھے معاف فرما، اے میرے رب! مجھے معاف فرما)۔ پڑھیں۔ (صحیح ابن ماجہ)۔

یا یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ ارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَ اجْبُرْنِیْ وَعَافِنِیْ وَ ارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ۔ (ترمذی، ابوداؤد: صحیح)۔ (اے اللہ! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، میری کمی کو پورا کردے، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے، اور مجھے بلند کر)۔

۶۔ تشہد: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (بخاری، مسلم)۔

ترجمہ: اللہ ہی کے لئے ہیں میری تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں، سلام ہو آپ پر اے نبی! اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

۷۔ درود: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے رحمت فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر تو یقینا قابلِ تعریف ہے بڑی شان والا ہے، اے اللہ! برکت نازل فرما، محمد ﷺ پر اور آلِ محمد پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آلِ ابراہیم پر، یقینا تو قابلِ تعریف ہے بڑی شان والا ہے۔ (بخاری)۔

۸۔ درود کے بعد کی ماثور دعائیں:

۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔ (بخاری مسلم)۔ ترجمہ: اے اللہ! بلاشبہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذاب قبر سے، عذاب جہنم سے، اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ (بخاری، مسلم)۔

ترجمہ: اے اللہ! بلاشبہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا، لہذا تو مجھے اپنی خاص مغفرت سے میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما، یقینا تو ہی بہت زیادہ بخشنے والا اور انتہائی مہربان ہے۔

## رہنمائے معلم

۱۔ ان دعاؤں کو اچھی طرح یاد کروایا جائے۔

۲۔ ان دعاؤں کا معنی اور عام فہم مطلب اور ان دعاؤں کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی توحید کو واضح کیا جائے۔

۳۔ طلبہ/ طالبات کے اندر نماز سے محبت پیدا کی جائے اور بتایا جائے کہ بندہ نماز میں اللہ تعالیٰ سے بہت قریب ہوتا ہے، خصوصاً سجدے کی حالت میں۔

# فرض نمازوں کے بعد کی دعائیں

۱۔ ایک مرتبہ (اَللّٰہُ اَکْبَر) کہیں۔ (بخاری)۔

۲۔ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ" "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ" "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ" تین مرتبہ کہیں۔ پھر یہ دعائیں پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام۔ (مسلم)۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔ (بخاری، مسلم)۔

ترجمہ: میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں، میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں، میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں، اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے، اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، اے شان اور عزت والے! تو بابرکت ہے۔

اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، اے اللہ! نہیں ہے کوئی روکنے والا اس چیز کو جو تو عطا کرے، اور نہیں ہے کوئی دینے والا جو تو روک لے، اور نہیں فائدہ دے سکتی کسی صاحبِ حیثیت کو تیرے ہاں اس کی حیثیت۔

۴۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ، لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔ (مسلم)۔

اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، نہ نیکی کرنے کی طاقت ہے اور نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے مگر اللہ کی مدد سے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، اور اس کے سوا ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے اسی کے لئے نعمت ہے اور اسی کے لئے فضل اور اسی کے لئے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہم بندگی اسی کے لئے خالص کرنے والے ہیں خواہ کافروں کو برا ہی لگے۔

۵۔ رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔ (نسائی، ابوداؤد، ابن حبان: صحیح)۔

ترجمہ: اے اللہ تو میری مدد فرما تیرے ذکر، تیرے شکر اور تیری اچھی عبادت کرنے پر۔

۶۔ ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ (اللہ ہر قسم کے عیب سے پاک ہے)، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ (تمام تعریف اللہ کے لئے ہے)، ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے)۔ اور ایک مرتبہ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہٗ

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔(مسلم)۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ۳۳ بار: سبحان اللہ، ۳۳ بار: الحمدللہ، ۳۳ بار: اللہ اکبر کہے اور ایک بار [لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ]۔ پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں گرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔(مسلم)۔

• ایک اور حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد: ۳۳ بار: سبحان اللہ، ۳۳ بار: الحمدللہ، ۳۴ بار: اللہ اکبر کہے، تو وہ کبھی ثواب سے محروم نہیں ہوگا۔(مسلم)۔

۷۔ مُعَوِّذَتَيْن اور سورۂ اخلاص۔ فجر اور مغرب کے بعد تین تین بار اور دیگر نمازوں کے بعد ایک ایک بار پڑھیں۔(ابوداود، نسائی، صحیح الترمذی)۔

☆ معوذتین:

• { قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ • مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ • وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ • وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ • وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ }۔

''آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔ اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (بھی)۔ اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے''۔

• { قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ • مَلِكِ النَّاسِ • اِلٰهِ النَّاسِ • مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ • الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ • مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ }۔

''آپ کہہ دیجئے! میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں، لوگوں کے مالک کی (اور) لوگوں کے معبود کی (پناہ میں آتا ہوں) وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے جو لوگوں کے سینے میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ (خواہ) وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے''۔

☆ سورہ اخلاص : {قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ • اَللّٰهُ الصَّمَدُ • لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ • وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ }۔

''آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک (ہی) ہے، اللہ تعالی بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور اس

کے برابر کوئی نہیں‘‘۔

۸۔ آیۃ الکرسی: {اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ لَا تَأْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ۔ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ۔ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا۔ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ}۔ (البقرہ:۲۵۵)۔(صحیح الجامع للالبانی)۔

اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالی ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

☆ آیۃ الکرسی کی فضیلت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اسے موت کے سوا کوئی اور چیز جنت میں داخل ہونے سے نہیں روکتی۔ (نسائی، ابن حبان، احمد: صحیح)۔

## سوالات

۱۔ معوذتین اور آیۃ الکرسی کس کو کہتے ہیں؟

۲۔ دعائیں مکمل کریں؟

(۱) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ: ............................................۔

(۲) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ: ............................................۔

(۳) اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ: ............................................۔

(۴) رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی: ............................................۔

۳۔ فرض نمازوں کے بعد کی تسبیحات اور ان کی فضیلت ذکر کریں۔

رہنمائے معلم: ۱۔ ان تمام دعاؤں کا معنی اور مفہوم اور اللہ تعالی کی عبادت اور اس کی توحید کی اہمیت۔

۲۔ نماز کے ان تمام دروس کو طالبات جب تک اچھی طرح ضبط نہ کر لیں اس وقت تک آگے نہ بڑھیں۔

# نماز کے اوقات

| نمازوں کے نام | اول وقت | | آخر وقت |
|---|---|---|---|
| فجر | فجرِ صادق طلوع ہونے کے بعد | سے | سورج طلوع ہونے تک |
| ظہر | زوال کے بعد | سے | ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہونے تک |
| عصر | ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہونے کے بعد | سے | سورج زرد ہونے تک |
| مغرب | سورج غروب ہونے کے بعد | سے | شفق احمر غائب ہونے تک |
| عشاء | شفق غائب ہونے کے بعد | سے | آدھی رات تک |

☆ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ: اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ الصَّلَاۃُ فِیۡ اَوَّلِ وَقْتِھَا : کون سے کام سب سے افضل ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نمازوں کو اول وقت میں ادا کرنا۔ (ابوداود: صحیح)۔

• عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ: اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ؟ قَالَ الصَّلَاۃُ عَلٰی وَقْتِھَا : ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کام کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نمازوں کو وقت پر ادا کرنا''۔ (مسلم)۔

☆ موسمِ گرما میں ظہر کی نماز کو تاخیر کر کے ٹھنڈے وقت میں پڑھنا افضل ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلَاۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ (بخاری، مسلم) جب گرمی سخت ہو جائے تو (ظہر کی) نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم

کی لُو سے ہے۔

☆ فوت شدہ نمازوں کی قضا: اگر کوئی شخص سو جائے اور نماز کے وقت بیدار نہیں ہو سکا یا کسی وجہ سے بھول گیا یہاں تک کہ نماز کا وقت ختم ہو گیا تو جس وقت وہ نیند سے بیدار ہو جائے یا جب اس کو یاد آئے اسی وقت اس نماز کو ادا کر لے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ اَوْ نَسِيَهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا (بخاری مسلم)۔ جو شخص کسی نماز سے غافل ہو کر سو گیا یا بھول گیا تو جب (بیدار ہو جائے اور جب) یاد آجائے (اسی وقت) اسے ادا کر لے۔

**⋆وضاحت:**

۱۔ فجرِ صادق : رات کے آخری حصہ میں مشرق کی جانب شمال اور جنوب کی چوڑائی میں ایک سفید روشنی کا پھیلنا۔

۲۔ طلوعِ آفتاب : سورج کا نکلنا۔

۳۔ زوالِ آفتاب : سورج کا آسمان کے بیچوں بیچ سے مغرب کی طرف ڈھل جانا۔

۴۔ غروبِ آفتاب: سورج کا ڈوبنا۔

۵۔ شفق احمر : سورج غروب ہونے کے بعد افق میں باقی رہ جانے والی سرخی۔

## سوالات

۱۔ درجِ ذیل کلمات کا معنی ذکر کریں؟

(۱) فجرِ صادق۔ (۲) زوال۔ (۳) شَفَقِ اَحمر۔

۲۔ مغرب کا اول وقت کیا ہے؟

۳۔ ظہر کا آخری وقت ذکر کریں؟

۴۔ موسم گرما میں ظہر کا افضل وقت کونسا ہے؟ دلیل کے ساتھ جواب دیں۔

۵۔ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کام کیا ہے؟

۶۔ (مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ اَوْ نَسِيَهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا) اس حدیث کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ اس میں کن نمازوں کا وقت بیان کیا گیا ہے؟

رہنمائے معلم

۱۔ طلوع آفتاب، زوال آفتاب، غروبِ آفتاب، شفقِ احمر، فجرِ صادق؛ ان اصطلاحات کو یاد کرنے کی تاکید۔ ان اصطلاحات کی مزید وضاحت کے لیے دیکھئے کتب احادیث: کتاب مواقیت الصلوۃ۔

۲۔ نماز کے اوقات، اور سورج کی کیفیت کو ہر نماز کے وقت عملاً بتانے کی کوشش کی جائے۔

۳۔ شفق احمر اور فجر صادق کی وضاحت کے بعد طالبات کو فجر اور مغرب کے اوقات میں آسمان کو دیکھنے کے لئے کہا جائے۔

## نماز کے شروط

☆ نماز صحیح ہونے کے لئے مندرجہ ذیل شروط کا پایا جانا ضروری ہے:

ا۔ بدن، کپڑے، اور نماز کی جگہ کا پاک ہونا۔

۲۔ باوضو ہونا۔

۳۔ ستر کو چھپانا :

(مرد کو ناف سے گھٹنوں تک اور عورت کو چہرہ اور ہتھیلیوں کے علاوہ سارا جسم چھپانا ضروری ہے)۔

۴۔ نماز کا وقت ہونا۔

۵۔ قبلہ رخ ہونا۔

۶۔ دل میں نماز کی نیت کرنا۔

☆ اگر ان شروط میں سے ایک شرط بھی بغیر کسی عذر کے ترک کر دے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

★ **وہ جگہیں جہاں نماز پڑھنا منع ہے:** ساری زمین پاک ہے جہاں کہیں نماز کا وقت ہو جائے وہاں نماز پڑھ لینی چاہئے۔ (بخاری)۔ البتہ مندرجہ ذیل جگہوں میں نماز پڑھنا منع ہے: ا۔ ناپاک جگہیں: مثلاً: گھوڑ (کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ)۔ ۲۔ حمام، ۳۔ قبرستان، ۴۔ اونٹ باندھنے کی جگہ ۔(ابوداود، ترمذی، احمد)۔

### سوالات

ا۔ کیا وضو کے بغیر نماز صحیح ہو سکتی ہے؟ اور کیوں؟

۲۔ ایک شخص عصر کے وقت نمازِ مغرب بھی پڑھ لیتا ہے تو کیا اس کی نمازِ مغرب درست ہوگی؟ اور کیوں؟

۳۔ خالی جگہ پر کریں؟

الف: مرد کا ستر ۔۔۔۔۔۔۔ سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تک ہے۔

ب : عورت کا ستر ۔۔۔۔۔۔ اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے علاوہ سارا ............ ستر میں

داخل ہے۔

۴۔ اگر کوئی عورت سر کھلا رکھ کر نماز پڑھتی ہے تو کیا اس کی نماز صحیح ہوگی؟ اور کیوں؟

۵۔ نماز صحیح ہونے کے تین شروط ذکر کریں؟

٦۔ مسلمانوں کا قبلہ کیا ہے اور وہ کہاں ہے؟

رہنمائے معلم

ا۔ شرط : کوئی ایسا لازمی کام جس کے نہ ہونے سے عبادت بھی نہیں ہوتی ،مثلاً: وضو: نماز کے لئے شرط ہے۔اگر کوئی وضو کے بغیر نماز پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوئی۔اس لئے کہ نماز صحیح ہونے کے لئے وضو شرط ہے۔اسی طرح تمام شروط کو نماز کے ساتھ جوڑ کر سمجھا یا جائے۔

• واضح رہے کہ شروط نماز سے قبل ادا ہوتے ہیں۔

۱۲۔ زبان سے نیت کرنا نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے، نیز نیت کا تعلق دل سے ہے یعنی دل میں نماز کا ارادہ کرنا۔

۲۔ نماز کے بعض دیگر شروط: (۱) مسلمان ہونا: یعنی کافر کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (۲) عقلمند ہونا: یعنی پاگل پر نماز فرض نہیں ہے۔ (۳) بالغ ہونا: یعنی چھوٹے بچوں پر نماز فرض نہیں ہے لیکن: بچے جب سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کی تعلیم دینے ،اور جب دس سال کو پہنچیں اور نماز نہ پڑھیں تو مار کر نماز پڑھانے کا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا ہے۔(ابوداود: صحیح، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ).

۳۔ مرد اور عورت کے ستر کا حصہ ہمیشہ چھپا رہنا چاہیے، مردوں کو مذکورہ ستر کے علاوہ نماز کے وقت کندھوں کو بھی چھپانا ضروری ہے ۔(بخاری، کتاب الصلوۃ، باب اذا صلی فی الثوب الواحد فلیجعل علی عاتقیہ)۔(مسلم: باب الصلاۃ فی الثوب الواحد و صفۃ لبسہ)۔

اور بالغ عورت کی نماز سر ڈھانپے بغیر نہیں ہوتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلاَۃَ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ (سنن ابی داود: صحیح، باب المرأۃ تصلی بغیر خمار)۔

۴۔ نماز کے وقت چہرہ کو ڈھانپنا منع ہے۔(ابوداد: حسن، باب ما جاء فی السدل فی الصلاۃ)۔البتہ اگر غیر محرم مردوں کے دیکھنے کا اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں عورت کو چاہیے کہ وہ اپنا چہرہ ڈھانپ لے۔

☆ اگر ان شروط میں سے ایک شرط بھی بغیر کسی عذر کے ترک کر دے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔مثلا: ایک شخص وضو کر سکتا ہے، پانی موجود ہے، لیکن وضو نہیں کیا اور نماز پڑھ لیا تو اس کی نماز باطل ہے۔اس کے برخلاف ایک شخص بیمار ہے نہ خود وضو کر سکتا ہے نہ تیمم اور نہ ہی کوئی اس کو وضو اور تیمم کرانے والا ہے۔تو ایسی بیماری عذر ہے لہذا وہ بغیر وضو کے نماز پڑھ سکتا ہے۔

• ایک شخص قبلہ کی سمت جانتا ہے، اس کے باوجود اس نے دوسری سمت میں نماز پڑھ لی تو اس کی نماز باطل ہے۔اس کے برخلاف ایک شخص اندھیرے میں ہے، اسے عشاء کی نماز پڑھنی ہے، اس کو قبلہ کی سمت معلوم نہیں ہے اور نہ قبلہ کو جاننے والا وہاں موجود ہے تو یہ عذر ہے لہذا جس سمت میں میسر ہو نماز ادا کر سکتا ہے۔

# نماز کے ارکان

☆ نماز کے ارکان چودہ ہیں:

۱۔ قیام (یعنی طاقت ہو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا)۔

۲۔ تکبیر تحریمہ کہنا۔

۳۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

۴۔ رکوع کرنا۔

۵۔ رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہونا۔

۶۔ سات اعضاء پر سجدہ کرنا۔

۷۔ سجدے سے سر اٹھانا۔

۸۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

۹۔ آخری تشہد کے لئے بیٹھنا۔

۱۰۔ آخری تشہد میں التحیات پڑھنا۔

۱۱۔ آخری تشہد میں درود پڑھنا۔

۱۲۔ دو سلام پھیرنا۔

۱۳۔ تمام ارکان کو اطمینان سے ادا کرنا۔

۱۴۔ تمام ارکان کو ترتیب وار ادا کرنا۔

☆ ان ارکان میں سے کسی ایک رکن کو عمداً چھوڑ دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۱۰ اگر سہواً چھوٹ جائے تو یاد آنے کے بعد اس کو ادا کر کے سجدۂ سہو کر لینا چاہیے۔

## سوالات

۱۔ جو شخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

۲۔ کیا اطمینان سے نماز پڑھنا بھی نماز کے ارکان میں داخل ہے؟

۳۔ نماز کے ارکان کتنے ہیں؟

۴۔ بھول کر یا کسی عذر کی وجہ سے کوئی رکن چھوٹ جائے تو اس کا حکم کیا ہے؟ وضاحت کریں۔

رہنمائے معلم

۱۔ ارکان : رکن کی جمع ہے۔ارکان کہتے ہیں: ایسے کام جو عبادت کا حصہ ہیں اوران کے بغیر عبادت باطل ہوجاتی ہے، درست نہیں ہوتی۔

• واضح رہے کہ شروط نماز سے قبل ادا ہوتے ہیں جبکہ ارکان نماز کے اندر ادا ہوتے ہیں۔

۲۔ اگر بھولے سے کوئی رکن چھوٹ جائے تو اس کو ادا کرنے کی صورتیں:

(۱) اگر اگلی رکعت میں اسی رکن تک پہنچنے سے پہلے یاد آئے تو لوٹ کر چھوٹے ہوئے رکن کو ادا کرلیں: مثلا: فجر کی پہلی رکعت میں ایک سجدہ چھوٹ گیا اور دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے یاد آ گیا تو لوٹ کر پہلے دوسرا سجدہ مکمل کرلیں، اس طرح یہ ایک ہی رکعت ہوئی اس کے بعد دوسری رکعت پڑھ کر بقیہ نماز مکمل کریں اور آخر میں سجدۂ سہو کرلیں۔

(۲) اور اگر دوسری رکعت میں سجدے میں یا سجدے تک پہنچنے کے بعد یاد آئے تو پہلی رکعت کو ملغی کردیں (یعنی شمار نہ کریں) اور دوسری رکعت کو پہلی رکعت شمار کریں، پھر بقیہ نماز مکمل کر کے آخر میں سجدۂ سہو کرلیں۔

(۳) اگر نماز مکمل کرنے کے بعد یاد آئے تو اس کی بھی دو صورتیں ہیں: ۱۔ اگر نماز کی آخری رکعتوں میں سے کوئی رکن چھوٹ گیا ہے تو ایک رکعت مکمل ادا کرلیں اور آخر میں سجدہ سہو کرلیں۔مثلا: ظہر کی تیسری رکعت کا رکوع چھوٹ گیا ہے، نماز مکمل کرنے کے بعد معلوم ہوا تو ایک رکعت مکمل ادا کرلیں اور آخر میں سجدہ سہو کرلیں (ایسی صورت میں چوتھی رکعت تیسری رکعت ہوجائے گی اور آخر والی رکعت چوتھی رکعت ہوجائے گی)۔ ۲۔ اور اگر آخری رکعت میں کوئی رکن چھوٹ گیا ہے تو چھوٹا ہوا رکن اور اس کے بعد کے تمام ارکان ادا کرلیں پوری رکعت دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔اور آخر میں سجدہ سہو کرلیں۔مثلا: اگر ظہر کی چوتھی رکعت میں رکوع چھوٹ گیا ہے، نماز مکمل کرنے کے بعد معلوم ہوا تو رکوع اور اس کے بعد کے تمام ارکان ادا کرلیں پوری رکعت دہرانے کی ضرورت نہیں ہے، اور آخر میں سجدہ سہو کرلیں۔ (دیکھیے الشرح الممتع لابن عثیمین ج ۳ باب سجود السہود)۔ • اگر عمداً کوئی رکن چھوڑ دے تو باطل ہوجاتی ہے، ایسے شخص کو توبہ کرنی چاہیے اور نماز دہرانا چاہیے۔

۳۔ سجدۂ سہو کا مختصر مطلب اور کیفیت بتائی جائے۔ (سجدۂ سہو کی تفصیل آئندہ اسباق میں آئے گی ان شاءاللہ)۔

# نماز کے واجبات

☆ نماز کے واجبات آٹھ ہیں:

۱۔ تکبیر تحریمہ کے علاوہ تمام تکبیرات کہنا۔

۲۔ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنا۔ (امام اور منفرد دونوں کے لئے ضروری ہے)۔

۳۔ رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ کہنا۔ (امام، منفرد، اور مقتدی ہر ایک کو کہنا ضروری ہے)۔

۴۔ رکوع کی دعا پڑھنا۔

۵۔ سجدے کی دعا پڑھنا۔

۶۔ دو سجدوں کے درمیان دعا پڑھنا۔

۷۔ پہلے تشہد کے لئے بیٹھنا۔

۸۔ پہلے تشہد میں التحیات پڑھنا۔

☆ اگر ان واجبات میں سے ایک واجب بھی عمداً چھوڑ دیں تو نماز باطل ہو جائے گی۔
اور اگر سہواً چھوٹ جائے تو سلام پھیرنے سے پہلے سجدۂ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جائے گی۔

## سوالات

۱۔ نماز کے کوئی پانچ واجبات ذکر کریں؟

۲۔ صحیح جواب پر صحیح کا نشان (/) اور غلط جواب پر (×) کا نشان لگائیں اور غلطی کی اصلاح کریں؟

الف : سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنا :

(۱) امام، منفرد، اور مقتدی ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ ( )

(۲) امام اور مقتدی دونوں کے لئے ضروری ہے۔ ( )

(۳) امام اور منفرد، دونوں کے لئے ضروری ہے۔ ( )

ب : رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ کہنا:

(۱) امام، منفرد، اور مقتدی ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ (   )

(۲) امام اور مقتدی دونوں کے لئے ضروری ہے۔ (   )

(۳) امام اور منفرد، دونوں کے لئے ضروری ہے۔ (   )

۳۔ رکن اور واجب میں فرق کرتے ہوئے ( / ) کا نشان لگائیں؟

| مسائل | رکن | واجب |
|---|---|---|
| الف- رکوع میں جانے کے لئے تکبیر کہنا | (   ) | (   ) |
| ب- تکبیر تحریمہ کہنا | (   ) | (   ) |
| ج - پہلے تشہد کے لئے بیٹھنا | (   ) | (   ) |
| د - آخری تشہد کے لئے بیٹھنا | (   ) | (   ) |
| ھ - پہلے تشہد میں التحیات پڑھنا | (   ) | (   ) |
| و - آخری تشہد میں التحیات پڑھنا | (   ) | (   ) |
| ز - آخری تشہد میں درود پڑھنا | (   ) | (   ) |
| ح - رکوع کی دعا پڑھنا | (   ) | (   ) |
| ی - رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہنا | (   ) | (   ) |

رہنمائے معلم

۱۔ رکن اور واجب میں فرق کہ: واجب کے چھوٹ جانے سے اس کے بدلے سجدۂ سہو کر لینا کافی ہے، لیکن رکن کے چھوٹ جانے سے، اس رکن کو ادا کرنا اور سجدۂ سہو کرنا دونوں ضروری ہیں۔ (یہ اس صورت میں ہے جب بھول کر کوئی رکن یا واجب چھوٹ جائے)۔

۲۔ اگر عمداً کوئی رکن یا واجب چھوڑ دیں تو نماز باطل ہو جائے گی، ایسی صورت میں توبہ کرنا چاہیے اور پوری نماز دہرانا چاہیے۔

۳۔ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد - اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد اور رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد - اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد، چاروں صیغے کہنا ثابت ہے۔ (دیکھیئے: صحیح بخاری)۔

۴۔ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ اور رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کا معنی بتایا جائے۔

# نماز کی سنتیں

☆ نماز میں دو قسم کی سنتیں ہیں:

۱۔ قولی سنتیں۔ ۲۔ فعلی سنتیں۔

### ★ نماز کی قولی سنتیں:

۱۔ دعاءِ استفتاح پڑھنا۔

۲۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے تَعَوُّذ اور بَسْمَلَه پڑھنا۔

۳۔ آمین کہنا۔

۴۔ ہر نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورت یا چند آیات پڑھنا۔

۵۔ پہلے تشہد میں التحیات کے بعد درود پڑھنا۔

۶۔ آخری تشہد میں درود کے بعد ماثور دعائیں پڑھنا۔

۷۔ فجر اور مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں جہری قرأت کرنا۔

۸۔ ظہر وعصر کی چاروں رکعتوں میں اور مغرب وعشاء کی آخری دو رکعتوں میں سری قرأت کرنا۔

### ★ نماز کی فعلی سنتیں:

۱۔ نماز میں چار مقام پر رفع الیدین کرنا:

الف: تکبیرِ تحریمہ کے وقت۔ ب: رکوع سے پہلے۔

ج: رکوع کے بعد۔ د: تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے کے بعد۔

۲۔ سینہ پر ہاتھ باندھنا۔

۳۔ سجدے کی جگہ دیکھنا۔

۴۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔

۵۔ رکوع میں سر کمر کے برابر رکھنا اور کمر بالکل سیدھی رکھنا۔

۶۔ سجدے میں دونوں بازوؤں کو پہلو سے اور پیٹ کو رانوں سے دور رکھنا۔

۷۔ سجدے میں دونوں کہنیوں کو زمین سے دور رکھنا۔

۸۔ دو سجدوں کے درمیان اور پہلے تشہد میں: بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا۔

۹۔ آخری تشہد میں ''تَوَرُّک'' کرنا۔

(تَوَرُّک کا طریقہ: بائیں پیر کو دائیں پیر کے نیچے سے نکال کر سرین کے بل بیٹھنا اور دایاں پیر کھڑا کرنا اور پیر کی انگلیوں کو قبلہ رخ کرنا)۔

☆ اگر ان سنتوں میں سے کوئی سنت چھوٹ جائے تو نماز درست ہو جائے گی، لیکن کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی سنتوں سے غفلت برتے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ (بخاری)۔ نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔

## سوالات

۱۔ تین قولی سنتیں اور تین فعلی سنتیں ذکر کریں

۲۔ نماز میں کتنی جگہ رفع الیدین کرنا سنت ہے تفصیل ذکر کریں ؟

۳۔ قولی اور فعلی سنتوں میں فرق کرتے ہوئے (/) کا نشان لگائیں؟

| سنتیں | قولی سنتیں | فعلی سنتیں |
|---|---|---|
| تَعَوُّذ اور بَسْمَلَہ پڑھنا | ( ) | ( ) |
| سینہ پر ہاتھ باندھنا | ( ) | ( ) |
| نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو روکنا | ( ) | ( ) |
| آمین کہنا | ( ) | ( ) |
| سجدے کی جگہ دیکھنا | ( ) | ( ) |

۴۔ نماز میں تَوَرُّک کب کیا جاتا ہے؟ کیفیت کے ساتھ ذکر کریں؟

۵۔ دوسجدوں کے درمیان اور پہلے تشہد میں کیسے بیٹھنا چاہیے، عملاً واضح کریں؟

رہنمائے معلم

۱۔ قولی اور فعلی سنتوں میں یہ فرق ہے کہ قولی سنتیں زبان سے ادا ہوتی ہیں اور فعلی سنتیں جسم کے اعضاء سے۔

۲۔ تَوَرُّک کے طریقے :(۱) بائیں پیر کو دائیں پیر کے نیچے سے نکال کر سرین کے بل بیٹھنا اور دایاں پیر کھڑا کرنا اور پیر کی انگلیوں کو قبلہ رخ کرنا۔(فتح الباری)۔ (۲) اپنے دو قدموں کو سیدھی جانب نکال کر سرین کے بل بیٹھنا۔(صحیح ابوداود)۔(۳) دائیں پیر کو بچھا کر بائیں پیر کو ران اور پنڈلی کے درمیان میں کر لینا۔(مسلم، صحیح ابوداود)۔

۳۔ تورک صرف تین اور چار رکعت والی نماز میں آخری تشہد میں کیا جائے گا مثلاً: ظہر، عصر، مغرب اور عشاء، دو رکعت والی نماز مثلاً: فجر یا دو رکعت والی سنتوں میں تورک نہیں ہوگا۔ عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے تورک ہے۔

۴۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑنے ہاتھوں کی انگلیاں کھلے رکھنے کی تاکید۔

۵۔ بَسْمَله :"بسم اللہ الرحمن الرحیم" کو اور تَعَوُّذ :"اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرجیم" کو کہا جاتا ہے۔

۶۔ ماثور دعا: اس دعا کو کہتے ہیں جس کا پڑھنا نبی کریم ﷺ سے ثابت ہو۔

۷۔ کسی سنت کے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو کرنا ضروری نہیں ہے۔

۸۔ مذکورہ سنتوں کے علاوہ اور بھی سنتیں ہیں جن کا ذکر احادیث میں موجود ہے۔

# سترے کا بیان

• سترہ کس کو کہتے ہیں: نماز کے وقت اپنے سامنے کسی چیز کو آڑ بنا لینا سترہ کہلاتا ہے، مثلاً لکڑی، دیوار، ستون وغیرہ۔

• سترہ کا حکم: سترہ رکھنا سنت ہے : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیُصَلِّ اِلٰی سُتْرَۃٍ وَلْیَدْنُ مِنْھَا۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو (اپنے سامنے) سترہ (رکھ کر) نماز پڑھے ،اوراس کے قریب کھڑا رہے۔(صحیح ابوداود)۔

• سترے کی لمبائی: کم سے کم ایک بالشت یا ایک فٹ لمبا ہونی چاہیے۔غزوہ تبوک کے وقت نبی کریم ﷺ سے سترے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اونٹ کے کجاوے کے پچھلے حصے کی لمبائی کے برابر(ہونی چاہیے)۔(مسلم)۔

• سترے اور نمازی کے مابین کا فاصلہ: نمازی کو چاہیے کہ سترے سے زیادہ دور نہ ٹھہرے بلکہ اپنے اور سترے کے مابین تین ہاتھ کا فاصلہ رکھ لے۔(احمد، بخاری)۔اور اپنی سجدہ گاہ اور سترے کے مابین ایک بکری گزرنے کا فاصلہ چھوڑ دے۔(بخاری وابن خزیمہ بحوالہ صفۃ صلاۃ النبی)۔

• سترہ امام اور منفرد دونوں کو استعمال کرنا چاہیے البتہ مقتدی کے لیے امام کا سترہ کافی ہے؛لہذا ضرورت کے تحت صفوں کے درمیان سے گزرنا جائز ہے۔(بخاری)۔

• نمازی کے سامنے سے گزرنے کا حکم: سترے کے باہر سے گزرنا جائز ہے۔لیکن سترے اور نمازی کے درمیان سے گزرنا گناہ ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا کتنا (بڑا) گناہ ہے تو اسے نمازی کے سامنے سے گزرنے کے بجائے چالیس سال تک وہاں کھڑا رہنا زیادہ بہتر ہے ۔(کتب ستہ، مسند بزار)۔

• اگر کوئی نمازی کے سامنے سے گزرے تو نمازی کو چاہیے کہ گزرنے والے کو ہاتھ سے اشارہ کر کے روک

دے۔اگروہ باز نہ آئے تو اسے سختی سے ڈھکیل دے۔(بخاری)۔

• نمازی کے سامنے سے گزرنے والا اگر کوئی جانور یا بچہ وغیرہ ہے تو ایک دو قدم آگے بڑھ کر اُسے روکنا جائز ہے۔(ابن خزیمہ،ابن حبان،معجم طبرانی الکبیر)۔

☆ نمازی کے سامنے سے بالغ عورت یا گدھا یا کالا کتا گزر جائے تو نماز باطل ہوجاتی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مرد کے سامنے پالان کے پچھلے حصہ کے برابر سترہ نہ ہو تو [عورت، گدھا اور کالا کتا] اس کی نماز کو توڑ دیتے ہیں۔(مسلم،ابوداود،ترمذی)۔

## سوالات

ا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو (اپنے سامنے) سترہ (رکھ کر) نماز پڑھے،اور اس کے قریب کھڑا رہے۔(صحیح ابوداود)۔اس حدیث کی روشنی میں جواب دیں کہ سترے کا حکم کیا ہے؟ اور خط کشیدہ جملے کی وضاحت کریں۔

۲۔ نمازی کے سامنے سے گزرنا گناہ ہے دلیل ذکر کریں۔اور بتائیں کہ کیا مقتدی سامنے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے؟

۳۔ اگر کوئی نمازی کے سامنے سے گزرنے لگے تو نمازی کو کیا کرنا چاہیے؟

رہنمائے معلم

• سترہ کا حکم مستحب اور سنت ہے۔دیکھیے (فتاوی اللجنہ الدائمہ،فتوی نمبر:۲۶۱۳،فقہ الحدیث ج ا،ص:۱۷۳-۳۷۵)۔جمہور اہل علم کا بھی یہی مسلک ہے۔

• نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو اور اگر کوئی اس کے قریب سے گزرے تو بھی نمازی کو چاہیے کہ گزرنے والے کو روک دے۔

• نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو اور گزرنے والا گزرنا چاہے تو نمازی کے سامنے سے تین ہاتھ جگہ چھوڑ کر اس کے بعد سے گزر سکتا ہے۔(فتاوی اللجنہ الدائمہ فتوی نمبر:۳۰۶۷۔اور ۹۲۲۶: فتاوی سترۃ المصلی)۔

## وہ کام جو نماز میں جائز نہیں ہیں

۱۔ کھانا، پینا۔

۲۔ ہنسنا۔

۳۔ بغیر ضرورت کے زیادہ حرکت کرنا۔

۴۔ بات کرنا۔

۵۔ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا۔ (بخاری)۔

۶۔ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا۔ (مسلم)۔

نماز میں اپنا دھیان اللہ کی طرف رکھنا چاہیے اور سکون و اطمینان کے ساتھ نماز ادا کرنا چاہیے، نماز کے دوران اگر دل میں شیطانی خیالات اور وسوسے پیدا ہو جائیں تو (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ) پڑھنا چاہیے۔ اس سے شیطانی وسوسے ختم ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)۔

☆ نماز کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے لہذا نماز توڑ دے اور ناک پر ہاتھ رکھ کر نکل جائے اور دوبارہ وضو کر کے پھر سے نماز ادا کرے۔ (ابوداود: صحیح)۔

## وہ کام جو نماز میں جائز ہیں

۱۔ امام کو لقمہ دینا: اگر امام نماز میں کوئی آیت بھول جائے تو اسے یاد دلانا۔ (صحیح ابوداود)۔

۲۔ امام اگر نماز میں کوئی غلطی کرے تو اسے تنبیہ کرنا: مرد [سبحان اللہ] کہہ کر تنبیہ کریں اور اگر عورتیں بھی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہوں تو تالی بجا کر امام کو تنبیہ کریں۔ (بخاری، مسلم)۔

۳۔ بچہ/بچی کو اٹھا کر نماز پڑھنا: رکوع اور سجدہ میں زمین پر بٹھانا پھر قیام کے وقت اٹھا لینا۔ (بخاری)۔

۴۔ ہتھیلی کے اشارے سے سلام کا جواب دینا۔ (صحیح ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، احمد)۔

### سوالات

۱۔ جو کام نماز میں جائز نہیں ہیں ان میں سے کوئی تین کام ذکر کریں۔

۲۔ نماز میں شیطانی وسوسوں کو دور کرنے کا علاج کیا ہے؟

۳۔ اگر ایک شخص کو نماز کے دوران ہوا خارج ہو گئی تو اس کی نماز کا حکم کیا ہے؟ کیا وہ اسی حالت میں اپنی نماز مکمل کر سکتا ہے؟

۴۔ امام اگر تلاوت میں غلطی کرے یا بھول جائے تو کیا مقتدی کو خاموش رہنا چاہیے؟

۵۔ اگر امام ایک رکعت کے بعد تشہد کے لئے بیٹھ جائے تو مقتدیوں کو کیا کرنا چاہیے؟ تفصیل سے جواب دیں۔

رہنمائے معلم

ا۔ نماز میں خشوع اور خضوع کی اہمیت اور ضرورت؛ یعنی سکون اور اطمینان کے ساتھ نماز ادا کرنا، اور نماز ہی میں دل لگانا، یہ چیز نماز کی روح ہے۔

۲۔ بلاضرورت مسلسل اور زیادہ حرکت کرنے سے نماز باطل ہوتی۔ اگر زیادہ حرکت ضرورت کی وجہ سے ہے تو نماز باطل نہیں ہوتی مثلا کوئی اندھا یا بچہ کسی خطرے کی طرف بڑھ رہا ہو تو اس کو بچانے کے لیے آگے بڑھنا۔ رسول اللہ ﷺ اپنی نواسی امامہ بنت زینب کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر امامت کرتے تھے اور رکوع وسجدہ میں انہیں نیچے بٹھا دیتے تھے۔

اگر وقفے وقفے سے کوئی حرکت کر رہا ہے تو اس سے نماز تو باطل نہیں ہوتی لیکن نماز میں ایک ناپسندیدہ اور مکروہ کام ہے۔

۳۔ نماز میں اگر جان بوجھ کر بات کرلیں تو نماز باطل ہو جاتی ہے اور اگر بھول کر یا جہالت کی وجہ سے بات کرلیں تو نماز باطل نہیں ہوتی۔

۴۔ درس میں مذکور امور کو مختلف مثالوں سے سمجھایا جائے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے امور ہیں جو نماز کی حالت میں مکروہ یا ناجائز ہیں، طالب/ طالبہ کے مستوی کے مطابق مراجع سے استفادہ کے بعد حسب ضرورت واضح کئے جائیں۔ ۵۔ اگر صرف عورتوں کی جماعت ہے تو عورتیں آپس میں سبحان اللہ کہہ کر عورت امام کو تنبیہ کر سکتی ہیں۔ تالی بجانے کا مسئلہ اس وقت ہے جب عورتیں؛ مردوں کے ساتھ نماز ادا کر رہی ہوں۔ (دیکھیے: الشرح الممتع لابن عثیمین باب صفۃ الصلاۃ)۔ ۶۔ اگر کوئی سلام کرے تو زبان سے جواب نہیں دینا چاہیے البتہ جواب میں صرف ہتھیلی سے اشارہ کر سکتے ہیں۔ (ابوداود باب رد السلام فی الصلاۃ)۔

# سنتوں کا بیان

☆ فرض نمازوں سے پہلے اور بعد میں جو نمازیں پڑھی جاتی ہیں ان کو سنت مؤکدہ کہا جاتا ہے اور یہ بارہ رکعت ہیں:

۱۔ فجر سے پہلے : ۲ رکعت۔

۲۔ ظہر سے پہلے : ۴ رکعت۔

۳۔ ظہر کے بعد : ۲ رکعت۔

۴۔ مغرب کے بعد : ۲ رکعت۔

۵۔ عشاء کے بعد : ۲ رکعت۔

ان بارہ رکعت سنتوں کو "سُنَنِ رَوَاتِب" بھی کہا جاتا ہے۔

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جو مسلمان اللہ کی خاطر ہر دن فرض نمازوں کے علاوہ بارہ (۱۲) رکعت سنت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔ (مسلم)۔

⭑ **ظہر کی سنتیں**:

• ظہر سے پہلے اور بعد میں دو دو رکعت بھی ثابت ہیں۔ (بخاری، مسلم)۔

• ظہر سے پہلے اور بعد میں چار چار رکعت بھی وارد ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے بعد چار رکعت پابندی کے ساتھ ادا کرے تو اللہ تعالی اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔ (ابوداود، ترمذی)۔

⭑ **تحیۃ المسجد**: جب بھی مسجد میں داخل ہوں تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھنا چاہیے، اس کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)۔

⭑ **جمعہ کی سنتیں**: جمعہ کے بعد دو یا چار یا چھ رکعت سنتیں ثابت ہیں۔ (بخاری مسلم ابوداود)۔

• فجر کی دو رکعت سنتوں میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھنا سنت ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)۔

• نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو رکعت سنتیں دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہیں۔ (مسلم)۔

## سوالات

۱۔ ام حبیبہ کی روایت کی روشنی میں دن اور رات کی کل سنت مؤکدہ کتنی ہیں تفصیل ذکر کریں؟

۲۔ دن اور رات کی ۱۲ رکعت سنت مؤکدہ کا ثواب کیا ہے؟

۳۔ فجر کی سنتوں میں کون سی سورتیں پڑھنا افضل ہے؟

۴۔ فجر کی سنتوں کی فضیلت ذکر کریں۔

۵۔ ظہر سے پہلے اور بعد کی سنتوں کی تفصیل بیان کریں۔

۶۔ تحیۃ المسجد کب پڑھنا چاہیے؟

۷۔ جمعہ کے بعد کتنی سنتیں ہیں بیان کریں؟

رہنمائے معلم

بعض اہل علم نے تحیۃ المسجد کو واجب بھی کہا ہے۔ (دیکھیے نیل الاوطار: باب تحیۃ المسجد)۔

# نمازِ وتر

**وتر کا حکم:** وتر سنتِ مؤکدہ ہے۔

• وتر کی فضیلت : اللہ تعالیٰ وتر (یعنی ایک) ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔(متفق علیہ)۔

☆ نماز وتر کا وقت: عشاء کے بعد سے فجر صادق سے پہلے تک ہے۔

• وتر رات کے آخری حصہ میں پڑھنا افضل ہے۔اور جو شخص رات کے آخری حصہ میں بیدار نہیں ہوسکتا تو اس کو سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا چاہیے۔(مسلم، صحیح ترمذی، احمد)۔

☆ نماز وتر کی تعداد : نماز وتر ایک رکعت پڑھنا افضل ہے۔(بخاری، مسلم)۔

تین رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن اس کے دو طریقے ہیں:

۱۔ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنا پھر ایک رکعت الگ سے پڑھنا۔(مالک، بخاری، ابن ابی شیبہ)۔

۲۔ تین رکعت ایک ساتھ پڑھنا اور صرف آخر میں قعدہ کرنا۔(احمد، نسائی، بیہقی)۔

• تین رکعت والی وتر میں: سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں: سورۂ اعلیٰ، دوسری رکعت میں: سورۂ کافرون ،اور تیسری رکعت میں: سورۂ اخلاص پڑھنا سنت ہے۔(نسائی: صحیح)۔

• تین رکعت وتر؛ مغرب کی طرح پڑھنا منع ہے۔(دار قطنی)۔ ا ـ

★ **دعائے قنوت:** نبی کریم ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو وتر میں پڑھنے کے لئے یہ دعا سکھائی:

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ ، وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ، فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلاَ یُقْضٰی عَلَیْکَ ،وَاِنَّہٗ لاَ یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، وَلاَ یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ، تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔(نسائی وبیہقی: صحیح)۔

اے اللہ! تو نے جن لوگو کو ہدایت دی ہے مجھے بھی ان میں ہدایت دے، اور جن لوگوں کو تو نے عافیت دی ہے مجھے بھی ان میں عافیت دے اور جن لوگوں کی تو نے سرپرستی فرمائی ہے ان لوگوں میں تو میرا بھی سرپرست بن، اور جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں میرے لئے برکت فرما، اور تو نے جو فیصلے کئے ہیں ان کے شر سے مجھے بچا کیونکہ تو (حتمی) فیصلے کرتا ہے اور تیرے (فیصلے کے) خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا۔یقینی بات ہے کہ تو جس کا دوست بن جائے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا، اور جس سے تو دشمنی کرے وہ ہرگز معزز نہیں ہوسکتا، اے

ہمارے رب! تو برکت اور بلند شان والا ہے۔

• اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ بِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ، اَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ، اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ (صحیح ابوداود)۔

اے اللہ میں تیری ناراضگی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی چاہتا ہوں اور تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں تیری کماحقہ تعریف نہیں کرسکتا، تو اسی طرح ہے جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

☆ نماز وتر سے فارغ ہونے کے بعد تین مرتبہ "سُبْحَانَ الْمَلِکَ الْقُدُّوْسِ" کہنا سنت ہے۔ البتہ تیسری بار بلند آواز سے کہیں۔ (صحیح نسائی)۔

• دعاءقنوت: رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (صحیح ابن ماجہ، ابوداود، بیہقی) ۲؎

• دعاءِ قنوت وتر کے لئے لازمی جز نہیں ہے لہذا اس کو ترک کرنے سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔

## سوالات

۱۔ نماز وتر کا وقت کیا ہے؟

۲۔ کیا وتر میں دعاءِ قنوت کے بغیر نماز نہیں ہوتی؟

۳۔ دعاءِ قنوت یاد کرکے سنائیں۔

رہنمائے معلم

۱؎ دیکھیے: فقہ الحدیث ج ۱ ص ۴۵۷۔ اور فتاوی اللجنۃ الدائمۃ: صلاۃ التطوع - صلاۃ الوتر: فتوی رقم: ۱۴۴۳)۔

۲؎ ابی بن کعب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں رکوع سے پہلے دعاءقنوت پڑھتے تھے۔ (ابوداود: باب القنوت فی الوتر)۔ ابوعبدالرحمن السلمی کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ وتر میں رکوع کے بعد دعاءقنوت پڑھتے تھے۔ (سنن بیہقی الصغری: باب القنوت فی الوتر)۔ دیکھیے: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ج ۷، ص: ۱۸۵، ۱۸۸)۔

• وتر: پانچ، سات، اور نو رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (مسلم، نسائی)۔ پانچ اور سات رکعت والی وتر میں صرف آخر میں ایک قعدہ کرنا سنت ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ اگر نو رکعت پڑھتے تو آٹھ رکعت کے بعد تشہد کرتے لیکن سلام نہ پھیرتے پھر ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے۔ (مسلم)۔ (دیکھیے: ارواء الغلیل ج ۲، ص: ۱۵۱)۔

# نفل نمازوں کا بیان

۱۔ ہر اذان اور اقامت کے درمیان نفل نماز ہے۔(بخاری)۔

۲۔ عصر سے پہلے چار رکعت: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت (نفل) ادا کرتا ہے۔(ابوداود، ترمذی: حسن)۔

۳۔ خطبۂ جمعہ سے قبل جتنی چاہیں نفل پڑھ سکتے ہیں، کم سے کم دو رکعت ہے۔ اگر کوئی خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آئے تو دو رکعت ہلکی نماز پڑھ کر بیٹھے۔(بخاری، مسلم)۔

☆ مرد آدمی کے لئے سنت مؤکدہ اور نفل نمازیں اپنے گھر میں ادا کرنا افضل ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا قَضٰی اَحَدُکُمْ صَلَاتَهُ فِیْ مَسْجِدِهٖ ؛ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِنْ صَلَاتِهٖ ، فَاِنَّ اللّٰہَ جَاعِلٌ فِیْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ خَيْرًا ۔(مسلم)۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی (فرض) نماز مسجد میں ادا کر لے تو اس کو چاہیے کہ اپنی نماز کا کچھ حصہ اپنے گھر میں بھی ادا کر لے اس لئے کہ اللہ تعالی اس کی نماز کی وجہ سے گھر میں خیر و برکت عطا فرماتا ہے۔

۴۔ **چاشت کی نماز**: سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کی جاتی ہے، اس کو نمازِ اشراق اور صلاۃ الأ وابین بھی کہتے ہیں۔

• نمازِ چاشت: کم سے کم دو رکعت ہے، چار رکعت اور آٹھ رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں۔(مسلم)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ (360) جوڑ ہیں اور ہر دن انسان جب صبح کرتا ہے تو اس پر ہر جوڑ کا صدقہ (شکر) ادا کرنا واجب ہے، چاشت کی دو رکعت نماز ان تمام جوڑوں کا صدقہ (شکر) ادا ہو جاتا ہے۔(مسلم)۔

۵۔ **تہجد کی نماز**: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔(مسلم)۔

• عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں رات کی نماز (تہجد) گیارہ رکعت

سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک رکعت وتر پڑھ لیتے۔ (بخاری، مسلم)۔

۶۔ سبب والی نمازوں کے علاوہ عام نفل نمازیں ممنوع اوقات کے علاوہ جب چاہیں اور جتنی چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

## سوالات

۱۔ فضیلت ذکر کریں:

• ظہر سے پہلے اور بعد کی چار چار رکعتیں۔ • عصر سے پہلے کی چار رکعتیں۔

۲۔ تین سو ساٹھ جوڑوں کا صدقہ کیا ہے؟ اور بتائیے کہ صلاۃ الأوابین اور نمازِ اشراق کونسی نمازیں ہیں؟

۳۔ فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز کونسی ہے؟ اور اس کی تعداد کتنی ہے؟

۴۔ مرد آدمی سنت اور نفل کہاں ادا کرے؟ اس کی فضیلت دلیل کے ساتھ بیان کریں۔

۵۔ جمعہ سے پہلے اور بعد میں کتنی سنتیں ہیں بیان کریں؟

۶۔ تحیۃ المسجد کب پڑھنا چاہیے؟

## وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے

۱۔ فجر کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک۔

۲۔ طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ آفتاب بلند ہوجائے۔ [۱]

۳۔ جب سورج سر پر ہو یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔ [۲]

۴۔ عصر کے بعد سے سورج غروب ہونے تک۔

۵۔ غروبِ آفتاب کے وقت یہاں تک کہ آفتاب مکمل غروب ہوجائے۔ [۳]

• عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے: ۱۔ جب سورج طلوع ہونے لگے یہاں تک کہ مکمل طلوع ہوجائے۔ ۲۔ جب سورج سر پر ہو یہاں تک کہ مکمل ڈھل جائے۔ ۳۔ جب سورج غروب ہونے لگے یہاں تک کہ مکمل غروب ہوجائے۔ (مسلم)۔ یہ تینوں اوقات مختصر ہیں۔

• ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے، اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے۔ (بخاری، مسلم)۔ یہ دونوں اوقات طویل ہیں۔

☆ البتہ ان اوقات میں سبب والی نمازیں پڑھ سکتے ہیں مثلاً:

۱۔ وہ نمازیں جو سوجانے یا بھول جانے کی وجہ سے فوت ہوگئیں ہوں۔

۲۔ تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو۔

۳۔ سورج اور چاند گرہن کی نمازیں۔

• اور نماز فجر کے بعد فجر کی دو رکعت سنتیں پڑھنا بھی جائز ہے۔ (صحیح ترمذی، احمد، ابوداود)۔

• مسجدِ حرام میں ہر وقت نماز پڑھ سکتے ہیں وہاں کوئی ممنوع وقت نہیں ہے۔ (ابوداود)۔

## سوالات

۱۔ ایک شخص عصر کی نماز نہیں پڑھ سکا، سورج غروب ہونے کے لئے ابھی کوئی پندرہ منٹ باقی ہیں تو کیا وہ شخص نماز عصر پڑھ سکتا ہے؟

۲۔ وہ کون سے اوقات ہیں جن میں نماز پڑھنا اور مردوں کو دفن کرنا منع ہے؟

۳۔ سبب والی نمازیں کونسی ہیں؟

رہنمائے معلم

۱۔ سبب والی نماز کا مطلب واضح کیا جائے، جیسا کہ خود ناموں سے ظاہر ہے مثلاً: تحیۃ المسجد (مسجد میں داخل ہونا نماز کا سبب ہے)۔

۲۔ فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان: صرف فجر کی دو رکعت سنت ہی پڑھنا چاہیے، اس کے علاوہ کوئی نفل نماز پڑھنا درست نہیں ہے ۔

۱۔ یعنی سورج کا گول دائرہ جب نکلنا شروع ہو جائے اس وقت سے لیکر تقریبا ایک میٹر بلند ہونے تک ۔ یہ تقریبا پندرہ منٹ ہونگے ۔

۲۔ یہ بھی تقریبا دس منٹ ہونگے ۔

۳۔ یعنی سورج کا گول دائرہ جب غائب ہونا شروع ہو جائے اس وقت سے لیکر مکمل غائب ہونے تک ۔ یہ تقریبا پانچ منٹ ہو سکتے ہیں ۔

# سجدۂ سہو کا بیان

☆ سجدۂ سہو کی تعریف: اُن دو سجدوں کو کہتے ہیں جو نماز میں کسی غلطی کی تلافی کے لئے سلام پھیرنے سے پہلے یا بعد میں کیے جاتے ہیں۔

☆ سجدۂ سہو کے اسباب: سجدۂ سہو کے تین اسباب ہیں:

۱۔ زیادتی۔

۲۔ کمی۔

۳۔ شک۔

☆ اگر نماز میں اِن تین اسباب میں سے کوئی ایک سبب بھی پیش آ جائے تو سلام پھیرنے سے پہلے یا سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔

☆ اگر کوئی شخص نماز میں عمداً کسی رکن یا واجب کو کم یا زیادہ کرتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔ سجدۂ سہو سے اس کی نماز درست نہیں ہو سکتی لہذا اس کو توبہ کرنا اور پوری نماز دہرانا ضروری ہے۔

☆ اگر بھول کر کوئی بھی واجب چھوٹ جائے تو سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔

☆ نماز میں زیادتی کی مثال:

اگر کوئی شخص بھول کر ظہر کی چار رکعت کی بجائے پانچ رکعت پڑھ لے، یا تین سجدے کر لے تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔

• عَنْ ابنِ مَسعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّی خَمْسًا فَقِیْلَ لَہُ: اَزِیْدَ فِی الصَّلَاۃِ؟ قَالَ: وَمَا ذَاکَ؟ فَقَالُوْا: صَلَّیْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجدَتَیْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ (بخاری)۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھائیں، آپ سے کہا گیا: کیا نماز میں اضافہ ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیسا اضافہ؟ لوگوں نے کہا: آپ نے پانچ رکعت پڑھائی ہیں، تو آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔

☆ نماز میں کمی کی مثال:

اگر کوئی شخص پہلے تشہد میں بیٹھنا بھول جائے یا رکوع یا سجدے کی دعائیں پڑھنا بھول جائے تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہوجاتا ہے۔ یا چار رکعت کی بجائے تین رکعت پڑھ لیا تو اس کو مزید ایک رکعت پڑھ کر سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔

• عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللہ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ فَإِذَا اسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ (ابن ماجہ: صحیح)۔ مغیرہ بن شعبہ ص کہتے ہیں کہ نبی کریم ا نے فرمایا: جب کوئی دو رکعتوں کے بعد (تشہد پڑھے بغیر) کھڑا ہونے لگے اور ابھی پوری طرح کھڑا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جائے، لیکن اگر پوری طرح کھڑا ہو گیا ہو تو پھر نہ بیٹھے، البتہ سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے کر لے۔

• ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز صرف دو رکعت پڑھائی، اور پھر مسجد میں ایک لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے کھڑے ہوگئے جنہیں جلدی تھی وہ لوگ یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ نماز میں کمی ہوگئی ہے، اس وقت ابوبکر اور عمر بھی موجود تھے لیکن رسول اللہ ﷺ کی ہیبت کی وجہ سے کچھ نہیں کہہ رہے تھے، ایک شخص جن کو ذوالیدین کہا جاتا تھا، کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ نماز میں کمی ہوئی ہے اور نہ میں بھولا ہوں، ذوالیدین نے کہا: آپ نے دو ہی رکعت نماز پڑھائی

ہے، آپ ﷺ نے دیگر صحابہ سے پوچھا: کیا ذوالیدین صحیح کہہ رہے ہیں؟ صحابہ نے کہا: ہاں، تو آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھائی پھر سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے پھر سلام پھیرے۔ (ابن ماجہ: صحیح)۔

☆ نماز میں شک کی مثال:

اگر کسی کو تعدادِ رکعت میں شک ہوجائے تو یقین یا ظن غالب کو بنیاد لے: پھر اگر کمی ہو تو کمی کو مکمل کر کے آخر

میں سجدۂ سہو کر لے، اگر زیادتی ہے تو صرف آخر میں سجدۂ سہو کر لے۔

مثلاً کسی کو چار رکعت والی نماز میں شک ہو گیا کہ چار پڑھا ہے یا تین، اور کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا ہے تو اسے تین سمجھ لے جن پر اُسے یقین ہے پھر مزید ایک رکعت پڑھ کر آخر میں سجدۂ سہو کر لے اور اگر ظن غالب یہ ہے کہ چار پڑھا ہے تو اسی کو بنیاد بنا کر آخر میں سجدۂ سہو کر لے۔

• عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ قال: قال رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِی صَلَاتِہٖ فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّکَ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبلَ اَنْ یُسَلِّمَ فَاِن کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَہُ صَلَاتَہُ وَ اِنْ کَانَ صَلّٰی اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطَانِ (مسلم)۔ ''ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی کو اپنی نماز کی رکعتوں میں شک ہو جائے اور یاد نہ رہے کہ تین پڑھی ہیں یا چار، تو اسے (پہلے) اپنا شک دور کرنا چاہیے پھر یقین کر لینے کے بعد اپنی نماز پوری کر لے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کر لے۔ اگر اس نے پانچ رکعات پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے مل کر چھ رکعتیں ہو جائیں گی، اگر چار رکعات پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے شیطان کی ذلت کا باعث بنیں گے''۔

## سوالات

ا۔ سجدۂ سہو کس کو کہتے ہیں؟

۲۔ تین اسباب کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، وہ کیا ہیں ذکر کریں؟

۳۔ حدیث کی روشنی میں سجدۂ سہو کی حکمت ذکر کریں۔

۴۔ تشہد اول کے بارے میں وضاحت کریں کہ اس میں سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے؟

۵۔ جب کسی کو اپنی نماز کی رکعتوں میں شک ہو جائے اور یاد نہ رہے کہ تین پڑھی ہیں یا چار، تو اس کو اپنی نماز کیسے مکمل کرنا چاہیے؟

۶۔ مسائل کو صحیح حکم کے ساتھ جوڑ لگائیں؟

الف: ایک شخص نماز میں عمداً التحیات ترک کر دیتا ہے ( ) تو اس کو سجدۂ سہو کرنا چاہیے۔

ب : جو شخص پہلے تشھد میں بیٹھنا بھول جائے ( ) تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

ج : ایک شخص عصر کی نماز میں دو رکعت کے بعد بھول کر سلام پھیر دیتا ہے۔ ( ) تو اس کی نماز صحیح ہے لہذا سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں ہے۔

د : ایک شخص دعاءِ استفتاح پڑھنا چھوڑ دیتا ہے ( ) تو اس کو چھوٹے ہوئے افعال مکمل کر کے سجدۂ سہو کرنا چاہیے۔

رہنمائے معلم

ا۔ مختلف مثالوں سے مسئلہ کی وضاحت کی جائے اور طلبہ/ طالبات سے استفسار کر کے اطمینان کر لیا جائے کہ سجدۂ سہو کے مسائل کو سمجھے ہیں یا نہیں۔

۲۔ ایک سلام پھیر کر سجدۂ سہو کرنا یا سجدۂ سہو کے بعد دوبارہ تشہد کے لئے بیٹھنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

# سجدۂ تلاوت کا بیان

☆ سجدۂ تلاوت: تلاوت قرآن کے درمیان سجدہ والی آیت آجائے تو اس جگہ ایک سجدہ کرلینا۔

☆ سجدۂ تلاوت کا حکم: تلاوت کرنے والے اور غور سے سننے والے دونوں پر سجدہ کرنا سنت ہے: عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جمعہ کے دن منبر پر سورہ نحل کی تلاوت کی یہاں تک کہ سجدہ کی آیت آئی تو نیچے اترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا، پھر جب اگلا جمعہ آیا تو انہوں نے دوبارہ وہی سورت تلاوت کی یہاں تک کہ جب سجدے کی آیت آئی تو کہا: اے لوگو! یقینا ہمیں ان سجدوں کا حکم نہیں دیا گیا ہے لہذا جو شخص یہ سجدے کرے گا اسے اجر و ثواب ملے گا اور جو یہ سجدے نہیں کرے گا اس پر کوئی گناہ نہیں۔(بخاری: کتاب الجمعہ)۔

• البتہ سننے والا اسی وقت سجدہ کرے جب کہ تلاوت کرنے والا سجدہ کرے۔(بخاری)۔

☆ سجدۂ تلاوت کی فضیلت:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيطَانُ يَبْكِي يَقُوْلُ يَا وَيْلِي اُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةَ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ ۔جب ابن آدم کسی سجدہ کی آیت کو تلاوت کرتا ہے اور پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا اس سے علیحدہ ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ: ہائے میری ہلاکت کہ؛ ابن آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کرلیا لہذا اس کے لئے جنت ہے، اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کردیا لہذا میرے لئے آگ ہے۔(مسلم)۔

☆ قرآن کریم میں کل پندرہ سجدے ہیں۔

☆ پندرہ سجدوں کے مقامات:

(۱) سورۃ الاعراف {وَيُسَبِّحُوْنَهُ وَلَهُ يَسْجُدُوْنَ} (آیت ۲۰۶)۔آخری آیت۔

(۲) سورۃ الرعد {بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ} (آیت:۱۵)۔

(۳) سورۃ النحل {وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ} (آیت:۵۰)

(۴) سورہ بنی اسرائیل {وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا} (آیت:۱۰۹)۔

(۵) سورہ مریم {خَرُّوْا سُجَّدًا وَبُكِيًّا} (آیت:۵۸)

(٦) سورۃ الحج پہلا سجدہ {اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ} (آیت:۱۸)۔

(۷) سورۃ الحج دوسرا سجدہ { لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ} (آیت:۷۷)۔

(۸) سورۃ الفرقان {وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا} (آیت:٦۰)

(۹) سورۃ النمل {رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ} (آیت:۲٦)۔

(۱۰) سورۃ السجدۃ {وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ} (آیت:۱۵)

(۱۱) سورہ ص {وَخَرَّ رَاكِعًا وَاَنَابَ} (آیت:۲۴)۔

(۱۲) سورہ حم السجدۃ {وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ} (آیت:۳۸) ۔

(۱۳) سورۃ النجم { فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا } (آیت:٦۲)۔آخری آیت۔

(۱۴) سورۃ الانشقاق {لَا يَسْجُدُوْنَ} (آیت:۲۱)۔

(۱۵) سورۃ العلق {وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ} (آیت:۱۹)۔آخری آیت۔

• سجدۂ تلاوت کا طریقہ: سجدۂ تلاوت کرتے وقت تکبیر کہنا ثابت نہیں ہے۔البتہ نمازوں میں سجدے کی آیت تلاوت کریں تو تکبیر کہہ کر سجدہ کریں پھر تکبیر کہہ کر اٹھیں۔اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے۔(۱)۔

• سجدۂ تلاوت کے لئے وضو اور قبلہ رخ ہونا بھی ضروری نہیں ہے: ابن عمر رضی اللہ عنہ بغیر وضو کے سجدہ تلاوت کیا کرتے تھے۔(بخاری تعلیقا)۔(۲) البتہ باوضو ہونا اور میسر ہو تو قبلہ رخ ہونا بہتر ہے۔(فتاوی اللجنہ الدائمہ، سجود التلاوہ)۔

☆ سجدۂ تلاوت کی دعا: عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو قرآن کے سجدوں

میں یہ دعا پڑھتے : سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ ، وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَ قُوَّتِهِ ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۔ ( صحیح ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ ) ۔

میرے چہرے نے اُس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اُسے پیدا کیا، اُسی نے اپنی طاقت اور قوت سے اُس (چہرے) میں کان اور آنکھ بنائے، چنانچہ اللہ بڑی برکت والا ہے جو سب سے بہترین خالق ہے۔

## سوالات

۱۔ سجدہ تلاوت کا حکم کیا ہے؟ دلیل کے ساتھ ذکر کریں۔

۲۔ سجدہ تلاوت کی فضیلت بیان کریں۔

۳۔ قرآن کریم میں کل کتنے سجدے ہیں؟ نیز جن سورتوں میں ان سجدوں کا ذکر آیا ہے ان تمام سورتوں کے صرف نام ذکر کریں۔

۴۔ سجدہ تلاوت کی دعا ذکر کریں۔

۵۔ کیا سجدہ تلاوت کے لئے بھی وضو وغیرہ لازمی ہے؟

رہنمائے معلم

مزید دیکھئے: فقہ الحدیث شرح الدرر البہیہ از حافظ عمران ایوب لاہوری، ج:۱، ص: ۵۱۲-۵۱۷۔ الشرح الممتع ج ۴ باب صلاۃ التطوع۔ (۱) ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس سجدہ والی سورت تلاوت کرتے تو آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں سے بعض اپنی پیشانی کے لیے جگہ نہ پاتے۔ (بخاری: باب من لم یجد موضعا للسجود من الزحام)۔ اس روایت میں قبلہ، تکبیر اور سلام وغیرہ کا ذکر نہیں ہے۔ (۲) یہ اس صورت میں جب اپنی یاداشت سے، قرآن کو چھوئے بغیر تلاوت کر رہے ہوں۔ لیکن اگر قرآن ہاتھ میں لیئے ہوئے دیکھ کر پڑھ رہے ہوں تو ایسی صورت میں باوضو رہنا ضروری ہے۔ (فتاوی اللجنہ الدائمہ: قراءۃ ومس المصحف ممن بہ حدث اکبر او اصغر)۔

# سجدۂ شکر کا بیان

☆ سجدہ شکر: کسی نئی نعمت کے پانے کے وقت یا مصیبت سے بچ جانے کے وقت، یا خوشخبری کے وقت ایک سجدہ کرنا سنت ہے۔

• ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَانَ اِذَا جَاءَہُ اَمْرٌ یَسُرُّہُ خَرَّ سَاجِدًا لِلّٰہِ: نبی کریم ﷺ کو جب کوئی خوشخبری ملتی تو اللہ کے لئے سجدہ میں گر پڑتے۔ (ابوداود، ترمذی: حسن)۔

• عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: جبرئیل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بشارت دی تو میں اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ ریز ہو گیا۔ (احمد، حاکم، بیہقی: حسن)۔

• براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ فرمایا: وہاں جا کر علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو خط لکھا کہ اہل یمن مسلمان ہو گئے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے خط پڑھا تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدے میں گر گئے۔ (بیہقی).

(دیکھئے: فقہ الحدیث شرح الدرر البہیہ ج:۱ص:۵۱۸۔ الشرح الممتع ج۴ باب صلاۃ التطوع)۔

## سوالات

۱۔ سجدہ شکر کب کرنا چاہیے؟

۲۔ کیا نبی کریم ﷺ سے سجدہ شکر ثابت ہے؟ کوئی دو حدیث بطور دلیل ذکر کریں۔

رہنمائے معلم:

• نعمت کی مثال: ایک شخص کو اولاد ہوئی تو یہ نئی نعمت ہے لہذا سجدہ شکر ادا کرلے، ایک طالب کو امتحان میں کامیاب ہونے کی امید نہیں تھی لیکن نتیجہ کامیاب نکلا تو سجدہ شکر بجالائے۔

• مصیبت کے ٹل جانے کی مثال: ایک شخص کنویں میں گر گیا لیکن صحیح سالم نکل گیا تو مصیبت سے بچ گیا سجدہ شکر بجالائے، ایک شخص کا ایکسیڈنٹ ہوا لیکن صحیح سالم بچ گیا تو سجدہ شکر بجالائے۔

# جماعت کے مسائل

★ **جماعت کا حکم:**

ہر مسلمان مرد کے لئے فرض نمازیں مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ ا ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ ایک نابینا شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ! میرے پاس کوئی خادم نہیں ہے جو مجھے مسجد تک پہنچائے ، آپ ﷺ نے اس کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی، لیکن جب وہ واپس ہونے لگا تو اسے پھر بلایا اور پوچھا کیا تم اذان سنتے ہو؟ اس نے کہا ؛ہاں، تو آپ نے فرمایا پھر مسجد میں حاضر ہو کر با جماعت نماز پڑھو۔ (مسلم )۔

★ **نماز باجماعت کی فضیلت:**

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صَلاَۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلاَۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ دَرَجَۃً (متفق علیہ )۔ تنہا پڑھی جانے والی نماز کے مقابلے میں جماعت والی نماز ستائیس درجہ افضل ہے۔ (بخاری، مسلم )۔

★ **جماعت کے لئے تعداد:** جماعت کے لئے کم سے کم دو آدمی ہونا چاہیے۔ (ابوداود: صحیح )۔

☆ عورتیں مسجد میں نماز ادا کر سکتی ہیں، لیکن ان کے لئے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے:

• ام حمید رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ! میرا جی چاہتا ہے کہ میں آپ کے ساتھ نماز ادا کروں آپ نے فرمایا: لیکن تمہارے لئے اپنے گھر کے گوشے میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (احمد، ابن خزیمہ: صحیح )۔

• ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع نہ کرو لیکن (نماز کے لئے ) ان کے گھر ان کے لئے مساجد سے بہتر ہیں۔ (ابوداود: صحیح )۔

☆ گھر میں عورتیں باجماعت نماز پڑھ سکتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اُمِ ورقہ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۔ کو حکم دیا کہ وہ اپنے گھر کی عورتوں کو باجماعت نماز پڑھائے۔ (ابوداود: حسن )۔

## سوالات

۱۔ جماعت کا حکم کیا ہے؟ دلیل کے ساتھ ذکر کریں؟

۲۔ جماعت کی فضیلت حدیث سے ذکر کریں؟

۳۔ درجِ ذیل صحیح مسائل پر ( / ) کا نشان اور غلط پر ( × ) کا نشان لگائیں اور غلطی کی تصحیح کریں

الف: جماعت کے لئے کم سے کم تین آدمی ہونا ضروری ہے ( )

ب: عورتوں کو نماز کے لئے مسجد میں جانا منع ہے ( )

ج: عورتیں گھر میں با جماعت نماز پڑھ سکتی ہیں ( )

د: با جماعت نماز کا ثواب ستائیس درجہ زیادہ ہے ( )

ھ: با جماعت نماز پڑھنا صرف مردوں پر فرض ہے ( )

۴۔ عورت کے لئے مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے یا گھر میں؟ دلیل کے ساتھ جواب دیں۔

۵۔ وہ کونسی صحابیہ ہیں جنہیں نبی کریم ﷺ نے اپنے گھر کی عورتوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا؟

رہنمائے معلم:

ا۔ بعض اہل علم نے با جماعت نماز ادا کرنے کو واجب بھی کہا ہے۔

• بعض روایات میں جماعت کا ثواب ۲۵ درجہ بھی وارد ہے اس کو سری نمازوں کی جماعت پر محمول کیا گیا ہے، اور ۲۷ درجہ والی روایات کو جہری نمازوں والی جماعت پر محمول کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ جہری نماز میں قرآن سننے اور آمین کہنے کا ثواب شامل ہے۔ اس کے علاوہ دیگر توجیہات بھی ہیں (دیکھیے: فتح الباری: باب فضل صلاۃ الجماعۃ، شرح نووی: باب فضل الجماعۃ وبیان التشدید۔۔۔)۔

## جماعت کے بعض احکام

★ **جماعت کب ملتی ہے** : جو شخص امام کے ساتھ ایک رکعت بھی پالے اس کو جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔(بخاری، مسلم)۔

☆ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا:

جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنت یا نفل نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا اُقِیۡمَتِ الصَّلاَۃُ فَلاَ صَلاَۃَ اِلاَّ الْمَکْتُوْبَۃُ۔ (مسلم)۔ جب جماعت کھڑی ہوجائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہے۔

☆ نمازِ باجماعت ترک کرنے کے اسباب:

تمام فرض نمازیں مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا چاہیے کیونکہ یہ سنت مؤکدہ ہے البتہ چند اسباب کی وجہ سے جماعت ترک کرنا جائز ہے:

۱۔ بیماری ہو۔

۲۔ پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہو۔

۳۔ بھوک کے وقت جب کھانا حاضر ہو۔

۴۔ جان یا مال کے ہلاک ہونے کا خوف ہو۔

۵۔ بارش یا سخت سردی کی وجہ سے نقصان کا ڈر ہو۔

### سوالات

۱۔ ایک شخص نماز فجر کی سنت پڑھنا شروع کیا اور جماعت کھڑی ہوگئی تو اس کو کیا کرنا چاہیے؟

۲۔ کوئی تین عذر ذکر کریں جن کی وجہ سے جماعت ترک کرنے کی اجازت ہے؟

۳۔ ایک شخص نمازِ ظہر کے لئے مسجد جانا چاہتا ہے لیکن کرفیو لگا ہوا ہے، اگر باہر نکلے گا تو پولیس اس کو ماردے گی، تو کیا وہ اپنے گھر میں نماز ادا کرسکتا ہے؟ اور کیوں؟

۴۔ ایک شخص نماز مغرب کے لئے اپنی اسکوٹر سے مسجد پہنچا، مسجد کی پارکنگ فُل ہوچکی ہے، اسے اندیشہ ہے کہ اگر جماعت میں شریک ہوجائے تو اسکوٹر چوری ہوجائے گی، تو ایسی صورت میں کیا اس کو جماعت ترک کرنے کی اجازت ہے؟ اور کیوں؟

۵۔ ''جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنت یا نفل نماز پڑھنا درست نہیں ہے'' دلیل ذکر کریں؟

رہنمائے معلم

۱۔ امام کے ساتھ ایک رکعت بھی پالیں تو جماعت کا ثواب مل جاتا ہے، لیکن غفلت اور سستی سے آخری رکعت میں ملنے کی کوشش نہیں کرنا چاہیے، اس ضمن میں صف اول اور، تکبیر تحریمہ کو پانے کی فضیلت نیز (تبکیر اِلی الصلوٰۃ) یعنی نمازوں کے لئے مسجدوں میں جلدی حاضر ہونے کی فضیلت اور جماعت کے انتظار میں رہنے کی فضیلت بیان کی جائے۔

۲۔ جماعت ترک کرنے کی اجازت کا مطلب کہ: اس سے نماز معاف نہیں ہوتی۔

۳۔ واضح رہے کہ ان مسائل کا تعلق مردوں سے ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیے: الشرح الممتع لابن عثیمین ج ۴ باب الجماعۃ فصل فی الاعذار المبیحۃ لترک الجمعۃ والجماعۃ)۔

# امامت کے مسائل

لوگوں کی امامت وہ شخص کرے :

۱۔ جو سب سے زیادہ قرآن کا علم رکھنے والا ہو، اگر سب اس میں برابر ہوں تو؛

۲۔ پھر سب سے زیادہ سنت کا علم رکھنے والا، امامت کرے، اگر اس میں بھی برابر ہوں تو؛

۳۔ پھر سب سے زیادہ عمر والا شخص امامت کرے۔

☆ امام اور مقتدی کہاں ٹھہرے:

اگر دو آدمی ہوں تو مقتدی امام کے دائیں جانب ٹھہرے، اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو امام آگے ٹھہرے اور مقتدی پیچھے صف بنائیں، اور امام کو بالکل درمیان میں رکھیں۔ (مسلم)۔

☆ عورت؛ عورتوں کی امامت کرسکتی ہے لیکن وہ آگے نہیں بلکہ پہلی صف میں درمیان میں ٹھہرے گی۔ عائشہ-رضی اللہ تعالیٰ عنہا- اسی طرح عورتوں کی امامت کرتی تھیں (دارقطنی: حسن)۔

☆ امام کی اقتدا :

نماز کے اعمال ادا کرنے میں مقتدیوں کو چاہیے کہ نہ امام سے پہل کریں اور نہ ہی تاخیر کریں بلکہ امام کے فوری بعد ادا کریں، اسی کو امام کی اقتدا یا مُتابعت کہتے ہیں۔ (بخاری)۔

☆ صفوں کی ترتیب:

• سب سے پہلے مردوں کی صفیں ہونی چاہیے، پھر ان میں بھی جو جتنا زیادہ سمجھدار ہیں وہ امام کے اتنا ہی قریب کھڑے ہوں۔ (مسلم)۔

• عورتوں کی صفیں سب سے آخر میں ہونی چاہیے۔ (بخاری، مسلم)۔

• اگر مردوں کے ساتھ عورت اکیلی ہے تو وہ پیچھے تنہا ٹھہرے گی۔ (مسلم)۔

• صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز درست نہیں ہے، البتہ اگر اگلی صف میں جگہ نہیں ہے تو تنہا ٹھہر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر صرف عورتوں کی جماعت ہے تو اکیلی عورت بھی صف کے پیچھے تنہا نہیں ٹھہر سکتی، البتہ اگلی صف

میں جگہ نہیں ہے تو تنہا ٹھہر سکتی ہے۔ ا؎

☆ صف بندی میں قدم سے قدم اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونا چاہیے۔(بخاری)۔

☆ صفوں میں کجی یا صف میں ایک دوسرے کے درمیان جگہ خالی نہیں ہونی چاہیے:

• انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صفوں کو درست کرو اس لئے کہ صفوں کی درستگی نماز کی درستگی ہے۔(بخاری، مسلم)۔

• آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: صفیں سیدھی کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں پھوٹ ڈال دے گا''۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ابوداود)۔

• انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں دیکھتا ہوں کہ شیطان صفوں کے درمیان کالے بکری کے بچے کی شکل میں گھس جاتا ہے۔(اور نمازیوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے)۔(صحیح ابوداود)۔

• عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔۔۔جو شخص صف کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا، جو صف کو کاٹے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹے گا۔(ابوداود، صحیح الترغیب)۔ ۲؎

## سوالات

ا۔ اگر لوگوں میں، قرآن اور سنت کو جاننے میں سب برابر ہیں تو امامت کا مستحق کون ہے؟

۲۔ اگر دو آدمی باجماعت نماز پڑھ رہے ہوں، اور ایک تیسرا آدمی جماعت میں شامل ہونا چاہے تو وہ کہاں ٹھہرے؟

۳۔ عائشہ-رضی اللہ تعالیٰ عنہا- عورتوں کی امامت کیسے کرتی تھیں؟

۴۔ مرد، عورت، اور بچوں کی صفیں کس ترتیب سے ہونی چاہیے؟

۵۔ مردوں کی صفوں میں جگہ ہو تو کیا عورتیں مردوں کے ساتھ کھڑی ہو سکتی ہیں؟

٦۔ صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز کا حکم کیا ہے؟

۷۔ صف میں کھڑے ہونا کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

۸۔ حدیث کی روشنی میں صفوں کی کجی یا صفوں میں جگہ خالی چھوڑنے کے نقصانات بیان کریں۔

## رہنمائے معلم

۱۔ نماز میں امام سے پہلے یا تاخیر نہ کرنے کی تاکید اور وعید کا تذکرہ کہ جو شخص عمداامام سے پہل کرے گا اس کی نماز باطل ہو جائے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ممکن ہے اِس گناہ کی وجہ سے اللہ تعالی اس کا سر کدھے کا سا بنا دے۔(بخاری)۔

۲۔ اگر اگلی صفوں میں جگہ نہ ہو تو اکیلا آدمی پیچھے ٹہر سکتا ہے۔

۳۔ صف بندی میں قدم سے قدم ملا کر ٹہرنے اور افراط اور تفریط سے بچنے کی تاکید۔ کیونکہ اگر پیر زیادہ پھیلا دیں تو کندھے نہیں ملتے اور اگر نمازی اپنے پیروں کو سمیٹ کرر کھے تو دوسرے کے ساتھ پیر نہیں ملتے، لہذا ہر نمازی کو چاہیے کہ اپنے دونوں پیروں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ رکھے جتنا اس کے دونوں کندھوں کے مابین ہے۔ جب ہر نمازی اس کا اہتمام کرے گا تو اپنے دائیں اور بائیں ٹھہرنے والے ساتھی سے پیر اور کندھے دونوں بآسانی مل سکتے ہیں۔

۱۔ دیکھیے: الشرح الممتع لابن عثیمین ج۴ باب صلاۃ الجماعۃ۔

۲۔ صف کو ملانے کا مطلب یہ ہے کہ: اس میں خلا اور شگاف نہ رہنے دیا جائے، یا اگلی صف کو مکمل کئے بغیر دوسری صف شروع نہ کی جائے اور صف کو کاٹنے کا مطلب یہ ہے کہ: صف میں خلا چھوڑنا اور اگلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود دوسری صف شروع کر دی جائے۔

جو صف کو ملائے گا اللہ تعالی اس کو ملائے گا: یعنی اپنی رحمت سے نوازے گا اور جو صف کو کاٹے گا اللہ تعالی اسے کاٹے گا: یعنی اللہ تعالی اس کو اپنی رحمت سے محروم کرے گا۔

# مریض کی طہارت اور نماز

۱۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے: نماز کے لئے تین چیزوں کی پاکی بہت ضروری ہے: جسم، کپڑا اور نماز کی جگہ ۔

☆ اگر مریض غسل اور وضو کے لئے پانی استعمال کرسکتا ہے تو پانی سے پاکی حاصل کرے اور خود نہیں کرسکتا تو دوسرے اس کو غسل دیں اور وضو کرائیں، اور اگر پانی کے استعمال میں نقصان کا اندیشہ ہے تو تیمم کرلے۔ اور نماز ادا کرے۔ اور اگر وہ خود تیمم نہیں کرسکتا تو دوسرے اس کو تیمم کرائیں۔

• اگر مریض کے بعض اعضاء پر پٹیاں ہوں تو ان پر مسح کرنا کافی ہے۔

☆ اگر مریض کے کپڑے ناپاک ہوں تو ان کو دھولینا چاہئے یا پاک کپڑے میسر ہوں تو انہیں پہن لے اور اگر کپڑے بدلنا ممکن نہیں ہے تو اسی ناپاک کپڑوں میں نماز ادا کرلے، اس کی نماز درست ہوگی۔

☆ مریض جس جگہ نماز ادا کرتا ہے اگر وہ ناپاک ہے تو اس کو دھونا ضروری ہے یا دوسری پاک جگہ میں نماز ادا کرنا چاہئے، یا پھر اسی ناپاک جگہ کوئی پاک کپڑا وغیرہ ڈال کر نماز ادا کرلے، اگر یہ بھی ممکن نہیں ہے تو اسی ناپاک جگہ پر نماز ادا کرلے اس کی نماز درست ہوجائے گی۔

۲۔ نماز؛ فرض ہے بیماری کی وجہ سے معاف نہیں ہوجاتی البتہ مسجد میں باجماعت ادا نہیں کرسکتا تو گھر یا ہسپتال ہی میں نماز پڑھ لے۔

• اگر قیام نہیں کرسکتا تو بیٹھ کر پڑھے۔ اور سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت کچھ زیادہ جھکے۔

• اگر بیٹھ نہیں سکتا تو پہلو کے بل قبلہ رخ ہوکر لیٹ جائے اور اشارے سے نماز پڑھے۔

• اگر قبلہ رخ نہیں ہوسکتا یا پہلو کے بل لیٹ نہیں سکتا تو قبلے کی طرف پیر کرکے چت لیٹ جائے اور اشارے سے نماز پڑھ لے۔

• اگر یہ بھی ممکن نہیں ہے تو پھر جس حالت میں آسانی ہو نماز پڑھ لے۔ (بخاری)۔

☆ مریض کو بھی تمام نمازیں وقت پر ادا کرنا ضروری ہے اگر ہر نماز وقت پر ادا کرنے میں مشقت محسوس

کرے تو جمع بین الصلوتین کر سکتا ہے۔

☆ مریض اگر علاج کے لئے سفر کرے تو اسے بھی قصر کرنے کی اجازت ہے بشرطیکہ اس کی مسافت سفر اور مدت قصر شریعت کے موافق ہو۔

## سوالات

۱۔ اگر مریض کے کپڑے ناپاک ہوں تو کیا وہ اسی میں نماز پڑھ سکتا ہے؟

۲۔ مریض ناپاک ہو اور وہ پانی کے استعمال سے ڈرتا ہے تو وہ کیسے پاکی حاصل کرے؟

۳۔ اگر مریض بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو اس کو نماز کیسے ادا کرنا چاہئے؟

۴۔ کیا مریض بیماری کی وجہ سے یا ناپاکی کے سبب نمازوں میں تاخیر کر سکتا ہے؟

۵۔ کیا مریض کے لئے بھی جمع بین الصلوتین جائز ہے؟

٦۔ ایک بیمار مرد جو مسجد جانے کی طاقت رکھتا ہے تو کیا اس کے لئے جماعت معاف ہے؟

رہنمائے معلم

• ایک وضو یا ایک تیمم سے ایک سے زائد نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں اگر وضو اور تیمم باقی رہے۔

• مریض کی طہارت اور اس کی نماز کی تفصیل کے لئے دیکھئے (رسالة صلاة المريض وطهارته از ابن عثیمین)۔

# نمازِ قصر

☆ قصر کی تعریف: سفر میں چار رکعت والی نمازوں کو دو رکعت پڑھنا۔

• چار رکعت والی نمازیں تین ہیں: ظہر، عصر اور عشاء۔

• مغرب اور فجر کی نمازوں میں قصر نہیں ہے۔

• مسافر اگر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو مسافر کو پوری نماز پڑھنا چاہیے اور اگر مقیم؛ مسافر کے پیچھے نماز پڑھے تو مقیم کو اپنی نماز پوری کرنا چاہیے۔(احمد، مالک)۔

☆ قصر کا حکم: سفر میں قصر کا حکم سنت مؤکدہ ہے۔

☆ مسافتِ قصر:

اونٹ کے ذریعہ یا پیدل ایک دن اور ایک رات کی مسافت کو سفر کہا جاتا ہے جو تقریبا اسی (۸۰) کلومیٹر کے برابر ہے۔لہذا جو شخص اسی (۸۰) کلومیٹر یا اس سے زیادہ سفر کرے وہ قصر کرسکتا ہے۔

☆ مدتِ قصر:

چار دن تک اگر کسی جگہ قیام کا ارادہ ہے تو قصر کر سکتے ہیں۔اگر چار دن سے زیادہ قیام کا ارادہ ہے تو پوری نماز پڑھنی چاہیے۔

• ایک شخص اَسی کلومیٹر یا اس سے زیادہ سفر کا ارادرہ رکھتا ہے تو اس کو دوران سفر اَسی کلومیٹر سے پہلے بھی قصر کرنے کی اجازت ہے۔لہذا جب وہ اپنے وطن کی آبادی سے باہر نکل گیا تو قصر شروع کرسکتا ہے۔

☆ اگر مسافر حالت تردد میں ہے کہ آج واپس ہوجاؤں گا، کل واپس ہوجاؤں گا تو جب تک وہ اپنے وطن واپس نہ لوٹے اس وقت تک قصر کرسکتا ہے۔

## سوالات

۱۔ قصر کس کو کہتے ہیں، اور اس کا حکم کیا ہے؟

۲۔ صحیح مسائل پر (/) اور غلط مسائل پر (×) کا نشان لگائیں اور غلطی کی اصلاح کریں؟

الف: مغرب اور فجر کی نمازوں میں قصر نہیں کر سکتے ( )

ب : صرف چار رکعت والی نمازوں میں قصر کرنا چاہیے ( )

ج : مسافر اگر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو قصر کر سکتا ہے ( )

و : مسافتِ قصر: اسی (۸۰) کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے ( )

ز : مدتِ قصر: چار دن یا اس سے کم ہے ( )

۳۔ ایک شخص بمبئی سے دہلی کا سفر کرتا ہے تو کیا اسے دوران سفر پوری نماز پڑھنی چاہیے؟

۴۔ ایک شخص بنگلور سے دہلی کا سفر کرتا ہے، دوران سفر کسی جگہ پانچ دن قیام کرنا چاہتا ہے تو کیا اسے قصر کرنے کی اجازت ہے؟

۴۔ وہ کونسی حالت ہے جس میں قصر کے لئے ایام کی تعداد متعین نہیں ہیں؟

رہنمائے معلم

• مدت قصر اور مسافت قصر میں اہل علم کے اندر کافی اختلاف ہے: جمہور اہل علم کے مطابق مدت قصر چار دن ہے جو اقرب الی الحدیث ہے اس لئے کہ نبی ﷺ کا سفرِ حجۃ الوداع کل دس دن کا تھا جس میں چار دن آپ نے مکہ میں قیام کیا؛ چوتھی ذی الحجہ کی صبح آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور آٹھ ذالحجہ کی صبح آپ مکہ سے نکلے، بقیہ ایام مناسک کی ادائیگی اور مکہ کے آس پاس گزرے۔ (شرح بلوغ المرام از صفی الرحمن مبارکپوری، فتاوی بن باز: ج ۱۲، ۲۷۰، فتاوی اللجنۃ الدائمہ: ۲۸۵۲)۔

• اور جمہور اہل علم کے نزدیک مسافت قصر: اونٹ کے ذریعہ یا پیدل ایک دن اور ایک رات کا سفر ہے جو تقریبا اسی (۸۰) کلومیٹر ہوتے ہیں اور عرف میں اس مسافت کو سفر کہا جاتا ہے جبکہ اس سے کم مسافت کے سفر کو عرف میں سفر نہیں کہا جاتا۔ (تحفہ الاخوان باجوبۃ مہمۃ فی ارکان الاسلام لابن باز، ص: ۱۲۳، مجموع فتاوی لابن باز، ج ۱۲، ص: ۲۷۰: مقدار المدۃ والمسافۃ التی یجوز فیھا الجمع والقصر، فتاوی اللجنۃ الدائمہ: ۶۲۶۱)۔

• اس کی توضیح یوں ہے کہ: صحیح حدیث میں کم سے کم وقت جس پر سفر کا اطلاق ہوا ہے وہ ایک دن اور ایک رات ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِیْرَۃَ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ وَلَیْسَ مَعَھَا حُرْمَۃٌ۔ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے محرم کے بغیر ایک دن اور یک رات کی مسافت کا سفر کرے۔ (متفق علیہ)۔

اگر اس سے بھی کم مسافت پر سفر کا اطلاق ہوتا تو آپ بیان فرماتے اس لئے کہ سیاق اسی کا تقاضا کرتا ہے۔ اسی [ایک دن اور ایک رات]

کوبعض اہل علم نے [دودن] سے تعبیر کیا ہے۔
اور یہ [ایک دن اور ایک رات] کی مسافت [چار برید] ہوتی ہے۔جیسا کہ عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ: چار برید کے سفر میں قصر کرتے اور رمضان کے روزے ترک کرتے، چار برید کے سولہ (16) فرسخ ہوتے ہیں۔ (بخاری، بیہقی)۔ اکثر صحابہ سے یہی بات منقول ہے، اور جمہور ائمہ کا بھی یہی مذہب ہے۔(محاضرات فی شرح عمدۃ الفقہ از د۔سعد الخثلان)۔ ایک برید: بارہ میل کا ہوتا ہے۔(المختار بحوالہ ارواء الغلیل ج ۳، ص:۱۸)، اور چار برید کے: ۴۸ میل ہوتے ہیں۔( ابن ابی شیبہ بحوالہ سابق)۔ ((4 برید= 16 فرسخ=48 میل=80 کلومیٹر کے برابر ہوتے ہیں))۔
بعض اہل علم مثلاً شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم رحمہا اللہ کا خیال ہے کہ قصر نماز کے لیے کوئی مسافت محدود اور متعین نہیں ہے، مطلق سفر سے اس کی اجازت دی گئی ہے اور جب کوئی کسی مسافت کو سفر خیال کرے وہاں قصر نماز پڑھے۔(دیکھیے: شرح بلوغ المرام از صفی الرحمن مبارکپوری، باب صلاۃ المسافر ص: ۳۴۴)۔

# جمع بین الصلوٰتین

**جمع بین الصلوٰتین :** یعنی دونمازوں کوایک وقت میں جمع کر کے پڑھنا۔

سفر میں جمع بین الصلوتین جائز ہے، مثلاً: ظہر اور عصر کوظہر کے وقت یا عصر کے وقت ملا کر پڑھنا، اسی طرح مغرب اور عشاء کو مغرب کے وقت یا عشاء کے وقت ملا کر پڑھنا۔

• معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک کے سفر میں جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کے وقت دونوں کو ایک ساتھ جمع کر کے پڑھتے ، اور اگر سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرتے تو عصر کو مقدم کرتے اور ظہر کے وقت دونوں کو جمع کر کے پڑھتے ، پھر نکل پڑتے ، اور آپ مغرب اور عشاء میں بھی اسی طرح کرتے ۔(ابوداود، ترمذی: صحیح)۔

اور اگر مغرب سے پہلے کوچ کرتے تو مغرب کو مؤخر کرتے اور عشاء کے وقت دونوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے اور اگر مغرب کے بعد کوچ کرتے تو عشاء کو مقدم کرتے اور مغرب کے وقت دونوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے۔ (ابوداود، ترمذی: صحیح )۔(ارواء الغلیل ج ۳،ص:۲۸، ۲۹)۔

**اگر ظہر کو مؤخر کر کے عصر کے وقت جمع کر کے پڑھیں تو اس کو: جمعِ تاخیر کہتے ہیں۔**

**اور اگر عصر کو مقدم کر کے ظہر کے وقت جمع کر کے پڑھیں تو اس کو: جمعِ تقدیم کہتے ہیں۔**

**اسی طرح مغرب اور عشاء میں بھی جمع تاخیر اور جمع تقدیم ہوتا ہے۔**

• فجر کو کسی نماز کے ساتھ جمع کر کے پڑھنا درست نہیں ہے۔

• جمعہ کے دن جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع کرنا درست نہیں ہے۔(۱)۔

☆ بغیر کسی شرعی عذر کے حضر میں جمع بین الصلوٰتین جائز نہیں ہے :

بغیر کسی شرعی عذر کے حضر میں نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں ہے، اگر ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنے میں مشقت اور تکلیف ہے تو دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا جائز ہے۔مثلا: ۱۔ نقصان دہ بارش۔ ۲۔ نقصان دہ سردی۔ ۳۔ ایسی بیماری جس میں بار بار وضو یا تیمم کرنے میں تکلیف ہو، وغیرہ۔

## سوالات

۱۔ ذیل کے اصطلاحات کی تعریف کریں:

الف: جمع بین الصلوٰتین۔ ب: جمع تقدیم۔ ج : جمع تاخیر

۲۔ ذیل کے مسائل پر مناسب (/) یا (×) کا نشان لگائیں اور غلطی کی اصلاح کریں؟

الف: فجر کو عشاء کے ساتھ جمع کر سکتے ہیں ( )

ب: سفر میں عصر کو نماز جمعہ کے ساتھ ملا کر پڑھ سکتے ہیں ( )

ج : جمع بین الصلوتین سفر میں جائز ہے ( )

د : جمع بین الصلاتین حضر میں شرعی عذر کے بغیر جائز نہیں ہے ( )

رہنمائے معلم

(ا) تفصیل کے لیے دیکھیے (فتاوی ارکان اسلام لابن عثیمین)۔

ا۔ بغیر کسی شرعی عذر کے حضر میں جمع بین الصلوٰتین جائز نہیں ہے: اگر ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنے میں مشقت اور تکلیف ہے تو یہ شرعی عذر ہے لہذا ایسے وقت دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا جائز ہے۔

☆ ایک روایت میں ابن عباس سے مروی ہے کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو خوف اور بارش کے بغیر جمع کیا'' -یہ حدیث نماز میں تساہل کی دلیل نہیں ہے- اس لئے کہ ''ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جب پوچھا گیا کہ؛ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ: آپ ﷺ نے ایسا اس لئے کیا؛ تا کہ امت کو حرج میں مبتلا نہ کریں''۔(احمد، مسلم، ابوداود)۔

لہذا اگر ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنے میں حرج ہو تو پھر نمازوں کو جمع کر سکتے ہیں اور اگر کوئی حرج نہ ہو تو پھر ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا واجب ہے۔ (دیکھیے : فتاوی ارکان اسلام از ابن عثیمین مترجم ؛ص:۳۲۰)۔(سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ ج۶،ص:۸۱۱)۔(ارواء الغلیل ج۳،ص:۳۴-۳۸)۔

## نماز استخارہ

☆ استخارہ کا معنی : خیر اور بھلائی طلب کرنا۔ چونکہ نماز استخارہ کے بعد اللہ سے بہتر اور اچھے کام کی رہنمائی طلب کی جاتی ہے اس لئے اس عمل کو استخارہ کہا جاتا ہے۔

☆ استخارے کا حکم : سنت ہے۔

☆ استخارہ کن معاملات میں کرنا چاہیے؟: استخارہ صرف انہی معاملات میں کرنا چاہئے جن میں انسان کو درست راہ معلوم نہ ہو۔ اس کے علاوہ معروف نیکیوں اور معروف گناہوں میں استخارہ نہیں ہے، مثلا: عبادات، منکرات اور معاصی۔

☆ استخارے کا وقت : رات یا دن کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے، سوائے ان اوقات کے جن میں نماز پڑھنا منع ہے۔

☆ استخارے کا طریقہ: اچھی طرح وضو کرے، پھر استخارے کی نیت سے دو رکعت نماز ادا کرے اور نماز کے بعد مسنون دعا پڑھے۔

• جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام معاملات میں ویسا ہی استخارہ سکھاتے جیسا کہ آپ ﷺ ہمیں قرآن کی سورت سکھاتے، آپ ﷺ فرماتے: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو فرائض کے علاوہ دو رکعت نماز ادا کرے پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَ یَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ، وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَ اقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہِ (بخاری)۔

اے اللہ! میں (اس کام میں) تجھ سے تیرے علم کی مدد سے خیر مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری قدرت کے ذریعے

قدرت مانگتا ہوں اور میں تجھ سے تیرا فضلِ عظیم مانگتا ہوں، بے شک تو (ہر چیز پر) قادر ہے اور میں (کسی چیز پر) قادر نہیں، تو (ہر کام کے انجام کو) جانتا ہے اور میں (کچھ) نہیں جانتا اور تو تمام غیبوں کا جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں) میرے لئے میرے دین، میری زندگی، اور میرے انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو تو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور آسان کر دے، پھر اس میں میرے لئے برکت پیدا فرما اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے میرے دین، میری زندگی اور میرے انجام کار کے لحاظ سے برا ہے تو تو اس اس (کام) کو مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی مہیا کر جہاں (کہیں بھی) ہو، پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کر دے۔

• استخارے کے لئے مستقل دو رکعتیں صرف استخارے کی نیت سے ہی ادا کرنا چاہیے۔

• ضرورت مند خود استخارہ کرے، کسی بزرگ وغیرہ سے استخارہ کروانا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

• استخارہ کر لینے کے بعد جس کام پر دل مطمئن ہو جائے اس کو اپنا لینا چاہیے۔

• اگر کچھ محسوس نہ ہو تو جو کام انسان کے لئے آسان ہوتا جائے اسے اختیار کر لے۔

## سوالات

۱۔ استخارہ کا معنی ذکر کریں۔

۲۔ استخارہ کا حکم کیا ہے؟

۳۔ استخارہ کا طریقہ ذکر کریں۔

۴۔ صحیح یا غلط کا مناسب نشان لگائیں اور غلطی کی اصلاح کریں:

الف: ہر معروف نیکی میں استخارہ کرنا درست ہے۔ (   )

ب: ممنوع اوقات میں استخارہ درست نہیں ہے (   )

ج: کسی فرض نماز کے بعد بھی استخارہ کی دعا پڑھ لیں تو استخارہ کی سنت ادا ہو جاتی ہے۔

(   )

د : بزرگوں سے استخارہ کروانا سنت کے خلاف ہے ( )

۵۔ استخارہ کی دعا میں توحید کی ایک اہم قسم کا ذکر کیا گیا ہے، بتائیے کہ وہ کونسی قسم ہے؟

رہنمائے معلم

• جب کسی اہم کام کے کرنے میں تردد ہو یا کسی اہم کام کا ارادہ کرے تو اس موقع پر استخارہ کرنا مشروع ہے۔ واجب، حرام، اور مکروہ کاموں میں استخارہ نہیں ہے، صرف مباح کاموں میں جائز ہے، مثلاً تجارت وغیرہ۔ مندوب کاموں میں صرف اسی وقت جائز ہے جب کہ دو کاموں میں تعارض اور تردد محسوس کرے۔ مثلاً بیوی کے اختیار کرنے میں، سفر حج کے وقت میں کہ اس سال کرے یا نہیں یا گروپ کے اختیار کرنے میں وغیرہ۔ دیکھیے (الموسوعہ الفقہیہ الکویتیہ: استخارہ)۔

• [فرائض کے علاوہ دو رکعت نماز ادا کرے]: کا مطلب یہ ہے کہ مستقل دو رکعتیں صرف استخارے کی نیت سے ہی ادا کی جائیں، فرض نماز، سنن رواتب، تحیۃ المسجد یا اس کے علاوہ دیگر نوافل کے بعد اگر استخارے کی غرض سے یہ دعا پڑھ لیں تو اس سے سنت پوری نہیں ہوگی ، کیونکہ حدیث استخارہ میں الگ سے دو رکعت کا ذکر ہے۔

• استخارہ کے لئے یہ لازم نہیں ہے کہ سونے سے پہلے کیا جائے، اور نہ یہ لازمی ہے کہ خواب میں کوئی واضح اشارہ ہوگا۔

• ضرورت مند شرح صدر اور اطمینان کے لئے استخارہ کرے، مزید تسلی کے لئے کسی امانتدار شخص سے مشورہ لے پھر جو کام کیا جائے گا اللہ تعالی اس میں بہتری پیدا کرے گا، انشاء اللہ۔

• استخارہ کے مسائل کے لئے دیکھئے: تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی ج ۲ ص ۶۰۵ ۔ اور نیل الاوطار فی شرح منتقی الاخبار ج ۲ ص ۱۵۲۔ بحوالہ: فقہ الحدیث شرح الدرر البھیۃ ج ۱ ص ۴۶۴، از حافظ عمران ایوب لاہوری۔ نماز نبوی از ڈاکٹر شفیق الرحمن۔

## نماز جمعہ کے مسائل

☆ جمعہ کی فضیلت: جمعہ کا دن تمام دنوں میں افضل دن ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

۱۔ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔ (مسلم)۔سب سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔

۲۔ الصَّلَوَاتُ الخَمْسُ وَ الْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ۔(مسلم)۔ پانچوں نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔

### ☆ جمعہ کا حکم:

نماز جمعہ فرض ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: {يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوْا الْبَيْعَ} (الجمعة: ۹)۔اے ایمان والو! جمعہ کے دن جب نماز کے لئے اذان ہو جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آ جاؤ اور کاروبار چھوڑ دو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلَى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ۔(مسلم)۔ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

### ☆ وہ لوگ جن پر جمعہ فرض ہے:

۱۔ ہر مسلمان مرد جو عاقل اور بالغ ہو۔

۲۔ مقیم ہو۔

۳۔ تندرست ہو۔

### ☆ وہ لوگ جن پر جمعہ فرض نہیں ہے:

(۱) عورت۔ (۲) بچہ۔ (۳) بیمار۔ (۴) غلام۔ (۵) مسافر۔(ابوداود،طبرانی: صحیح)۔

☆ بچہ اور پاگل پر نماز فرض نہیں ہے۔ عورت، بیمار، غلام اور مسافر جمعہ کے بدلے ظہر کی نماز ادا کریں

گے، اگر جمعہ میں شریک ہوتے ہیں تو انہیں ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

**☆ نماز جمعہ کے صحیح ہونے کی شرطیں :**

۱۔ وقت کا داخل ہونا: جمعہ کا وقت بھی ظہر ہی کی طرح ہے؛ یعنی زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہونے تک رہتا ہے۔ سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ زوال کے بعد جمعہ پڑھتے تھے۔ (بخاری مسلم)۔ اے

۲۔ جماعت کا حاضر ہونا: دو یا دو سے زیادہ شخص کی تعداد جماعت ہے، ایک شخص کا جمعہ درست نہیں ہوگا۔

۳۔ نماز سے پہلے خطبہ دینا۔ (مسلم)۔

**★ جمعہ کے مسنون آداب :**

۱۔ غسل کرنا، اور مسواک کرنا۔ (نسائی)۔

۲۔ اچھے اور صاف کپڑے پہننا اور خوشبو استعمال کرنا۔ (احمد، ابوداود)۔

۳۔ خطبہ شروع ہونے سے پہلے جتنی جلدی ہو سکے مسجد جانا اور امام سے قریب بیٹھنا۔ (بخاری)۔

۴۔ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ کر بیٹھنا خواہ خطبہ شروع ہو چکا ہو۔ (مسلم)۔

۵۔ دوران خطبہ اگر نیند یا اونگھ آجائے تو اپنی جگہ بدل لینا۔ (ترمذی)۔

۶۔ سورۂ کہف کی تلاوت کرنا۔ (حاکم)۔

۷۔ کثرت سے درود پڑھنا۔ (حاکم، بیہقی)۔

**★ جمعہ میں ممنوعہ کام :**

۱۔ مسجد میں لوگوں کی گردنیں پھلاندنا۔ (ابوداود، نسائی)۔

۲۔ کسی دو کو جدا کر کے بیٹھنا۔ (بخاری)۔

۲۔ دوران خطبہ بات کرنا۔ (متفق علیہ)۔

★ **خطبۂ جمعہ :**

خطبہ کے بغیر نماز جمعہ درست نہیں ہوتی ، نماز سے پہلے دو خطبے دینا چاہئے ۔ جو مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہوں : ۱۔ اللہ کی حمد وثناء بیان کرنا ۔ ۲۔ کم سے کم قرآن کی ایک آیت تلاوت کرنا ۔ ۳۔ لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنا ۔ ۴۔ تقوی کی تاکید اور وصیت کرنا ۔ ۵۔ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا ۔

★ **خطبہ جمعہ کی سنتیں :**

۱۔ منبر یا کسی اونچی جگہ پر خطبہ دینا ۔ ۲۔ منبر پر چڑھنے کے بعد سلام کرنا ۔ ۳۔ دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھنا ۔ ۴۔ خطبہ میں عام مسلمانوں کیلئے دعا کرنا ۔ ۵۔ خطبہ مختصر کرنا ۔

★ **نماز جمعہ کا طریقہ :**

نماز جمعہ دو رکعت ہے ، جس میں قرأت بالجہر ہونی چاہیے ، سنت یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۂ غاشیہ پڑھا جائے ۔ یا سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون ۔ ( مسلم ) ۔

☆ جس نے امام کے ساتھ نماز جمعہ کی ایک رکعت پالی اس نے جمعہ پالیا لہذا وہ دوسری رکعت ادا کر کے نماز مکمل کر لے ۔ ( صحیح ابن ماجہ ) ۔

☆ جس شخص سے نماز جمعہ فوت ہو جائے اس کو نماز ظہر ادا کر لینا چاہیے ۔

★ **جمعہ کی سنتیں :**

نماز جمعہ سے قبل کوئی سنت مؤکدہ نہیں ہے ، نوافل جتنی چاہے پڑھ سکتے ہیں ۔

اور جمعہ کے بعد دو یا چار رکعت پڑھنا مسنون ہی ۔ ( مسلم اور سنن اربعہ ) ۔ ۲ ۔

## سوالات

۱۔ نماز جمعہ کا حکم کیا ہے؟ کن لوگوں پر فرض ہے؟ اور وجوب کی دلیل کیا ہے؟

۲۔ خالی جگہ پر کر کے مندرجہ ذیل مسائل مکمل کریں ۔

الف : جمعہ کا وقت ...... کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ہر چیز کا سایہ اس کے ...... ہونے تک رہتا ہے ۔

ب: نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۂ .........اور دوسری رکعت میں سورۂ................ پڑھنا سنت ہے

۳۔ گروپ (الف) کا نمبر گروپ (ب) کے مناسب قوسین میں لکھیں۔

| الف | ب |
|---|---|
| ۱۔ دورانِ خطبہ بات کرنا۔ | (   ) نماز جمعہ کی ایک شرط ہے۔ |
| ۲۔ کسی اونچی جگہ پر خطبہ دینا ۔ | (   ) منع ہے۔ |
| ۳۔ جماعت کا حاضر ہونا۔ | (   ) سنت ہے۔ |
| ۴۔ مسجد میں لوگوں کی گردنیں پھلاندنا | (   ) سنت کے خلاف ہے۔ |
| ۵۔ جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرنا | (   ) خطبہ کی سنتوں میں سے ہے۔ |

۴۔ خطبہ کے بغیر نماز جمعہ درست نہیں ہوتی، نماز سے پہلے دو خطبے دینا چاہئے جو چند امور پر مشتمل ہوں:

۱۔ ...................................۔ ۲۔ ...........................................۔

۳۔...................................۔ ۴۔...........................................۔

۵۔ ...................................۔

رہنمائے معلم

جمعہ کے دن ایک وقت ایسا ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس میں نماز پڑھ رہا ہو یا اللہ سے دعا کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرماتا ہے، اور آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا کہ وہ وقت بہت ہی مختصر ہوتا ہے، (بخاری)۔ بعض روایات میں ہے کہ قبولیت کا یہ وقت عصر اور مغرب کے درمیان ہے۔(ترمذی: باب ما جاء فی الساعة التی ترجی فی الجمعة)۔

۱۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب الحدیبیہ، مسلم: کتاب الجمعہ، باب صلاۃ الجمعہ حین تزول الشمس) ۔

۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ ادا کرے تو اس کے بعد چار رکعات ادا کرے ۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں ادا کیا کرتے تھے ۔ (مسلم)۔

• جمعہ کے بعد اگر سنت مسجد میں پڑھیں تو چار رکعت اور اگر گھر میں پڑھیں تو دو رکعت پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔(فتاوی اللجنة الدائمة ج ۸ ص ۲۷۴، ۲۷۵)۔

# نماز عید کے مسائل

مسلمانوں کے لئے سال میں دو عید ہیں: ۱۔ عید الفطر اور ۲۔ عید الاضحیٰ۔ عید کے دن خوشی اور مسرت کے دن ہوتے ہیں، اس دن مسلمان عید گاہ میں جمع ہو کر اللہ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

عید الفطر میں خوشی اور مسرت اس لئے کہ اللہ نے انہیں ماہ رمضان کے روزے رکھنے کی توفیق دی۔ اور عید الاضحیٰ میں خوشی اور مسرت اس لئے کہ یہ ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں نیک عمل کرنے اور عرفہ کا روزہ رکھنے کی توفیق دی اس لیے کہ ان دس دنوں میں ہر نیک عمل اللہ کو بہت زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے، حتی کہ جہاد فی سبیل اللہ سے بھی افضل ہے اور عرفہ کے دن کا ایک روزہ اگلے اور پچھلے دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ لہذا اس دن مسلمان اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس بات کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی عبادتوں کو قبول فرمائے۔

ان دو عیدوں کے علاوہ جتنی عیدیں لوگوں کے اندر رائج ہیں وہ سب بدعت ہیں، دین میں ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

⭑ **نماز عید کا حکم:** نمازِ عید واجب ہے :

۱۔ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو بھی حکم دیا کہ وہ نمازِ عید کے لئے عید گاہ حاضر ہوں۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے اللہ کے رسول اگر ہم میں سے کسی کے پاس اوڑھنی نہ ہونے کی وجہ سے نمازِ عید کے لیے نہ جا سکے تو کیا اس پر کوئی حرج ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ اپنی سہیلی کی اوڑھنی میں شریک ہو جائے اور اِس بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو جائے۔ (بخاری)۔

۲۔ نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے بعد مدینہ میں ہر سال پابندی سے عید کی نماز ادا کی ہے۔

⭑ **نماز عید کا وقت:** ایک نیزے کے برابر؛ سورج بلند ہونے کے بعد سے، زوال آفتاب تک رہتا ہے۔ (ابوداود: صحیح)۔

• افضل یہ ہے کہ عید الاضحیٰ کی نماز اوّل وقت میں ادا کی جائے تا کہ لوگ جلدی قربانی کر سکیں، اور عید الفطر

کی نماز کچھ تاخیر سے ادا کی جائے تا کہ لوگ عید سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر سکیں۔

★ **عید کی سنتیں :**

۱۔ غسل کرنا، خوشبو لگانا، اور اچھے کپڑے پہننا۔(بخاری)۔

۲۔ نماز عید شہر سے قریب کھلے میدان میں ادا کرنا چاہئے (بخاری)، ضرورت کے تحت مسجد میں بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

۳۔ عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے طاق عدد کھجور کھانا، اور عید الاضحیٰ کے دن بغیر کھائے ہوئے عید گاہ جانا۔(بخاری، ترمذی)۔

۴۔ عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ سے واپسی کے بعد قربانی کے گوشت سے کھانے کا آغاز کرنا۔(بخاری ،ترمذی)۔

۵۔ عید گاہ کو پیدل جانا اور آنا۔(ابن ماجہ: حسن)۔

۶۔ عید گاہ جانے اور آنے میں راستہ بدلنا۔(بخاری)۔

۷۔ عید کے دن کثرت سے تکبیر کہنا۔(بقرہ ۱۸۵)۔

۸۔ خواتین کو بھی عید گاہ جانا چاہئے۔(متفق علیہ)، لیکن بن سنور کر اور خوشبو لگا کر جانا منع ہے۔

★ **عید کی تکبیر :**

۱۔ عید کے دن کثرت سے تکبیر کہنا چاہیے۔(سورہ بقرہ: ۱۸۵- بیہقی)۔

۲۔ عید الاضحیٰ میں عرفہ کے دن (۹ / ذی الحجہ) بعد نماز فجر سے، ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳؛ ذی الحجہ) کے آخری دن تک تکبیر کہنا چاہیے۔(ابن ابی شیبہ موقوفا)۔ (۱)

★ **تکبیر کے کلمات :**

• اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔(طبرانی)۔

• اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا۔(بیہقی سنن کبری بحوالہ فقہ الحدیث)۔

★ **نماز عید کا طریقہ:**

۱۔ عید کی نماز دو رکعت ہے، اس میں امام اونچی آواز سے قرأت کرے۔

۲۔ پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ سمیت سات تکبیریں کہے، پھر سورۂ فاتحہ اور سورۂ اعلیٰ پڑھے۔

۳۔ اور دوسری رکعت میں قیام کی تکبیر کے بعد پانچ تکبیریں کہے، پھر سورۂ فاتحہ اور سورۂ غاشیہ پڑھے (۲)

• عیدین کی نماز میں سورۂ قٓ اور سورۂ قمر پڑھنا بھی سنت ہے۔ (مسلم)۔

☆ **عید کا خطبہ:**

• نماز مکمل کرنے کے بعد امام لوگوں کو وعظ و نصیحت کرے۔ (متفق علیہ)۔

• خطبہ منبر کے بغیر زمین پر کھڑے ہو کر دینا سنت ہے۔ (بخاری)۔

• عیدین میں صرف ایک خطبہ دے جمعہ کی طرح دو نہیں۔ (فقہ الحدیث ج:۱ص:۵۵۵)۔

• اگر عورتوں تک خطبہ کی آواز نہ پہنچے تو انہیں الگ سے نصیحت کر سکتے ہیں۔ (بخاری)۔

★ **نماز عید کے بعض احکام:**

۱۔ نماز عید کیلئے نہ اذان ہے اور نہ اقامت۔ (مسلم)۔

۲۔ نماز عید سے پہلے یا بعد میں کوئی نفل نماز نہیں ہے۔ (متفق علیہ)۔

۳۔ جس شخص سے عید کی نماز چھوٹ جائے، وہ نماز عید کی طرح دو رکعت پڑھ لے۔ (عطاء: بخاری مع الفتح)۔

۴۔ اور اگر کسی کی ایک رکعت چھوٹ جائے تو وہ بقیہ نماز مکمل کرلے۔

۵۔ صحابہ کرام عید کے دن جب ایک دوسرے سے ملتے تو یہ دعا دیتے تھے: تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَ مِنْکَ۔ (فتح الباری: باب سنۃ العید لأھل الاسلام)۔

**سوالات**

۱۔ نماز عید سے متعلق مندرجہ ذیل امور کی وضاحت کریں:

الف: نمازعید کا حکم۔ ب: اس کی دلیل۔ ج: نمازعید کا وقت۔ د: نمازعید کا طریقہ۔

۲۔ صحیح یا غلط کا نشان لگا کر جواب دیں، اور غلطی کی اصلاح بھی کریں :

ا۔ صحراء میں نمازعید ادا کرنا سنت ہے ( )

۲۔ عید کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے ( )

۳۔ نمازعید سے پہلے اور بعد میں نفل نماز پڑھنا سنت ہے ( )

۴۔ ایام تشریق (ذالحجہ کی ۱۱، ۱۲، اور ۱۳، تاریخ) کو کہتے ہیں ( )

۳۔ عید کی صرف چار سنتوں کا ذکر کریں۔

۴۔ نماز جمعہ اور نمازعید میں فرق واضح کریں؟

۵۔ عیدالاضحیٰ میں کب سے کب تک تکبیریں کہنا چاہئے؟

۶۔ تکبیر کے کلمات ذکر کریں۔

۷۔ نمازعید میں زائد تکبیریں کتنی کہی جاتی ہیں؟

۸۔ جس شخص سے نمازعید کی صرف ایک رکعت فوت ہوجائے تو وہ کیا کرے؟

* رہنمائے معلم

• نمازعید کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے، لیکن جب حائضہ اور بغیر چادر والی معذور خواتین کو عیدگاہ میں حاضر ہونے کا حکم ہے تو مردوں کو بدرجہ اولی اس کا حکم ہے۔ (دیکھیے: فتاوی بن باز، حکم صلاۃ العید، فقہ الحدیث ج ا ص ۵۵۱)۔

(ا) الاوسط لابن المنذر: ۴/ ۳۰۰، نیل الاوطار: ۲/ ۶۲۱ بحوالہ فقہ الحدیث ج ا، ص: ۵۶۳، فتاوی اللجنہ الدائمہ)۔

(۲) امام شوکانی اپنی کتاب نیل الاوطار میں تکبیراتِ عیدین سے متعلق اہل علم کے دس اقوال ذکر کرنے کے بعد: پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیر کو راجح قرار دیا ہے۔ یہی جمہور صحابہ وتابعین، مدینہ کے فقہاء سبعہ اور جمہور ائمہ کا اختیار ہے۔ (دیکھیے: نیل الاوطار: کتاب الصلاۃ، باب العیدین - عدد التکبیرات فی صلاۃ العید و محلھا)۔

• ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنا بھی مشروع ہے (فتاوی اللجنہ الدائمہ)۔

• عیدگاہ جاتے ہوئے اجتماعی تکبیر کہنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔ (فتاوی اللجنہ الدائمہ)۔

# نماز استسقاء کے مسائل

استسقاء کا معنی : بارش طلب کرنا۔

بارش اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے؛ انسان، حیوان، نباتات، بلکہ ہر جاندار کی زندگی کا دارومدار اسی بارش پر ہے، بارش کا سلسلہ ختم ہوجانا یا کم ہونا، یا تاخیر سے ہونا؛ ایک بڑی مصیبت ہے، اس لئے ایسے موقع پر مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے خالق اور بارش نازل کرنے والی ذات کی طرف لپکیں اور نبی کریم ﷺ کے طریقہ کے مطابق نماز پڑھیں اور دعائیں کریں؛ اُس نماز کو: صلاۃِ استسقاء کہتے ہیں۔

⋆ **قحط سالی اور بارش بند ہونے کا سبب :** گناہوں کی کثرت اور خاص کر زکاۃ ادا نہ کرنا ہے ، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں قحط سالی میں مبتلا کرتا ہے، اور جو لوگ زکاۃ ادا نہیں کرتے ان پر آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے، اگر چوپائے نہ ہوتے تو لوگوں کے لئے بارش نہیں برسائی جاتی ۔(صحیح ابن ماجہ)۔

⋆ **صلاۃِ استسقاء کا حکم:** صلاۃِ استسقاء سنت مؤکدہ ہے، نبی کریم ﷺ نے اپنے زمانے میں بارش بند ہوجانے پر، صلاۃِ استسقاء پڑھا ہے۔(متفق علیہ)۔اور آپ کے بعد خلفائے راشدین نے بھی پڑھا ہے۔

☆ **صلاۃِ استسقاء کا طریقہ :** صلاۃِ استسقاء بھی نماز عید کی طرح دو رکعت ہے۔(جو بارہ تکبیرات کے ساتھ ادا کی جاتی ہے پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ )۔(ابوداود، ترمذی: حسن)۔

⋆ **نماز استسقاء کے مسائل :**

۱۔ استقاء کے لئے عیدگاہ یا کسی کھلے میدان میں جانا سنت ہے۔

۲۔ نماز استسقاء کے لئے نہایت عاجزی اور انکساری کی حالت میں نکلنا چاہیے۔

۳۔ امام لوگوں کو خطبہ دے: اللہ کی حمد وثنا بیان کرے، کثرت سے استغفار کرے، لوگوں کو استغفار کی ترغیب دلائے۔

۴۔ خطبہ نماز سے پہلے اور بعد میں دونوں طرح درست ہے۔

۵۔ ہاتھ اٹھا کر دعا کرے، لوگ بھی امام کی دعا پر آمین کہیں۔

٦۔ دعا کے لئے الٹے ہاتھ آسمان کی طرف کرنا سنت ہے۔

۷۔ پھر امام قبلہ رخ ہو کر چادر الٹے: (دائیں کندھے کی چادر کا حصہ بائیں کندھے پر اور بائیں کندھے کی چادر کا حصہ دائیں کندھے پر ڈال دے)۔

۸۔ عام لوگ بھی اسی طرح کریں۔

۹۔ نماز استسقاء کے علاوہ خطبہ جمعہ میں بھی بارش کے لیے دعا کرنا سنت ہے۔(بخاری)۔

☆ **استسقاء کی مسنون دعائیں:**

١۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ۔ (ابوداود: حسن)۔

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، بہت رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے، روز جزاء کا مالک ہے، جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے، اے اللہ تو (سچا) معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود (حقیقی) نہیں۔ تو سخی اور بے نیاز ہے اور ہم تیرے محتاج اور فقیر (بندے) ہیں ہم پر بارش برسا اور جو بارش تو نازل فرمائے اسے ہمارے لیے ایک مدت تک قوت اور (مقاصد تک) پہنچنے کا ذریعہ بنا۔

٢۔ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا۔ (بخاری، مسلم)۔ اے اللہ ہمیں بارش دے، اے اللہ ہمیں بارش دے اے اللہ ہمیں بارش دے۔

٣۔ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ۔ (ابوداؤد: صحیح)۔ اے اللہ! تو ہمیں ایسی بارش سے سیراب کر جو مددگار، خوشگوار، سرسبز کرنے والی اور مفید ہو، نقصان دہ نہ ہو، جلد ہو، دیر سے نہ ہو۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ۔ (ابوداود)۔

اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو پانی پلا، اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنی مردار زمین کو زندہ کر دے۔

☆ اور بارش کے وقت یہ دعا پڑھیں:

• اللّٰهُمَّ صَيِّباً نَافِعاً ۔(بخاری مع الفتح)۔(اے اللہ! اسے فائدہ مند بارش بنادے۔

☆ جب بارش زیادہ ہوجائے تو اس کے نقصان سے محفوظ رہنے کے لئے یہ دعا پڑھیں:

• اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَ لَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَ الظِّرَابِ وَ بُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَ مَنَابِتِ الشَّجَرِ (متفق علیہ)۔ اے اللہ ہمارے اردگرد بارش برسا ہم پر نہ برسا، اے اللہ ٹیلوں اور پہاڑیوں اور وادیوں کے اندر (ندی، نالوں )اور درخت اگنے کی جگوں میں برسا۔

## سوالات

۱۔ استسقاء کا معنی اور اس کا حکم بیان کریں۔ ۲۔ نمازِ استسقاء کب پڑھنا چاہیے؟

۳۔ مندرجہ ذیل دعائیں مکمل کریں :

الف: بارش کے وقت یہ دعا پڑھنا سنت ہے:..........................................۔

ب : اللھم انت..........................................وبلاغا الیٰ حین۔

۴۔ صلاۃ استسقاء کا طریقہ ذکر کریں۔

۵۔ دعاءِ استسقاء اور خطبۂ استسقاء کے مسائل ذکر کریں۔

۶۔ نماز استسقاء میں دعا کی مسنون کیفیت کیا ہے؟

۷۔ استسقاء کے کوئی تین مسائل بیان کریں۔

## صلاۃ الکسوف (سورج یا چاند گرہن کی نماز)

☆ **[کُسُوف] کامعنی:** سورج یا چاند کی روشنی کا چھپ جانا، بے نور ہو جانا۔ کُسُوف اور خُسُوف : دونوں کلمات ہم معنی ہیں۔ اردو میں اس کو: ''گرہن'' کہتے ہیں۔

• سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی زبردست قدرت پر دلالت کرتے ہیں، اور ان کو گرہن لگ جانا اللہ کی ایک اور نشانی ہے، کہ اس کائنات کا سارا نظام اللہ کے ہاتھ میں ہے جیسا چاہتا ہے اس میں تصرف کرتا ہے۔

☆ **گرہن کی حکمت :** سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، جن سے ہم روشنی حاصل کرتے ہیں، زندگی کی نقل وحرکت، پھل پودوں کا اگنا اور بڑھنا، انسان کی صحت اور تندرستی وغیرہ جیسی نعمتوں کو اللہ نے انہی سے وابستہ کیا ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ بندوں کو ان کے ذریعے اپنی نعمتیں یاد دلاتا ہے، اسی طرح ان کے ذریعے ڈراتا بھی ہے، تاکہ بندے اللہ کی یاد سے غافل نہ ہوں، اپنے گناہوں کا اعتراف کریں اور اللہ سے بکثرت توبہ واستغفار کریں، اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے سورج یا چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔

☆ **صلاۃِ کسوف کا حکم:** سورج اور چاند گرہن کی نماز واجب ہے۔

رسول اللہ نے فرمایا:۔ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَادْعُوْا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ۔ (بخاری)۔ جب تم سورج (گرہن اور) چاند (گرہن) کو دیکھو تو اللہ تعالی سے دعا کرو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ روشنی ظاہر ہو جائے۔

☆ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ۲۹ شوال ۱۰ھ کو صرف ایک بار سورج گرہن پیش آیا تھا، اسی دن آپ ﷺ کے بیٹے ابراہیم کا انتقال بھی ہوا تو لوگ کہنے لگے کہ ابراہیم کی وفات کی وجہ سے سورج کو گرہن لگ گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لاَ يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوْا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَ تَصَدَّقُوْا۔ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں

میں سے دونشانیاں ہیں، کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے انہیں گہن نہیں لگتا، جب تم گرہن کو دیکھوتو اللہ سے دعائیں کرو، اس کی بڑائی بیان کرو، نماز پڑھو، اور صدقہ وخیرات کرو۔ (بخاری، مسلم)۔

☆ **صلاۃ کسوف کا وقت :** گرہن لگنے سے لیکر گرہن ختم ہونے تک ہے۔ (متفق علیہ)۔ لہذا گرہن ختم ہونے تک نماز پڑھنا چاہیے، اگر گرہن ختم ہونے سے پہلے نماز ختم ہوجائے تو ذکر اور دعاؤں میں مشغول رہنا چاہئے، اگر گرہن ختم ہوجائے اور نماز مکمل نہ ہوتو نماز کو مختصر کردینا چاہئے۔

• اس نماز کیلئے نہ اذان ہے اور نہ اقامت، البتہ لوگوں کو جمع کرنے کے لئے: اَلصَّلَاۃُ جَامِعَۃٌ کہہ سکتے ہیں ۔(متفق علیہ)۔

**⋆ صلاۃِ کسوف کا طریقہ :**

۱۔ صلاۃِ کسوف دو رکعت ہے، جس میں چار رکوع اور چار سجدے ہوتے ہیں۔

۲۔ امام اونچی آواز سے قرأت کرے، تکبیر تحریمہ اور دعائے استفتاح کے بعد سورۂ فاتحہ اور کوئی لمبی سورت تلاوت کرے، پھر لمبا رکوع کرے، پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہہ کر رکوع سے سر اٹھائے، اور رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہے اور سجدہ نہ کرے۔

۳۔ پھر سورۂ فاتحہ اور کوئی لمبی سورت پڑھے، پھر لمبا رکوع کرے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ، کہہ کر رکوع سے سر اٹھائے، اور رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہے۔

۴۔ پھر دو لمبے سجدے کرے اور دو سجدوں کے درمیان دیر تک بیٹھے، اس طرح ایک رکعت مکمل ہوگئی۔

۵۔ پھر پہلی رکعت ہی کی طرح دوسری رکعت بھی پڑھے پھر تشہد میں بیٹھے اور تشہد کی ساری دعائیں پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (متفق علیہ)۔

☆ **صلاۃِ کسوف کی سنتیں :**

۱۔ صلاۃِ کسوف جماعت کے ساتھ ادا کرنا۔ (متفق علیہ)۔

۲۔ کثرت سے دعا، استغفار، اور صدقہ وخیرات جیسے نیک اعمال کرنا۔ (متفق علیہ)۔

۳۔ امام کو چاہیے کہ نماز کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کرے۔(بخاری، مسلم)۔

## سوالات

۱۔ گرہن کی حکمت بیان کریں۔

۲۔ ذیل کی عبارت مکمل کریں :

الف۔ کسوف کا معنی ہے: ............................................۔

ب۔ صلاۃِ کسوف کا حکم :............................................۔

ج۔ صلاۃِ کسوف کا وقت :........................سے لیکر.....................تک۔

۳۔ صحیح یا غلط کا نشان لگا کر جواب دیں، اور غلطی کی اصلاح بھی کریں :

الف: اگر گرہن ختم ہو جائے اور نماز مکمل نہ ہو تو امام کو چاہیئے کہ نماز مختصر کرے ( )

ب : صلاۃِ کسوف چار رکعت ہے ( )

ج : صلاۃِ کسوف جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنت ہے ( )

۴۔ صلاۃِ کسوف کا طریقہ بیان کریں۔

*رہنمائے معلم

صلاۃ کسوف کا حکم جمہور اہل علم کے نزدیک سنت ہے، جبکہ بعض اہل علم نے اس کو واجب بھی قرار دیا ہے اس لئے کہ جمہور کے نزدیک سنت کے لئے صرف وہی دلیل ہے جس میں ایک اعرابی نے آپ سے فرمایا تھا کہ مجھ پر اس کے علاوہ بھی کوئی اور نماز ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہیں الا یہ کہ تم نفل ادا کرو۔ علامہ شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں دیگر اور نمازوں کے واجب ہونے کی نفی نہیں ہے اس لئے کہ حدیث عائشہ میں جو حکم وراد ہے وہ وجوب پر دلالت کرتا ہے اور اس کے لئے کوئی صارف نہیں ہے، نیز بخاری کی روایت جس میں آپ ﷺ نے ایک شخص کو دن رات میں پانچ نمازوں کی فرضیت بتائی تو اس نے آپ سے پوچھا کہ ان پانچ نمازوں کے علاوہ بھی کوئی اور نماز مجھ پر فرض ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، الا یہ کہ تم نفل ادا کرو۔ تو اس سے مراد دن رات میں بار بار دہرائی جانے والی نمازیں صرف اتنی ہی ہیں۔ رہی وہ نمازیں جو کسی سبب کی وجہ سے واجب ہوتی ہیں اس میں اس کی نفی نہیں ہے۔ لہذا صلاۃ کسوف واجب ہے۔ (دیکھئے فتاوی ارکان اسلام از علامہ محمد بن صالح عثیمین)۔ • عملی طور پر صلاۃِ کسوف کی ٹریننگ دی جائے۔

# جنازہ کے مسائل

☆ میت کو غسل دینا، کفن پہنانا، جنازہ کی نماز پڑھنا، اور دفن کرنا: فرض کفایہ ہے؛ (اگر چند لوگ یہ فرض انجام دیتے ہیں تو دوسروں سے یہ فرض ساقط ہو جائے گا)۔

☆ مردہ بچہ چار ماہ سے پہلے کا ہو تو اُسے نہ غسل دیا جائے گا اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی ۔اور اگر چار ماہ کے بعد کا ہو تو اس کو غسل دینا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا سنت ہے۔

☆ غسل کا طریقہ:

۱۔ میت کو مناسب جگہ پر لٹا دیں پھر اس کے کپڑے نکال دیں اور ستر کو چھپا دیں۔

۲۔ پھر کے سر کو پکڑ کر اٹھائیں ایسے کہ وہ بیٹھنے کی قریب ہو جائے، پھر اس کے پیٹ کو دباتے ہوئے ہاتھ پھیریں۔

۳۔ سبیلین کو اچھی طرح دھو دیں، اگر گندگی نکلے تو اسے کپڑے سے صاف کر کے پانی سے صاف کریں ۔

۴۔ پھر دل میں غسل دینے کی نیت کر لیں اور بسم اللہ کہہ کر نماز کے وضو کی طرح وضو کرائیں۔ البتہ منہ اور ناک کو اوپر سے صاف کر دیں۔

۵۔ پھر اس کے سر اور ڈاڑھی کو دھوئیں۔

۶۔ پھر جسم کا دایاں حصہ دھوئیں پھر بایاں حصہ دھوئیں۔

۷۔ اس کے بعد جسم کا بقیہ حصہ دھو دیں۔

۸۔ اگر ضرورت ہو تو دو مرتبہ، تین مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دے سکتے ہیں تا کہ اچھی طرح پاک وصاف ہو جائے۔

۹۔ آخری بار پانی میں کافور ڈال کر غسل دیں۔

۱۰۔ میت کے جسم کو کپڑے سے پونچھ دیں۔

۱۱۔ اگر میت عورت ہے تو اس کے سر کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کر کے اس کے پیچھے ڈال دیں۔

☆ غسلِ جنازہ کے بعض مسائل:

۱۔ غسل کے پانی میں بیری کے پتے ڈالیں، یا صابون وغیرہ استعمال کریں۔

۲۔ میت کا جسم جل جانے کی وجہ سے یا کٹ جانے کی وجہ سے یا پانی نہ ہونے کی وجہ سے غسل ممکن نہیں ہے تو مٹی سے تیمم کرا دیا جائے۔

۳۔ میت کے قریبی رشتہ دار ہی میت کو غسل دیں، اگر وہ نہ جانتے ہوں تو دوسرے غسل دیں۔

۴۔ مرد میت کو مرد لوگ اور عورت میت کو عورتیں غسل دینا چاہیے۔

۵۔ شوہر اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔ (صحیح ابن ماجہ، ابوداود، احمد)۔

۶۔ غسل کرانے والا اپنے ہاتھوں میں گلوز پہنے یا کپڑا باندھ لے۔

۷۔ جو شخص جنازے کو غسل دے اسے غسل کر لینا مستحب ہے۔ (صحیح ابوداود)۔

☆ کفن دینے کا طریقہ:

• مرد کو تین اور عورت کو پانچ سفید کپڑوں میں کفن دیا جائے۔

• تینوں کپڑوں کو ایک پر ایک بچھا دیا جائیے پھر میت کو اس پر لٹا کر پہلے کپڑے کا سیدھا جانب پھر بایاں جانب اٹھا کر میت پر ڈال دیں، اس کے بعد دوسرا اور تیسرا کپڑا بھی اسی طرح ڈال دیں۔ پھر سر، کمر اور پیروں کے پاس کپڑے کو باندھ دیں تا کہ کفن نہ کھل پائے۔

• عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے؛ جن میں اوڑھنی، قمیص، ازار اور دو چادریں (کپڑے) ہوں۔

طریقہ: سب سے پہلے دو سفید چادریں (کپڑے) بچھا دیں پھر اوڑھنی، قمیص اور ازار ان پر بچھا دیں۔ پہلے اوڑھنی سے سر کو باندھ دیں، پھر قمیص والے کپڑے کو دائیں بائیں سے موڑ دیں، پھر ازار والے کپڑے دائیں بائیں سے موڑ دیں۔ اس کے بعد آخر سے پہلے والی چادر (کپڑے) کو دائیں جانب سے میت پر ڈال کر موڑ دیں پھر بائیں جانب کا حصہ موڑ دیں۔ آخری چادر (کپڑے) کو بھی اسی طرح

دائیں بائیں سے موڑ دیں، پھر سر کمر اور پیروں کے پاس کپڑے کو باندھ دیں تاکہ کفن نہ کھل پائے۔

☆ غسل اور کفن دینے کے وقت میت کی ستر پوشی میں بے احتیاطی نہیں ہونی چاہیے۔

### ☆ نماز جنازہ کا طریقہ:

نماز جنازہ میں کل چار تکبیر ہیں:

۱۔ پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ اور کوئی چھوٹی سورت یا چند آیات پڑھیں۔

۲۔ پھر دوسری تکبیر کہیں اور درود پڑھیں۔

۳۔ پھر تیسری تکبیر کہیں اور مسنون دعائیں پڑھیں۔

۴۔ پھر چوتھی تکبیر کہیں اور سلام پھیر دیں۔(بخاری، ابوداود، نسائی، ترمذی)۔

۵۔ ابن عمر جنازہ کی تمام تکبیرات میں رفع الیدین کرتے تھے۔(بخاری)۔

### ★ نماز جنازہ کی مسنون دعائیں:

• اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا ، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانَ ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَ لَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ۔ (احمد، ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ: صحیح)۔

اے اللہ! ہمارے زندوں، ہمارے مردوں، ہمارے حاضر ہمارے غائب، ہمارے چھوٹے ہمارے بڑے، ہمارے مرد اور ہماری عورتوں کو بخش دے، اے اللہ تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ کرھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے، اے اللہ ہمیں اجر سے محروم نہ کر اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کر۔

• اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ ، وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ ، وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ ، وَاغْسِلْہُ بِالْمَائِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِہٖ ، وَاَھْلاً خَیْراً مِنْ اَھْلِہٖ ، وَزَوْجاً خَیْراً مِنْ زَوْجِہٖ ، وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ ، وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ۔ (مسلم)۔ اے اللہ! اسے معاف فرما، اس پر رحم فرما، اسے عافیت دے، اس سے درگذر فرما، اس کی باعزت

ضیافت فرما، اس کی قبر کو فراخ کر دے اور اسے (یعنی اس کے گناہوں کو) پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے، اور اسے اس کے گھر کے بدلے میں بہتر گھر دے، گھر والوں کے بدلے بہتر گھر والے، شوہر/ بیوی کے بدلے بہتر شوہر/ بیوی عطا کر، اور اسے جنت میں داخل کر اور اسے بچالے قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے۔

**★ جنازہ کی سنتیں:**

۱۔ قبرستان تک جنازہ کے ساتھ چلنا۔(ابوداود: صحیح)۔

۲۔ جنازہ کو قبرستان لیجانے میں جلدی کرنا۔(ابوداود: صحیح)۔

۳۔ میت کے گھر والوں کو تعزیت (تسلی) دینا۔ مثلاً ایسے کلمات کہے:

اَعْظَمَ اللّٰہُ اَجْرَکَ، وَاَحْسَنَ عَزَائَکَ، وَغَفَرَ لِمَیِّتِکَ۔ (اللہ آپ کے اجر کو بڑھائے، اور تمہیں بہترین تسلی دے، اور تمہارے میت کو بخش دے۔ (الاذکار للنووی)۔

۴۔ مَردوں کے لئے قبروں کی زیارت کرنا، اور زیارت کے وقت یہ دعا پڑھنا:

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلاَحِقُوْنَ، وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ، نَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ۔ (مسلم، ابن ماجہ)۔

سلامتی ہو تم پر اے قبر والے مسلمان اور مومن بندو! اور بلاشبہ ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے جانے والوں اور بعد میں جانے والوں پر رحم فرمائے، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت طلب کرتے ہیں۔

☆ جس شخص کو کوئی مصیبت (موت کی خبر وغیرہ) پہنچے تو وہ یہ دعا پڑھے: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ (بقرہ:۱۵۶)۔

**★ جنازہ سے متعلق ممنوع کام:**

۱۔ مصیبت کے وقت ناراضگی کا اظہار کرنا، بلند آواز سے رونا، سینہ کوبی کرنا، چہرے پر مار لینا وغیرہ حرام ہے۔(بخاری)۔

۲۔ قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے۔(مسلم)۔

۳۔ قبرستان میں نماز پڑھنا حرام ہے، البتہ تازہ قبر پر نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔(مسلم)۔

۴۔ قبروں پر مسجدیں بنانا یا ان پر گنبدیں بنانا اور ان کو پختہ بنانا حرام ہے۔(مسلم)۔

۵۔ عورتوں کو قبرستان جانا حرام ہے۔(ترمذی، ابن ماجہ: صحیح)۔

٦۔ جنازہ کے پاس آوازیں بلند کرنا درست نہیں ہے۔(فتاوی اللجنہ الدائمہ ج ۹ ص ۱۹، ۲۰)۔

## سوالات

۱۔ نماز جنازہ میں پہلی، دوسری، تیسری، اور چوتھی تکبیروں میں کیا کرنا چاہئے؟

۲۔ مندرجہ ذیل مسائل کا حکم بیان کریں :

الف: غسلِ میت ( )

ب : تعزیت (میت کے گھر والوں کو تسلی دینا) ( )

ج : قبروں کے پاس نماز پڑھنا ( )

د : جنازہ کے پاس آواز بلند کرنا ( )

ھ : میت کو کفن دینا ( )

۳۔ مندرجہ ذیل حالتوں میں کیا کہنا مشروع ہے؟

(الف) زیارتِ قبرستان کے وقت :.............................................................۔

(ب) تعزیت کے وقت :.......................................................۔

(ج) مصیبت کے وقت :.............................................۔

۴۔ مصیبت کے وقت کن کاموں سے منع کیا گیا ہے؟

رہنمائے معلم

ان مسائل کی تفصیل کے لیے دیکھیے: أحکام الجنائز للالبانی، مسند الامام الشافعی بحوالہ نماز کے مسائل از محمد اقبال کیلانی۔

# کتاب الزکاۃ

## زکاۃ کے مسائل

**٭زکاۃ کا حکم:**

زکاۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے، اور اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے :

الف۔ اللہ تعالی نے فرمایا: {وَ اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَ آتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ} ۔(البقرۃ: ۴۳)۔اور نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

ب۔ رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو جب دعوت و تبلیغ کے لئے یمن بھیجا تو ان سے فرمایا:

فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَ تُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ (متفق علیہ)۔ پس تم انہیں (اہلِ یمن کو) بتادو کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کیا ہے، جو ان کے مالداروں سے لیکر ان کے غریبوں میں تقسیم کی جائے گی۔

**٭زکاۃ فرض ہونے کے شروط:**

۱۔ مسلمان ہونا۔

۲۔ نصاب کا مالک ہونا:

(نصاب کی تعریف: مال کی وہ متعین مقدار جب کوئی مسلمان اُس کا مالک ہوجائے تو اس پر زکاۃ فرض ہوجاتی ہے)۔

۳۔ مال پر ایک سال گذرنا۔

(البتہ زمین سے نکلنے والے اناج پر سال گزرنے کی شرط نہیں ہے جس وقت فصل کاٹی جائے اسی وقت اس کی زکاۃ ادا کی جائے گی)۔

**٭زکاۃ ادا کرنے کے آداب:**

۱۔ خوش دلی اور ثواب کی نیت سے دینا۔

۲۔ احسان نہ جتلانا۔

۳۔ زکاۃ میں اچھا مال دینا۔

۴۔ سب سے پہلے اپنے محتاج رشتہ داروں کو دینا۔

۵۔ اپنے اہل وعیال پر خرچ نہ کرنا۔

٦۔ زکوۃ کی ادائیگی میں جلدی کرنا۔

**⋆مشروعیتِ زکاۃ کی بعض حکمتیں:**

۱۔ انسانی مزاج کو بخیلی اور کنجوسی سے پاک کرنا۔

۲۔ فقراء کی ضرورتوں کو پورا کرنا اور ان کے ساتھ ہمدردی کا معاملہ کرنا۔

۳۔ دولت صرف مالداروں میں سمٹ کر نہ رہ جائے۔

**⋆وہ اموال جن میں زکوٰۃ فرض ہوتی ہے:**

۱۔ مویشی (اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری) ان کو عربی میں ’’بَهِيمَةُ الْأَنْعَام‘‘ کہا جاتا ہے۔

۲۔ زمین سے نکلنے والی اشیاء مثلاً: اناج، پھل وغیرہ۔

۳۔ سونا اور چاندی۔

۴۔ سامانِ تجارت۔

**⋆وہ اموال جن میں زکوۃ فرض نہیں ہوتی:**

۱۔ گھوڑے، خچر، اور گدھے۔

۲۔ وہ مال جو نصاب سے کم ہو۔

۳۔ تازہ استعمال ہونے والی سبزیاں اور پھل وغیرہ۔

۴۔ ذاتی استعمال کی چیزیں مثلاً: گھریلو سامان، مکانات، اور گاڑیاں وغیرہ۔

## سوالات

۱۔ زکاۃ کی فرضیت پر قرآن اور حدیث سے دلیل ذکر کریں۔

۲۔ حدیثِ جبرئیل آپ نے پڑھا ہے، اس حدیث میں زکاۃ کیلئے کیا دلیل ہے؟

۳۔ فرضیتِ زکاۃ کے شروط ذکر کریں۔

۴۔ نصاب کی تعریف کریں۔

۵۔ مندرجہ ذیل مسائل میں مناسب صحیح یا غلط کا نشان لگوائیں اور غلطی کی اصلاح کریں:

الف۔ صاحبِ مال کے اہل وعیال زکوۃ کے زیادہ مستحق ہیں ( )

ب۔ کھجور، بادام، منقیٰ، پستہ، ایسے پھل ہیں کہ ان کو ایک طویل مدت تک ذخیرہ کر سکتے ہیں اس لئے ان میں زکاۃ فرض ہوتی ہے ( )

ج۔ چاول، گیہوں، جوار، مونگ، وغیرہ زمین سے نکلنے والے اناج ہیں اس لئے ان میں زکاۃ فرض ہوتی ہے بشرطیکہ ان پر ایک سال گذر جائے ( )

د ۔ آلو، پالک، بیگن، بھینڈی، کدو وغیرہ ان سبزیوں میں سے ہے جن کو طویل مدت تک ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا اس لئے ان میں زکاۃ فرض نہیں ہوتی ( )

ھ ۔ روزمرہ استعمال ہونے والے گھریلو سامان پر اگر سال گذرے اور نصاب کو پہنچے تو اس میں زکاۃ فرض ہوتی ہے ( )

و ۔ ہر مسلمان پر زکاۃ دینا فرض ہے ( )

ز ۔ کافر کا مال نصاب کو پہنچے اور اس پر سال گذر جائے تو اس کو زکاۃ دینا فرض ہے ( )

٦۔ ''بَهِيمَةُ الْأَنْعَام'' سے مراد کیا ہے؟

## (۱) مویشیوں کی زکاۃ

★**مویشیوں میں زکاۃ فرض ہونے کی شروط :**

۱۔ مویشی: دودھ، یا افزائش نسل کے لئے پالے گئے ہوں۔ (اگر اپنی کھیتی کے کاموں کے لئے ہوں تو ان میں زکاۃ نہیں ہے)۔

۲۔ مویشی سَائِمَۃ ہوں۔ (یعنی عام جنگلوں سے چرنے والے ہوں، اگر انہیں اپنی مخصوص چراگاہ سے یا چارہ خرید کر کھلایا جاتا ہے تو ان میں زکاۃ نہیں ہے)۔

۳۔ مویشیوں کی تعداد نصاب کو پہنچے۔

۴۔ ان پر ایک سال گذرے۔

★**مویشیوں کا کم سے کم نصاب:**

| نمبر | چوپائے کا نام | اقلِ نصاب | ادائیگی کی واجب مقدار |
|---|---|---|---|
| ۱ | اونٹ | ۵ | ایک بکری |
| ۲ | گائے | ۳۰ | ایک سال والی ایک گائے |
| ۳ | بکری | ۴۰ | ایک بکری |

## (۲) زمینی پیداوار کی زکاۃ

★**زمینی پیداوار کی قسمیں :** زمینی پیداوار کی بہت سی قسمیں ہیں مثلا:

۱۔ اناج : مثلا چاول، گیہوں، جوار، باجرہ، مونگ، مکئی، مسور، مٹر، وغیرہ۔

۲۔ وہ پھل جو ایک طویل مدت تک ذخیرہ کئے جاسکتے ہیں، مثلا: کھجور، بادام، منقیٰ، کاجو، پستہ وغیرہ۔

۳۔ وہ پھل جو طویل مدت ذخیرہ نہیں کئے جاسکتے، مثلا: مالٹا، سیب، موز وغیرہ۔

۴۔ سبزیاں اور ترکاریاں، مثلا : پالک، بھاجی، آلو، بیگن، بھینڈی وغیرہ۔

★**زمینی پیداوار میں زکاۃ فرض ہونے کی شروط :**

۱۔ نصاب کو پہنچانا۔

۲۔ اناج اور پھلوں کا پختہ ہونا۔

۳۔ پھل ذخیرہ کرنے کے لائق ہوں۔

**⋆ زمینی پیداوار کا نصاب :**

زمینی پیداوار کا نصاب پانچ وسق ہے : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَيۡسَ فِيۡمَا دُوۡنَ خَمۡسَةِ اَوۡسُقٍ صَدَقَةٌ ''پانچ وسق سے کم (پیداوار) میں زکاۃ نہیں ہے''۔ (بخاری، کتاب الزکاۃ)

• پانچ وسق : موجودہ اوزان کے حساب سے تقریباً ((۶۰۰)) کیلو ہوتے ہیں۔

**⋆ زمینی پیدار میں زکاۃ کی مقدار :**

زمینی پیداوار کو دو طرح سے سینچا جاتا ہے:

۱۔ بغیر مشقت کے سینچنے کا مطلب: بارش، تالاب، نالے اور چشموں سے براہِ راست سینچنا۔

۲۔ مشقت کے ساتھ سینچنے کا مطلب : کنویں یا ٹیوب ویل کے ذریعہ سینچنا۔

• جس فصل کو بغیر مشقت کے سینچا جائے اس کی زکوۃ ایک عشر ہے (یعنی دسواں حصہ)۔

(مثلاً ایک شخص کی زمین سے ۶۰۰ کیلو یا اس سے زیادہ فصل نکلی تو اس کے دس حصے کرنے کے بعد ایک حصہ زکاۃ میں دیا جائے گا)۔

• جس فصل کو مشقت کے ساتھ سینچا جائے اس کی زکوۃ نِصۡفِ عُشۡر ہے (یعنی بیسواں حصہ)۔ (مثلاً ایک شخص کی زمین سے ۶۰۰ کیلو یا اس سے زیادہ فصل نکلی تو اس کے بیس حصے کرنے کے بعد ایک حصہ زکاۃ میں دیا جائے گا)۔

## سوالات

۱۔ [بَهِيمَةُ الأنْعَام] کا معنی ذکریں اور بتائیں کہ ان میں زکاۃ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

۲۔ مندرجہ ذیل عبارت کو مکمل کریں :

الف۔ بکریوں کا اقلِ نصاب .................. ہیں اور ادائیگی کی واجب مقدار .......... ..........
.......... ہے۔

ب۔ اناج اور پھلوں کا نصاب .................. وسق ہے، اس کی دلیل نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے: ( لَيْسَ فِيمَا دُوْن.................................. )۔

۳۔ قوسین کے صحیح جواب کے نیچے خط کھینچیں :

الف۔ اناج اور پھلوں کا نصاب: ( پانچ وسق - ۶۰۰ کیلو - ۳۰۰ کیلو )۔

ب۔ بغیر مشقت سے سینچی گئی پیداوار میں زکاۃ کی واجب مقدار ( عشر، نصفِ عشر، رُبعِ عشر )۔

۴۔ صحیح ( / ) یا غلط (×) نشان کے ذریعہ جواب دیں اور غلطی کی اصلاح کریں؟

الف۔ اونٹ کا اقل نصاب ( پانچ ) ہے اور اس میں ایک بکری زکاۃ میں دینا ہوگا ( )

ب۔ بارش اور چشموں سے سیراب کرنا مشقت میں داخل ہے ( )

ج۔ پھلوں میں زکاۃ واجب ہونے کی ایک شرط: ''سال کا گذرنا'' بھی ہے ( )

د۔ اگر چوپایوں کو چارہ خرید کر چرایا جائے تو ان میں زکاۃ نہیں ہے ( )

۵۔ حامد کے پاس ایک سو بکریاں ہیں ان تمام پر ایک سال گذر چکا ہے، لیکن ان میں چالیس بکریاں عام جنگل اور میدان سے چرتی ہیں اور بقیہ ساٹھ بکریوں کیلئے ایک خاص چراگاہ بنایا ہے جس میں ان کے لئے اچھا چارہ اگا کر کھلاتا ہے۔ بتائیں کہ اسکی کن بکریوں میں زکوۃ واجب ہوتی ہے اور کتنی بکریاں زکوۃ میں ادا کرنا چاہئے؟ نیز سبب بھی ذکر کریں۔

۶۔ ایک شخص بکریوں کے ایک بڑے ریوڑ کا مالک ہے، وہ آپ سے سوال کرتا ہے کہ ''کیا مجھ پر ان

بکریوں کی زکاۃ واجب ہے''؟ تو آپ صحیح جواب دینے کیلئے اس سے کس قسم کے سوالات کریں گے؟ نمبر وار گنائیں؟

رہنمائے معلم

پانچ وسق (تین سو صاع) کا اندازہ موجودہ پیمانہ کے حساب سے مختلف علماء نے اپنی تحقیقات کی روشنی میں مختلف بیان کیا ہے۔ مولانا عبدالرحمن رحمانی نے اپنی کتاب: (المیز ان فی الاوزان)، اور رسالہ: (مسائل عشر پر تحقیقی نظر) اور شیخ عبدالسلام محمد نے اپنے تحقیقی رسالہ: (اسلام میں زکوۃ کی اہمیت وفرضیت) میں (٦٠٠) کلو بتایا ہے جو ایک محتاط قول ہے۔ جو علامہ محمد بن صالح عثیمین کی تحقیق کے قریب ہے، انہوں نے 612 کلو ذکر کیا ہے۔ تفصیل کے لئے: مجالس شہر رمضان۔ اور مذکورہ رسائل کی طرف رجوع کیا جائے۔
اس حساب سے ایک صاع تقریبا دو کلو کا ہوتا ہے۔

- یہ بات ظاہر ہے کہ بھاری وزن والے غلہ کا ایک صاع زیادہ وزنی ہوگا اور ہلکے وزن والے غلہ کا ایک صاع کم وزنی ہوگا۔

## (۳) سونا اور چاندی کی زکوۃ

• سونا اور چاندی میں دو شرط کے ساتھ زکاۃ واجب ہوتی ہے:

۱۔ نصاب کو پہنچنا۔

۲۔ ایک سال گذرنا۔

★ **سونا اور چاندی کا نصاب:**

۱۔ سونے کا نصاب: ۲۰ مثقال یا ۲۰ دینار ہے۔

((۲۰ مثقال: موجودہ اوزان کے حساب سے تقریبا (۸۵) گرام ہوتا ہے))۔

۲۔ چاندی کا نصاب: پانچ اوقیہ یا دوسو (۲۰۰) درہم ہے۔

((موجودہ اوزان کے حساب سے تقریبا (۵۹۵) گرام ہوتا ہے))۔

★ **ادائیگی کی واجب مقدار:**

سونا اور چاندی میں زکوۃ کی واجبی مقدار: ربع عشر (ڈھائی فیصد) ہے۔

مثلا: ۲۰ مثقال میں آدھا مثقال اور ۲۰۰ درھم میں ۵ درھم۔

## (۴) مالِ تجارت کی زکاۃ

مالِ تجارت سے مراد: وہ تمام چیزیں جو خرید وفروخت کے لئے ہوں، جن سے نفع حاصل کرنا مقصود ہو، مثلا: کپڑے، فرنیچر، لوہے، المونیم، لکڑی اور پلاسٹک کی اشیاء، وغیرہ۔

★ **مال تجارت میں وجوبِ زکاۃ کے شروط:**

۱۔ مال کی قیمت نصاب کو پہنچنا۔

۲۔ مال پر ایک سال گذرنا۔

★ **مال تجارت کا نصاب:** سونے یا چاندی کے نصاب کی قیمت کے برابر ہونا۔

★ **ادائیگی کی واجب مقدار:** ربع عشر (ڈھائی فیصد) ہے۔

مثال: ایک شخص کپڑوں کا تاجر ہے، سال کے آخر میں اپنے موجودہ مال کی قیمت لگایا تو اس کی قیمت ۸۰۰۰ آٹھ ہزار روپئے ہوئی، اس میں زکاۃ ہے یا نہیں معلوم کرنے کیلئے، وہ صرّاف مارکٹ سے دریافت کرتا ہے کہ ۵۹۵ گرام چاندی کی قیمت کیا ہے؟ تو اس کو بتایا گیا کہ ۵۹۵ گرام چاندی کی قیمت ۷۰۰۰ ہزار روپئے ہے، تو اس پر کپڑوں کی زکاۃ واجب ہو جاتی ہے اس لئے کہ اس کے مال کی قیمت چاندی کے نصاب کی قیمت سے بھی زیادہ ہے، اگر اس کو یہ معلوم ہو کہ چاندی کے نصاب کی قیمت مارکٹ میں ۹۰۰۰ ہزار روپئے ہے تو اس پر کپڑوں کی زکاۃ واجب نہیں ہے، اس لئے کہ اس کے مال کی قیمت چاندی کے نصاب کی قیمت سے کم ہے۔

☆ قرض کی زکوۃ :

۱۔ مسئلہ: قرض میں دیا گیا مال اگر ایسے شخص کے پاس ہے جس کی واپسی یقینی ہے تو ایسے قرض (مال) کی زکوۃ نکالنا چاہیے اور اگر قرض میں دیا ہوا مال ایسے شخص پر ہے جس سے واپسی یقینی نہیں ہے تو پھر اس قرض (مال) پر زکوۃ نہیں ہے۔ البتہ جب یہ قرض (مال) واپس مل جائے تو اُس سے ایک سال کی زکوۃ نکال دینا چاہیے۔ (فتاوی اللجنہ الدائمہ۔ فتوی نمبر ۲۳۲ اور ۹۰۶۹، فتاوی بن باز: حکم زکاۃ الدین الذی لم یوف)۔

۲۔ مسئلہ: ایک شخص کے پر زکوۃ واجب ہو چکی ہے اور اس پر قرض بھی ہے، تو کیا اس کے سارے مال کی زکاۃ ادا کرنا واجب ہے؟

ج۔ اگر سال گزرنے سے پہلے قرض ادا کر دے اور بقیہ مال نصاب کو پہنچ چکا ہے تو اس کی زکوۃ ادا کر دینا چاہیے۔ اور اگر سال گزر گیا اور قرض ادا نہیں کیا تو سارے کی زکاۃ ادا کرنا چاہیے۔ (مجموع فتاوی بن باز: الدیون لا تمنع الزکاہ......)۔

## سوالات

ا۔ خالی جگہ پر کریں؟

(۱) سونے اور چاندی میں دو شرطوں کے ساتھ زکاۃ فرض ہوتی ہے:

الف:.......................... ۔ ب:.......................... ۔

(۲) سونے کا نصاب:.................. مثقال ہے، جو.................. گرام کے برابر ہے۔

(۳) چاندی کا نصاب:.................. اوقیہ یا.................. درہم ہے، جو.................. گرام کے برابر ہے۔

(۴) مال تجارت کا نصاب :.......................... قیمت کے برابر ہے۔ اور اس کی ادائیگی کی واجب مقدار .......................... ہے۔

۲۔ مال تجارت سے مراد کیا ہے، اور اس میں وجوبِ زکاۃ کے شروط کیا ہیں؟

۳۔ اگر گھر اور موٹر کار وغیرہ ذاتی استعمال کے لئے ہوں تو کیا اس میں بھی زکاۃ ہے؟

۴۔ عبد الرحمن نے پانچ بلڈنگ بنائے، ہر ایک کی قیمت پانچ لاکھ روپیہ ہوتی ہے، جب تعمیری کام سے فارغ ہوا تو ان میں سے ایک بلڈنگ کو اپنا گھر بنالیا اور ایک کو اپنی تجارتی آفس، اور بقیہ تین کو فروخت کرنے کے لئے چھوڑ دیا، بتائیں کہ کیا اس کی ان بلڈنگوں میں زکاۃ واجب ہوتی ہے؟ واضح رہے کہ تعمیری کام کے بعد ان بلڈنگوں پر ایک سال گذر چکا ہے۔

۵۔ ایک تاجر کئی سونے کی دکانوں کا مالک ہے، ان تمام میں کل ۷۰۰ سو کیلو سونا موجود ہے، بتائیں کہ اس شخص کو کتنی زکاۃ نکالنا چاہئے؟

۶۔ احمد ایک سال سے (۴۰،۰۰۰) چالیس ہزار روپئے کا مالک ہے، اور مارکٹ میں سونے کے نصاب کی قیمت (۳۵۰۰۰) ہزار روپئے ہے، تو بتائیں کیا اس پر زکاۃ واجب ہوتی ہے، نیز ادائیگی کی مقدار بھی واضح کریں؟

## رہنمائے معلم

• گزشتہ زمانے میں دینار سونے کا اور درہم چاندی کا ہوتا تھا۔

علامہ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق موجودہ اوزان کے حساب سے :20 دینار یا 20 مثقال :(85 گرام) کے برابر ہوتے ہیں ۔ اور دوسو درہم یا پانچ اوقیہ (چاندی) :(595 گرام) کے برابر ہوتے ہیں ۔تفصیل کے لئے دیکھیے : مجالس شہر رمضان از علامہ محمد بن صالح عثیمین ۔ہم نے درس میں اسی تحقیق کو پیش کیا ہے۔

• ان کے علاوہ علامہ ابوبکر جابر الجزائری حفظہ اللہ کی تحقیق یہ ہے کہ موجودہ وزن کے حساب سے: ۲۰ دینار یا ۲۰ مثقال: ستر گرام۔اور دوسو درہم یا پانچ اوقیہ (چاندی) : چارسو ساٹھ گرام ہوتے ہیں ۔ دیکھئے ان کی کتاب :الجمل فی زکاۃ العمل، اور (المیزان فی الاوزان) از مولانا عبدالرحمن رحمانی بحوالہ :(اسلام میں زکوۃ کی اہمیت اور فرضیت)۔

شیخ عبدالسلام محمد نے اس کی تفصیل یوں بیان کی ہے کہ: ((اکثر فقہاء اور محدثین کے مطابق ایک دینار 72 جَو کے دانے کے برابر ہے اور ایک درہم: 50.2/5 جَو کے دانے کے برابر ہے، صاحب قاموس کے مطابق درہم اڑتالیس جَو کے دانے کے برابر ہے۔ پچاس اور اڑتالیس کا فرق معمولی ہے جو دانوں کے اختلاف کی وجہ سے ہوجاتا ہے۔اس تحقیق کے مطابق 72 دانے جَو تولے جائیں تو ساڑھے تین گرام کے برابر ہوتے ہیں لہذا ایک دینار ساڑھے تین گرام کا ہوا اور بیس دینار ستر گرام سونے کے برابر ہوں گے۔ اگر کسی شخص کے پاس ستر گرام سونا ہے تو اس پر زکاۃ فرض ہے۔

اس طرح 50.2/5 جَو کے دانے تولے جائیں تو 2.3 (دو اعشاریہ تین) گرام کے برابر ہوتے ہیں یہ ایک درہم کا وزن ہے لہذا دوسو درہم 460 گرام چاندی کے برابر ہونگے اور یہی چاندی کا نصاب ہے۔

# صدقۂ فطر یا زکاۃ الفطر

★ **زکاۃ الفطر کی تعریف:** اس غلہ کو کہتے ہیں جو رمضان کے روزے ختم ہونے کے بعد نمازِ عید سے پہلے ادا کیا جاتا ہے۔

★ **زکاۃ الفطر کا حکم:** زکاۃ الفطر ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (متفق علیہ)۔

• زکاۃ الفطر واجب ہونے کیلئے نصاب کا مالک ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ جو شخص اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے عید کے دن سے زائد ایک صاع غلہ کا بھی مالک ہے تو اس پر زکاۃ الفطر واجب ہے۔

★ **زکاۃ الفطر کی مقدار:** زکاۃ الفطر کی مقدار ایک صاع ہے۔ (متفق علیہ)۔

معتدل ہاتھوں والے شخص کی دونوں ہتھیلیاں ملا کر چار لپیں ایک صاع کے برابر ہیں۔ (قاموس)۔

• موجودہ وزن کے حساب سے تقریباً ڈھائی کلو ہوتا ہے۔

★ **زکاۃ الفطر کی نوعیت:** زکاۃ الفطر میں وہی اناج نکالنا سنت ہے جو لوگوں کی عام خوراک ہو۔ (متفق علیہ)۔

★ **زکاۃ الفطر نکالنے کا وقت:** عید کے دن نماز سے قبل ادا کرنا افضل ہے۔ اور ضرورت کے تحت عید سے دو تین دن پہلے بھی نکالنا جائز ہے۔ (بخاری)۔ اھ

جو شخص نماز عید سے پہلے ادا کرے وہ مقبول صدقہ ہے اور جو نماز کے بعد ادا کرے وہ عام صدقات میں شمار ہوگا۔ (متفق علیہ)۔

☆ **زکاۃ الفطر کن کو دینا چاہئے؟**

فقراء اور مساکین کو دینا چاہئے۔ (متفق علیہ)۔

★ **زکاۃ الفطر کی حکمت:**

۱۔ روزے کی حالت میں سرزد ہونے والے گناہوں کی پاکی۔ (بخاری)۔

۲۔ غرباء اور مساکین کو خوراک فراہم کر کے انہیں بھی عید کی خوشیوں میں شامل کرنا۔ (بخاری)۔

۳۔ رمضان میں اللہ نے جن نیک اعمال کی توفیق دی ہے اس کا شکر بجالانا۔

## سوالات

۱۔ صدقۂ فطر کی مشروعیت کی حکمت ذکر کریں؟

۲۔ صحیح جواب کے نیچے خط کھینچیں؟

الف۔ زکاۃ الفطر ( سنت - فرض کفایہ - واجب )۔

ب۔ زکاۃ الفطر کی مقدار (ایک صاع - دوصاع - چار صاع )۔

ج۔ زکاۃ الفطر نکالنے کا افضل وقت :

(نماز عید کے بعد - عید سے ایک دن پہلے - نماز عید سے پہلے )۔

د ۔ زکاۃ الفطر کن لوگوں پر فرض ہے؟

ھ ۔ زکاۃ الفطر کن چیزوں میں سے نکالنا چاہئے ؟

رہنمائے معلم

ا۔ بخاری: کتاب الزکاۃ، بات صدقۃ الفطر، باب صفۃ ابلیس وجنودہ)۔

ا۔ صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت ۔(متفق علیہ)۔

۲۔ ایک صاع : چار مد کا ہوتا ہے۔ معتدل ہاتھوں والے شخص کی دونوں ہتھیلیاں جما کر انہیں بھر دیں تو یہ ایک مد ہوا، اس طرح چار دفعہ کریں تو وہ ایک صاع ہوگا۔(دیکھئے: القاموس المحیط)۔

موجودہ اوزان کے حساب سے اس کا اندازہ اناج کے ہلکے اور بھاری ہونے کی بنیاد پر الگ الگ ہوتا ہے، اس لئے مختلف علماء نے اپنے اپنے تجربہ کے مطابق مختلف اوزان کا ذکر کیا ہے جو دو کلو سے تین کلو کے درمیان ہے۔امام ابن باز رحمہ اللہ اور دیگر علماء کرام کا کہنا ہے کہ: صدقہ فطر نکالنے کا آسان طریقہ یہی کہ ایک متوسط ہاتھوں والے شخص کی دونوں ہتھیلیاں بھر کر چار دفعہ غلہ نکال دیں، یہ ایک صاع ہو جائے گا۔

# زکاۃ کی ادائیگی سے متعلق بعض احکام

ا۔ زکاۃ فوری ادا کرنا واجب ہے، کسی شرعی عذر کے بغیر تاخیر کرنا جائز نہیں۔

**★زکاۃ نکالنے کا وقت:**

الف: چوپائے، سونا، چاندی، اور مال تجارت کے لئے ایک سال گزرنے پر۔

ب : اناج اور پھل کے لئے؛ فصل کاٹنے اور پھل توڑنے کے وقت۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {وَاٰتُوۡا حَقَّهٗ يَوۡمَ حَصَادِهٖ} (الانعام: ۱۴۱)۔ اور اس میں جو حق واجب ہے وہ اس کے کاٹنے کے دن دیا کرو۔

۲۔ جو شخص زکاۃ کی فرضیت کا انکار کر کے زکاۃ نہ نکالے وہ کافر ہے، اور جو بخل اور کنجوسی کی وجہ سے نہ دے وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے۔

۳۔ جس شہر میں مال ہے اسی شہر کے مستحقین میں زکاۃ تقسیم کرنا افضل ہے، اور اگر دوسرے شہر میں لوگ زیادہ محتاج ہیں تو وہاں تقسیم کرنا جائز ہے۔

## سوالات

ا۔ مندرجہ ذیل عبارت مکمل کریں :

• چوپائے، سونا، چاندی، اور مال تجارت کی زکوۃ نکالنے کا وقت یہ ہے کہ ان پر..................گزر جائے۔

• اناج کے لئے..................اور پھل کے لئے..................۔اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا:..................۔

۲۔ مندرجہ ذیل مسائل کا حکم بتائیں :

الف: ایک شخص زکاۃ کی فرضیت کا انکار کر کے زکاۃ ادا نہیں کرتا۔

ب : ایک شخص زکاۃ کی فرضیت کا منکر تو نہیں ہے، لیکن بخل اور کنجوسی سے زکاۃ ادا نہیں کرتا۔

ج : جس شہر میں مال ہے، اس کے علاوہ دیگر شہروں میں زکاۃ کی تقسم کرنا۔

۳۔ زکوۃ فرض ہو جانے کے بعد ادائیگی میں تاخیر کرنا کیسا ہے؟

# زکاۃ کے مستحقین

جن لوگوں کو زکوۃ دینا چاہیئے ان کی آٹھ قسمیں ہیں جن کا ذکر سورۃ توبہ میں کیا گیا ہے :

{ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ۔ وَالْمَسَاكِيْنِ۔ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا۔ وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ۔ وَفِي الرِّقَابِ ۔ وَالْغَارِمِيْنَ۔ وَفِيْ سَبِيْلِ اللهِ۔ وَابْنِ السَّبِيْلِ۔ فَرِيْضَةً مِنَ اللهِ، وَاللهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ} (التوبۃ:۶۰)۔

ترجمہ: ’’صدقے صرف فقیروں کے لئے ہیں اور مسکینوں کے لئے اور ان کے وصول کرنے والوں کے لیے اور ان کے لے جن کے دل پر چائے جاتے ہوں اور گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور راہ رو مسافروں کے لیے، فرض ہے اللہ کی طرف سے، اور اللہ علم وحکمت والا ہے‘‘۔

**⋆ ان آٹھ قسم کی تفصیل:**

۱۔ فقراء : فقیر کی جمع ہے: وہ لوگ جو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے مطلوبہ مال نہیں پاتے۔

۲۔ مساکین: مسکین کی جمع ہے: یہ بھی فقیر ہی کی طرح ہے البتہ فقیر سے کچھ اچھی حالت میں ہوتا ہے۔

۳۔ عاملین : وہ لوگ جو زکاۃ کی وصولی، تقسیم، اور اس کے حساب وکتاب پر مامور ہوں۔

۴۔ مؤلفۃِ قلوب: وہ کافر جن کی امداد کردنے پر: ان کے مسلمان ہونے کی امید ہو یا مسلمانوں کو تکلیف دینے سے باز آسکتے ہوں۔ اور وہ نومسلم جن کو اسلام پر مضبوطی سے قائم رہنے کے لئے امداد کرنا۔

۵۔ گردنیں آزاد کرنے میں: یعنی غلاموں کو آزاد کرنا، اور مُکاتَب کی مدد کرنا۔

(وہ غلام جو اپنے آقا کو پیسے دے کر آزاد ہونا چاہتا ہے، اس کو مُکاتَب کہا جاتا ہے)۔

۶۔ قرض دار : ایسا مقروض جو ادائیگی کی طاقت نہ رکھتا ہو۔

۷۔ فی سبیل اللہ: سے مراد جہاد ہے، یعنی ان مجاھدین کی مدد کرنا جو اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کیلئے اللہ کے دشمنوں سے لڑرہے ہوں۔

۸۔ ابن السبیل: یعنی ایسا مسافر جو اپنی منزل پہنچنے سے پہلے پیسوں کا محتاج ہوگیا ہو۔

# نفل صدقات کا بیان

مسلمان کو چاہئے کہ کثرت سے صدقہ اور خیرات کرے، اور بھلائی کے کاموں میں اپنا مال خرچ کرے، بخیلی اور کنجوسی سے دور رہے، اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے:

{مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضاً حَسَناً فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ اَضْعَافاً کَثِیْرَۃً} (البقرۃ: ۲۴۵)۔ ایسا بھی کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دے پس اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑھا چڑھا کر عطا فرمائے۔

• (اس آیت میں قرض سے مراد صدقہ ہے)۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: • اِتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَبِکَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ۔ جہنم کی آگ سے بچو گرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر ہی سہی، اگر یہ چیز نہ پاؤ تو اچھی بات کے ذریعہ۔

• مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلاَّ مَلَکَانِ یَنْزِلاَنِ فَیَقُوْلُ اَحَدُھُمَا: اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقاً خَلَفاً وَیَقُوْلُ الآخَرُ: اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکاً تَلَفاً (مسلم)۔ ''ہر دن صبح دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو بہتر بدلہ عطا کر اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیلی کرنے والے کا نقصان کر''۔

☆ صدقہ اور خیرات ہر وقت مستحب ہے البتہ مندرجہ ذیل حالتوں میں کثرت سے صدقہ کرنا مستحب ہے:

۱۔ فضیلت کے اوقات میں مثلاً رمضان۔

۲۔ فضیلت کی جگہوں میں مثلاً حرمین (مکہ اور مدینہ)۔

۳۔ ضرورت مندوں کی ضرورت کے وقت۔

۴۔ ضرورت مند رشتہ داروں پر۔

## سوالات

۱۔ مکاتب اور مؤلفۃ قلوب کس کو کہتے ہیں؟

۲۔ وہ کون لوگ ہیں جو زکوۃ کے مستحق ہیں، دلیل کے ساتھ ذکر کریں۔

۳۔ نفل صدقات کی ترغیب کے بارے میں کوئی ایک آیت اور ایک حدیث بیان کریں۔

# کتاب الصیام

## روزوں کے مسائل

★**صوم کی تعریف:** طلوعِ فجرِ صادق سے غروبِ شمس تک عبادتِ الٰہی کی خاطر تمام مُفطِّرات (روزہ توڑنے والی چیزوں) سے بچنا۔

★**روزوں کے ارکان:**

ا۔ طلوعِ فجرِ صادق سے غروبِ شمس تک مُفطِّرات (روزہ توڑنے والی چیزوں) سے بچنا۔

۲۔ روزوں کی نیت کرنا۔

★**روزہ کا حکم:** رمضان کے روزے رکھنا اسلام کا ایک رکن ہے، اور ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ}۔ (البقرۃ: ۱۸۳)۔ اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقوی اختیار کرو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ ؛ شَهَادَۃِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ، وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ، وَحَجِّ الْبَیْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے؛ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری، مسلم)۔

* ۲ھ میں رمضان کے روزے فرض ہوئے، اور نبی کریم ﷺ نے نو (۹) رمضان روزے رکھے۔

☆**بغیر کسی شرعی عذر کے رمضان کے روزے ترک کرنے والے کے لیے سخت وعید:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس اثناء میں کہ میں سو رہا تھا اچانک دو شخص (فرشتے) میرے پاس آئے انہوں نے میرے دونوں

بازوؤں کو پکڑا اور مجھے ایک دشوار گزار پہاڑ کے پاس لے آئے، پھر مجھ سے کہنے لگے: پہاڑ پر چڑھیں، یہاں تک کہ جب میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا تو سخت قسم کی آوازیں (سننے لگا) میں نے پوچھا آخر یہ کن لوگوں کی آوازیں ہیں؟! انہوں نے جواب دیا: یہ جہنمیوں کی آواز ہے۔

پھر وہ مجھے لے چلے، اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگوں کو ان کے پیروں کے بل الٹا لٹکا دیا گیا ہے، ان کے جبڑوں کو چیرا جارہا ہے، جن سے خون بہہ رہا ہے، میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟! بتایا گیا کہ: یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ حلال ہونے سے قبل ہی روزہ کھول لیتے تھے۔ (یعنی افطار کے وقت سے پہلے ہی افطار کر لیتے تھے)۔ (حاکم، صحیح الترغیب)۔

* یہ اُن لوگوں کی سزا ہے جو دن بھر روزہ رکھتے ہیں پھر افطار کا وقت ہونے سے قبل ہی جان بوجھ کر افطار کر لیتے ہیں، اُن لوگوں کا کیا حال ہوگا؟! جو سرے سے روزہ ہی نہیں رکھتے ؟!!۔

## ★روزوں کے شروط:

روزہ واجب ہونے کی شرطیں چار ہیں:

۱۔ مسلمان ہونا: کافر پر فرض نہیں ہیں۔

۲۔ بالغ ہونا : نابالغ بچہ پر فرض نہیں ہیں۔

۳۔ عاقل ہونا : مجنون پر فرض نہیں ہیں۔

۴۔ روزہ رکھنے پر قدرت رکھنا : مثلاً مریض یا کھوسٹ بوڑھا جو بھوک برداشت نہیں کر سکتا اس پر فرض نہیں ہیں۔

۵۔ مقیم ہونا: مسافر پر حالتِ سفر میں فرض نہیں ہیں۔

٦۔عورت کا حیض اور نفاس سے پاک رہنا۔حیض اور نفاس کی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے البتہ رمضان کے بعد چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء کرنا واجب ہے۔

جس شخص میں یہ شروط پائی جائیں اور اس نے رمضان کا مہینہ پالیا تو اُسے روزہ رکھنا فرض ہے، اس کے

لیے کوئی چھٹکارا نہیں ہے، (رخصت نہیں)۔ اللہ تعالی نے فرمایا: فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ، وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوۡ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ أَيَّامٍ أُخَرَ۔ (البقرہ:۱۸۵)۔ پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پالے تو وہ اس میں ضرور روزے رکھے۔ اور جو بیمار ہو یا سفر پر ہو تو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے۔ (یعنی چھوٹے ہوئے روزے قضا کرلے)۔

**⭑روزوں کی ابتداء کب سے:**

۱۔ رمضان کا چاند دیکھ کر روزوں کی ابتداء کرنی چاہئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صُومُوا لِرُؤۡيَتِهِ وَأَفۡطِرُوا لِرُؤۡيَتِهِ۔ (بخاری)۔ چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر روزے ختم کرو۔

۲۔ اگر ۲۹ شعبان کو چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن مکمل کرنے کے بعد روزوں کی ابتداء کرنی چاہئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فَإِنۡ غَبِيَ عَلَيۡكُمۡ فَأَكۡمِلُوا عِدَّةَ شَعۡبَانَ ثَلَاثِيۡنَ۔ (بخاری)۔ اگر مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کے تیس دن مکمل کرو۔

۳۔ ہجری مہینہ کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے، اور کبھی ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)۔

**⭑روزے کی نیت:**

۱۔ فرض روزوں کیلئے فجر صادق سے قبل نیت کرنا چاہئے۔ (مثلا: رمضان کے روزے، قضاء روزے، نذر کے روزے، کفارات کے روزے)۔ (ابوداود، ترمذی: صحیح)۔

۲۔ اور نفل روزوں کے لئے دن میں کسی بھی وقت نیت کی جاسکتی ہے، بشرطیکہ طلوع فجر صادق کے بعد سے روزہ توڑنے والی چیزوں سے بچے ہوں۔ (مسلم)۔

## سوالات

۱۔ صوم کی تعریف ذکر کریں۔

۲۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت پر دلیل ذکر کریں۔

۳۔ صحیح جواب کی نشاندہی کریں:

۱۔ نبی کریم ﷺ نے (نو رمضان - دس رمضان - سات رمضان ) روزے رکھا۔

۲۔ رمضان کے روزے ........................ میں فرض ہوئے۔( دو ہجری، چار ہجری، نو ہجری )

۔

۳۔ روزے فرض ہونے کی ایک شرط.................. ہے(سال گذرنا-عقلمند ہونا- باشعور ہونا)۔

۴۔ رمضان کے روزوں کی ابتداء کرنے کے دو سبب ہیں دلیل کے ساتھ ذکر کریں؟

۵۔ بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ ترک کرنے والوں کا انجام کیا ہے؟

۶۔ مندرجہ ذیل مسائل کا حکم بیان کریں؟

۱۔ رمضان کے روزوں کیلیئے رات ہی میں نیت کرنا ( )

۲۔ دن میں نفل روزوں کی نیت کرنا۔ ( )

۷۔ فرض اور نفل روزوں کیا ہیں؟ مثال ذکر کریں۔

رہنمائے معلم

فرض روزوں کیلیئے رات ہی میں نیت کرنا چاہئے، البتہ نفل روزوں کے لئے دن میں کبھی بھی روزے کی نیت کر سکتے ہیں، نفل روزے مثلا: پیر اور جمعرات کے روزے، ایام بیض کے روزے وغیرہ۔ زبان سے نیت کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے کیونکہ نیت کا تعلق دل سے ہے یعنی دل میں روزہ رکھنے کا ارادہ کرنا۔

## وہ لوگ جنہیں روزوں کی رخصت دی گئی ہے

جن لوگوں کو کوئی شرعی عذر (مجبوری) ہے تو اسلام نے انہیں رمضان میں روزہ ترک کرنے کی رخصت دی ہے اور وہ یہ ہیں:

۱۔ مریض: (سورہ بقرہ:۱۸۵)۔

۲۔ مسافر: (سورہ بقرہ:۱۸۵)۔(متفق علیہ)۔

۳۔حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں: جو اپنی یا بچہ کی صحت کیلئے خطرہ محسوس کرتی ہوں۔(ترمذی:حسن)۔

(مذکورہ لوگوں کو عذر ختم ہونے کے بعد دیگر دنوں میں قضاء کرنا ضروری ہے)

۴۔ وہ لوگ جو روزہ رکھنے سے عاجز ہوں: مثلاً؛ کھوسٹ بوڑھا، یا دائمی بیمار: ایسے لوگ روزہ کے بدلے فدیہ ادا کریں گے۔

• ایک روزہ کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔(بخاری)۔

**★ روزوں کی قضاء:**

• جو لوگ رمضان میں کسی شرعی عذر کے باعث روزہ نہیں رکھ سکتے دیگر دنوں میں ان پر قضاء واجب ہے البتہ جو لوگ بڑھاپا یا دائمی بیماری کی بنا پر روزہ رکھنے سے عاجز ہیں ان پر صرف فدیہ واجب ہے۔

• قضاء میں جلدی کرنا مستحب ہے، لگاتار یا متفرق طور پر قضاء کرنا بھی جائز ہے۔

• دوسرے رمضان سے پہلے قضاء مکمل کرلینا چاہیئے، اگر کسی شرعی عذر کی بنا پر دوسرے رمضان تک قضاء نہیں ہوسکی تو کوئی گناہ نہیں ہے اور اگر بغیر کسی شرعی عذر کے ایسا کرے تو یہ حرام ہے لہذا اس پر قضاء کے ساتھ توبہ بھی ضروری ہے۔

**★ مُفْطِرَاتُ الصَّوْم** (روزہ توڑنے والی چیزیں):

۱۔ روزے کی حالت میں عمداً کھانا یا پینا۔

اگر بھول کر کھا پی لیں تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا (بخاری)۔

۲۔ پچھنا لگوانا یا کسی کو زیادہ مقدار میں خون دینا۔

اگر مختصر خون نکلے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا (بخاری)۔ مثلا: نکسیر پھوٹنا، دانت نکالنا، زخم آنا، خون ٹسٹ کروانا۔

۳۔ جان بوجھ کر قئے کرنا۔

اگر بغیر اختیار کے قئے ہوجائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (ابوداود: صحیح)۔

۴۔ جسم کے کسی بھی عضو کے ذریعہ پیٹ میں کسی چیز کا داخل ہونا۔

مثلا؛ کلی کرتے وقت یا ناک میں پانی لیتے ہوئے پیٹ میں پانی چلا جانا، غذائی انجکشن لینا، جسم میں خون داخل کرنا وغیرہ۔

۵۔ جماع کرنا۔ روزے کی حالت میں بیوی سے جماع کر لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

• روزے کی حالت میں جماع کرنے والوں کو توبہ واستغفار کرنا چاہیے اور جس روزے میں جماع کیا ہے وہ روزہ قضاء کرنا اور اس کفارہ ادا کرنا واجب ہے۔

• جماع کا کفارہ: ایک غلام آزاد کرنا چاہیے۔ ۲۔ اگر غلام نہ پائے تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا چاہیے۔ ۳۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا چاہیے۔ (متفق علیہ)۔

۶۔ عورت کے حیض یا نفاس کے ایام کا شروع ہوجانا۔ (بخاری)۔ جس عورت کو حیض یا نفاس شروع ہوجائے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے لہذا دیگر ایام میں ان روزوں کی قضا کرنا واجب ہے۔ (بخاری)۔

(( اگر کسی کو روزے کی حالت میں بھولے سے کھاتے یا پیتے دیکھو تو اس کو یاد دلانا چاہئے، اللہ نے فرمایا: {تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى} ''نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو''۔ (المائدہ: ۲)۔

## سوالات

۱۔ رمضان میں کن لوگوں کو روزہ ترک کرنے کی رخصت ہے؟

۲۔ خالی جگہ پر کریں :

الف۔ وہ لوگ جو روزہ رکھنے سے عاجز ہیں: مثلا:............. یا............. ۔

ب۔ جو شخص کسی شرعی عذر کی بنا پر رمضان میں روزہ نہ رکھ سکے تو اس پر........... واجب ہے۔

ج۔ اگر کوئی بغیر کسی شرعی عذر کے دوسرے رمضان تک قضاء نہ کر سکے تو ایسا کرنا........... ہے لہذا اس پر قضاء کے ساتھ........... بھی ضروری ہے۔

۳۔ روزہ توڑنے والی کسی تین چیزوں کا ذکر کریں :

۴۔ مندرجہ ذیل مسائل میں صحیح (/ ) یا غلط (×) کا نشان لگائیں اور غلطی کی اصلاح کریں؟

الف۔ جو شخص بھول کر کھا پی لے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے ( )

ب۔ روزہ دار کے جسم سے اگر زیادہ خون نکالا جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے ( )

ج۔ اگر بے اختیار آپ سے قئے ہوجائے تو آپ کا روزہ فاسد ہوجاتا ہے ( )

۵۔ صحیح جواب کی نشان دہی کریں؟

• روزے کی حالت میں کسی کو کھاتے یا پیتے دیکھیں تو :

۱۔ اس کو منع نہیں کریں گے اس لئے کہ اللہ نے اس کو کھلایا یا پلایا ہے۔

۲۔ اس کو یاد دلائیں گے کہ آپ روزے سے ہیں۔

۳۔ اس کی کوئی پروا نہیں کریں گے۔

رہنمائے معلم

• ایک روزہ کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ (بخاری: کتاب التفسیر، باب {ایاما معدودات فمن کان منکم مریضا... الآیۃ}۔

• درس میں مذکور مفطرات کے علاوہ اور بھی ایسے امور ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، طلبہ/ طالبات کی عمر کی اور ان کے ظروف کی رعایت کرتے ہوئے ان کی وضاحت کردی جائے۔

# روزوں کے آداب

روزوں کے بہت سے آداب ہیں: جن میں سے بعض واجب ہیں اور بعض مستحب ہیں، لہذا ایک روزے دار کو ان کی پابندی کرنا چاہئے :

۱۔ جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی گلوج، اور لڑائی جھگڑا سے بچنا ہر حالت میں واجب ہے اور روزہ کی حالت میں اس کی تاکید مزید بڑھ جاتی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ۔ (بخاری، ترمذی)۔

جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا اور جہالت کام کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔

۲۔ وہ کام جو روزہ دار کیلئے مستحب ہیں :

الف- بکثرت نیک اعمال کرنا مثلا: تلاوت کرنا، اللہ کا ذکر کرنا، صدقہ اور خیرات کرنا، نماز تراویح پڑھنا، دعائیں کرنا، عمرہ کرنا وغیرہ۔

ب - اگر کوئی گالی دے تو اس سے یہ کہنا کہ :اِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ: (میں روزہ دار ہوں)۔ (بخاری)۔ یعنی اس کا غلط جواب دے کر جھگڑا نہ کرے، بلکہ اُسے اور اپنے نفس کو یہ احساس دلائے کہ وہ روزہ سے ہے۔

ج - افطار میں جلدی کرنا اور سحری دیر سے کھانا۔ (بخاری مسلم)۔

د - تازہ کھجور سے یا خشک کھجور سے یا پانی سے روزہ افطار کرنا۔ (ابوداود، ترمذی: صحیح)۔

ھ - افطار کے بعد یہ دعا پڑھنا:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ (ابوداود: صحیح)۔

پیاس ختم ہوگئی، رگیں تر ہوگئیں اور روزے کا ثواب ان شاءاللہ پکا ہوگیا۔

# سوالات

۱۔ غیبت اور چغلی کا حکم کیا ہے؟

۲۔ صرف ''کھانا پینا چھوڑنے کا نام روزہ نہیں ہے'' دلیل ذکر کریں؟

۳۔ روزہ دار کو رمضان میں کثرت سے نیک اعمال کرنا چاہیئے، ان میں سے کسی تین کا ذکر کریں؟

۴۔ مندرجہ ذیل حالتوں میں روزہ دار کو کیا کہنا چاہیے:

الف- جب کوئی اس کو گالی دے تو ........................................................................................۔

ب- افطار کے بعد :........................................................................................۔

۵۔ مندرجہ ذیل عبارت کے سامنے صحیح یا غلط کا نشان لگائیں اور غلطی کی اصلاح بھی کریں :

- سحری میں جلدی اور افطار میں تاخیر کرنا مستحب ہے ( )
- تازہ کھجور سے افطار کرنا مستحب ہے ( )
- رمضان میں عمرہ کرنا واجب ہے ( )

# نفل روزوں کا بیان

کثرت سے نفل روزے رکھنا سنت ہے، احادیث میں بعض مخصوص دنوں میں روزہ رکھنے کی ترغیب بھی آئی ہے، مثلاً:

۱۔ صوم داؤدی : یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ترک کرنا۔

• رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صِيَامُ دَاوٗدَ ، كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا، وَ يُفْطِرُ يَوْماً ۔ (بخاری)۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے پسندیدہ روزہ داود علیہ السلام کا روزہ ہے: وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ترک کرتے تھے۔

۲۔ ایامِ بیض (چاند کی ۱۳، ۱۴، اور ۱۵ تاریخ) کے روزے۔ (احمد، صحیح سنن نسائی)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِثَلَاثٍ : صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى ، وَ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ ۔ (بخاری، مسلم)۔ میرے خلیل نے مجھے تین باتوں کی وصیت (تاکید) فرمائی ہے: ہر ماہ تین دن روزے رکھنا، چاست کی دو رکعت پڑھنا، اور سونے سے قبل وتر پڑھنا۔

۳۔ پیر اور جمعرات کے روزے: رسول اللہ ﷺ ہر پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا کہ آپ ان دونوں دنوں میں روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ذَانِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيْهِمَا الاَعْمَالُ عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاُحِبُّ اَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَ اَنَا صَائِمٌ۔ (ترمذی: صحیح)۔ یہ دونوں ایسے دن ہیں کہ ان میں رب العالمین کے پاس اعمال پیش کئے جاتے ہیں لہذا میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل پیش کیا جائے تو میں روزے سے رہوں۔

۴۔ ماہِ شوال کے چھ روزے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالَ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔ (مسلم)۔ جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھے روزے رکھے تو گویا اس نے عمر بھر روزے رکھے۔

۵۔ یومِ عاشوراء کا روزہ۔ (محرم کی دسویں تاریخ کو یومِ عاشوراء کہتے ہیں)۔

• یومِ عاشوراء کے ساتھ ایک دن پہلے نویں محرم کا روزہ رکھنا بھی سنت ہے۔(مسلم)۔

۶۔ یومِ عرفہ کا روزہ۔ (ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو یومِ عرفہ کہتے ہیں)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ، وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ۔ (مسلم)۔ مجھے اللہ سے امید ہے کہ یومِ عرفہ کا روزہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، اور یومِ عاشوراء کا روزہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔(مسلم)۔

☆ وہ ایام جن میں روزہ رکھنا منع ہے:

۱۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

۲۔ رمضان کے استقبال میں ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھنا حرام ہے۔

۳۔ ماہ رجب کو افضل جان کر اس میں روزہ رکھنا بدعت ہے۔

## سوالات

۱۔ وہ کون سے دن ہیں جن میں روزہ رکھنا مستحب ہے؟

۲۔ مندرجہ ذیل اصطلاحات کی وضاحت کریں :

الف: ایامِ بیض۔ ب : یوم عاشُوراء۔ ج : یوم عرفہ۔

۳۔ عیدین کے دن روزہ رکھنے کا حکم کیا؟

۴۔ عرفہ اور عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت ذکر کریں۔

۵۔ اَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلَاثٍ: میرے خلیل نے مجھے تین وصیتیں فرمائی ہیں: یہ قول کس کا ہے؟ خلیلی سے مراد کون ہیں؟ اور وہ تین وصیتیں کونسی ہیں؟

۶۔ رسول اللہ ﷺ ہر پیر اور جمعرات کو روزہ کیوں رکھتے تھے؟

# اعتکاف اور لیلۃ القدر

★**اعتکاف کامعنی:** اللہ کی عبادت کے لئے مسجد کو لازم پکڑنا۔

★ **اعتکاف کاحکم:** اعتکاف کرنا سنت ہے، رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے تھے (بخاری)۔آپ کے بعد صحابۂ کرام اور آپ کی بیویوں نے بھی اعتکاف کیا ہے۔

☆ اعتکاف تمام مساجد میں جائز ہے۔افضل یہ ہے کہ ایسی مسجد میں ہو جہاں جمعہ قائم کیا جاتا ہو۔

☆ اعتکاف کا مقصد: دنیوی مشاغل سے دور رہ کر ذکر، دعا، توبہ واستغفار اور دیگر عبادات کے ذریعہ اللہ کی طرف متوجہ ہونا۔

☆ اعتکاف کی حالت میں بلاضرورت مسجد سے باہر نکلنا درست نہیں ہے، اگر مسجد کے احاطہ میں قضائے حاجت کا انتظام نہ ہو یا کھانا پہنچانے کیلئے کوئی خادم نہ ہو تو باہر جا سکتے ہیں۔

★**لیلۃ القدر**

• لیلۃ القدر کا معنی: لیلۃ القدر کا معنی ہے عزت والی رات (شب قدر)۔

• لیلۃ القدر کی فضیلت: اس ایک رات میں جاگ کر عبادت کرنے کا ثواب ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔وَمَا اَدْرَا کَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ۔لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔تَنَزَّلُ الْمَلَائِکَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔(القدر)۔

ترجمہ: یقیناہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا:اور آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے،،فرشتے اور روح (جبرئیل) اس میں اپنے رب کے حکم سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں، یہ رات سراسر سلامتی کی ہے اور فجر کے طلوع ہونے تک (رہتی ہے)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔(متفق علیہ)۔ جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر میں نمازیں پڑھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے

ہیں۔

★ **لیلۃ القدر:** رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا چاہئے ، اللہ نے اس کو مخفی رکھا ہے تا کہ مسلمان کثرت سے اللہ کی عبادت کریں۔

☆ اس رات یہ دعا پڑھنا سنت ہے :اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی (ترمذی: صحیح)۔

اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنا پسند کرتا ہے، لہذا مجھے معاف فرما۔

## سوالات

ا۔ عبارت مکمل کریں :

الف- اعتکاف کی تعریف : رمضان کے آخری.......... میں اللہ کی .......... کے لئے مسجد کو ...... .......... ۔ اعتکاف کرنا.............. ہے۔

ب - لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے کی ..................راتوں میں تلاش کرنا چاہئے۔

ج - مَنْ . . . لَیْلَۃَ الْقَدْرِ . . . . . . وَ . . . . . . غُفِرَ لَہٗ . . . . . . . . . . . . . . . . . ۔

۳۔ لیلۃ القدر کی فضیلت میں قرآن سے دلیل ذکر کریں۔

۴۔ لیلۃ القدر کی تلاش میں کونسی دعا پڑھنا سنت ہے؟

۵۔ مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ کا معنی کیا ہے اور بتائیں کہ آجکل ہماری طاق راتیں کیسی گذرتی ہیں؟

٦۔ کیا آپ کو ''سورۃ القدر'' اور اس کا معنی یاد ہے؟

رہنمائے معلم

سورۂ قدر کا معنی اور مختصر تفسیر بتائی جائے۔

# کتاب الحج

## حج اور عمرہ کے مسائل

⭑ **حج کا حکم:** حج اسلام کا پانچواں رکن ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (آل عمران: ۹۷)۔ اللہ تعالی نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔

اور حدیث سے اس کی دلیل یہ ہے کہ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ (جِبْرِيْلُ): يَا مُحَمَّدُ! اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ۔ قَالَ: اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَ تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (مسلم)۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا اے محمد؛ مجھے بتائیے کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تم ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کی گواہی دو، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، اگر بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت ہے تو حج کرو۔

☆ حج زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے۔

☆ حج ۹ھ میں فرض ہوا۔

⭑ **عمرہ کا حکم:** عمرہ سنت ہے ا۔

⭑ **حج فرض ہونے کے شروط:**

۱۔ مسلمان ہونا : یعنی کافر پر فرض نہیں ہے۔

۲۔ عاقل ہونا : یعنی مجنون پر فرض نہیں ہے۔

۳۔ بالغ ہونا : یعنی بچہ پر فرض نہیں ہے۔

۴۔ استطاعت رکھنا: یعنی قیام وطعام اور سفر کے اخراجات کا مالک ہونا، راستہ پرامن ہونا، اور عورت کے لئے محرم کا ہونا۔

## سوالات

۱۔ حج اسلام کے فرائض میں سے ہے، دلیل ذکر کریں؟

۲۔ خالی جگہ پر کریں:

• حج ......ھ میں فرض ہوا، اور استطاعت رکھنے والے پر زندگی میں ................فرض ہے۔

• سفرِ حج میں عورت کیساتھ..........کا ہونا شرط ہے۔

۳۔ حج فرض ہونے کی ایک شرط [استطاعت] بھی ہے، بتائیے کہ استطاعت سے مراد کیا ہے۔

۴۔ حج فرض ہونے کے کوئی تین شروط ذکر کریں۔

رہنمائے معلم

۱۔ حج کس سن میں فرض ہوا اس میں اہل علم کے نزدیک اختلاف ہے کہ: چھ ہجری/ نو ہجری/ دس ہجری/ میں فرض ہوا۔ تفصیل کے لئے دیکھیے مذکرۃ فقہ لابن عثیمین ج ۲ ص ۶۵۔ فقہ الحدیث ج ۲ ص ۵۷۔

• عمرہ کے وجوب کے بارے میں بھی اختلاف ہے، امام ابن تیمیہ، امام شوکانی وغیرہ نے عدم وجوب کو راجح قرار دیا ہے اس لئے کہ وجوب کی کوئی دلیل صحیح نہیں ہے، دیکھیے: نیل الاوطار ۳/ ۲۷۶ بحوالہ فقہ الحدیث ج ۲ ص ۶۲۔

# حج اور عمرہ کے مواقیت

مواقیت : میقات کی جمع ہے۔جس کے معنی ہیں عبادت کی جگہ یا عبادت کا وقت کے۔

**★حج کے دو میقات ہیں :**

۱۔ میقاتِ زمانی : وہ مہینے جن میں حج کی نیت سے احرام باندھنا جائز ہے،وہ یہ ہیں:

۱۔ شوال، ۲۔ ذی القعدہ، ۳۔ اور ذی الحجہ کے پہلے دس دن۔

☆ عمرہ کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے سال بھر کسی بھی وقت عمرہ کر سکتے ہیں۔

۲۔ میقاتِ مکانی: وہ اماکن جہاں سے لوگ حج اور عمرہ کے لئے نیت کرتے ہیں اور احرام باندھتے ہیں، یہ پانچ ہیں:

۱۔ ذُوالْحُلَیْفَه : مدینہ والوں کی میقات ہے۔

۲۔ قَرْنُ الْمَنَازِل: نجد اور طائف والوں کی میقات ہے۔

۳۔ جُحْفَه : شام،مصر اور مغرب والوں کی میقات ہے۔

۴۔ یلَمْلَم : یمن والوں کی میقات ہے۔

۵۔ ذاتِ عِراق : عراق والوں کی میقات ہے۔

☆ جو شخص حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ کرے اس کو احرام کے بغیر ان مواقیت سے گزر جانا جائز نہیں ہے۔ (متفق علیہ)۔

☆ یہ مواقیت اُن علاقے والوں کے لیے بھی ہے اور ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو ان مواقیت پر سے گزرتے ہیں۔(متفق علیہ)۔

☆ جو لوگ ان مواقیت کے اندر ہیں انہیں احرام باندھنے لیے واپس میقات کی طرف آنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ لوگ اپنے گھروں احرام باندھ لیں گے۔(متفق علیہ)۔

☆ مکہ والے حج کے لیے اپنے گھروں سے احرام باندھیں گے اور عمرہ کے لیے حدود حرم سے باہر جا کر

احرام باندھیں گے۔(بخاری مع فتح الباری)۔

## سوالات

۱۔ حج کے میقاتِ زمانی ذکر کریں؟

۲۔ صحیح جواب کے سامنے نمبر لگائیں؟

| نمبر | میقات | نمبر | میقات |
|---|---|---|---|
| ۱ | قرن منازل | (   ) | مصر اور شام والوں کے لئے ہے |
| ۲ | ذوالحلیفہ | (   ) | یمن والوں کے لئے ہے |
| ۳ | جحفہ | (   ) | نجد والوں کے لئے ہے |
| ۴ | یلملم | (   ) | مدینہ والوں کے لئے ہے |
| ۵ | ذات عرق | (   ) | عراق والوں کے لئے ہے |

رہنمائے معلم

میقات زمانی کا مطلب یہ ہے کہ: شوال، ذیقعدہ اور ذی الحجہ کی دس تاریخ کی صبح صادق سے پہلے تک کبھی بھی حج کی نیت سے احرام باندھ سکتا ہے۔، جبکہ ان دنوں سے پہلے یا بعد میں حج کا احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔

• دنیا کے کسی بھی علاقے سے مکہ جائیں انہیں ان مواقیت میں سے کسی نہ کسی میقات پر سے گزرنا پڑتا ہے۔

# حج کے ارکان اور واجبات

☆ حج کے ارکان چار ہیں:

۱۔ احرام :یعنی حج کی نیت کرنا۔

۲۔ وقوفِ عرفہ: نویں ذی الحجہ کو عرفہ کے میدان میں ٹھہرنا۔

۳۔ طوافِ زیارت: اس کو طوافِ اِفاضہ بھی کہتے ہیں۔

۴۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

• ان ارکان کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا لہذا اگر کوئی ان ارکان میں سے ایک رکن بھی ترک دے تو اس کا حج درست نہیں ہوگا۔

☆ حج کے واجبات:

۱۔ میقات سے احرام باندھنا۔

۲۔ عرفہ میں غروب شمس تک وقوف کرنا۔

۳۔ مزدلفہ میں رات گزارنا۔

۴۔ ایام تشریق میں راتیں منی میں گزارنا۔

۵۔ تمام کو جمرات کو بالترتیب کنکریاں مارنا۔

۶۔ حلق یا تقصیر کرنا۔(یعنی سر کے بال مونڈنا یا کٹنگ کرانا)۔

۷۔ طوافِ وَداع کرنا۔ یہ حج کا سب سے آخری کام ہے۔

☆ جو شخص ان واجبات میں سے ایک واجب بھی ترک کردے تو اس پر دم (قربانی) کرنا واجب ہے۔ (دارقطنی،بیہقی)۔لہذا دم دینے سے اس کا حج درست ہوجائے گا۔

☆ ان ارکان اور واجبات کے علاوہ جو بھی حج کے اعمال ہیں وہ سب سنت میں داخل ہیں۔

## سوالات

۱۔ احرام سے مراد کیا ہے۔

۲۔ طوافِ زیارت اور طوافِ وَداع میں کیا فرق ہے؟

۳۔ حاجی کو ایامِ تشریق کی راتیں کہاں گزارنا چاہیے؟ اگر کوئی اُسے ترک کر دے تو اس کو کیا کرنا چاہیے؟

۴۔ اگر کوئی حج کے تمام اعمال ادا کر لے صرف [وقوفِ عرفہ ] چھوڑ دے تو کیا دم دینے سے اس کا حج درست ہو جائے گا؟

۵۔ حج کے کوئی تین واجبات ذکر کریں۔

رہنمائے معلم

• میقات سے احرام باندھنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی میقات کو تجاوز کر جائے تو اس کو واپس میقات لوٹنا چاہیے اگر واپس نہیں آ سکتا تو میقات کے بعد جہاں اس کو یاد آئے وہیں سے احرام (حج یا عمرہ کی نیت ) باندھ لے لیکن اس کو دم بھی دینا ہوگا۔

• طواف زیارت: منیٰ، عرفہ اور مزدلفہ سے واپسی کے بعد جب کعبہ کی زیارت ہوتی ہے تو اُس وقت یہ طواف کیا جاتا ہے اس لیے اُسے طواف زیارت کہتے ہیں۔

اور اِسے [طوافِ افاضہ ] بھی کہتے ہیں کیونکہ عرفہ سے کوچ کرنے کو افاضہ کہتے ہیں چونکہ یہ طواف، وقوف عرف کے بعد آتا ہے اس لیے اُسے طواف افاضہ کہتے ہیں۔

# احرام، محظوراتِ احرام اور فدیہ کا بیان

☆ احرام کی تعریف : حج یا عمرہ کے اعمال شروع کرنے کی نیت کرنا۔

☆ احرام کا حکم : احرام حج اور عمرہ کا ایک رکن ہے۔

☆احرام کے مستحبات: حج یا عمرہ کی نیت کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل کام کرنا مستحب ہے:

ا۔ غسل کرنا ۔

۲۔ اپنے بدن میں خوشبو لگانا، کپڑوں میں خوشبو لگانا درست نہیں ہے۔

۳۔ دو سفید چادر پہننا : (یہ صرف مرد آدمی کے لئے ہے عورت اپنے عام لباس میں احرام کی نیت کرے گی)
۔

۴۔ کسی نماز کے بعد احرام باندھنا۔(احرام کے لیے کوئی خاص نماز نہیں ہے )۔

☆ **احرام کا طریقہ** : سلے ہوئے کپڑے اتار دے اور احرام کے کپڑے پہن لے پھر حج یا عمرہ کی نیت کر لے۔

☆ تلبیہ کے مستحب کام:

ا۔ حج یا عمرہ کی نیت کرنے کے بعد کثرت سے تلبیہ پڑھنا۔

۲۔ مرد آدمی بلند آواز سے پڑھے اور عورت آہستہ پڑھے۔

☆ تلبیہ کے کلمات :لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ۔

★**محظوراتِ احرام اور ان کا فدیہ :**

جو شخص حج یا عمرہ کی نیت کر لے تو اس پر چند چیزیں حرام ہو جاتی ہیں ان کو ( محظوراتِ احرام ) کہتے ہیں ،جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

ا۔ بال کاٹنا۔

۲۔ ناخن کاٹنا۔

۳۔ بدن یا کپڑے میں خوشبو لگانا۔

(ان تینوں کاموں میں مرد اور عورت دونوں مشترک ہیں)۔

۴۔ سر ڈھانپنا۔

۵۔ سلا ہوا کپڑا پہننا۔

(یہ دونوں کام صرف مرد کے لیے خاص ہیں)۔

[عورت اپنے عام لباس میں احرام کی نیت کرے گی البتہ اُس کے لیے نقاب لگانا اور دستانے پہننا منع ہے]۔

۶۔ بیوی کے ساتھ مباشرت کرنا۔

(جو شخص ان چھ کاموں میں سے کسی ایک کام کا ارتکاب کرلے تو اس کو فدیہ دینا واجب ہے: یعنی مندرجہ ذیل تین کاموں میں سے ایک کام کرنا چاہیے: ۱۔ تین روزے رکھنا۔ ۲۔ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔ ۳۔ یا ایک بکری ذبح کرنا)۔

۷۔ جماع کرنا۔

(اس کا فدیہ ہے کہ: تحللِ اول سے قبل اگر جماع کرے تو اس کا حج فاسد ہو جاتا ہے۔ لہذا اس کو ایک اونٹ ذبح کرنا چاہیے۔ آیندہ سالوں میں حج کی قضا کرے اور توبہ کرے۔ اور اگر تحللِ اول کے بعد جماع کیا ہے تو حج فاسد نہیں ہوتا البتہ ایک بکری قربانی کرنا واجب ہے)۔

۸۔ منگنی یا عقد نکاح کرنا یا کرانا: اس میں کوئی فدیہ نہیں ہے البتہ منگی یا عقد نکاح فاسد ہے۔

۹۔ شکار کرنا۔

(جو شخص حرم کا شکار کرے اس کا فدیہ ہے کہ: ۱۔ جو جانور شکار کیا ہے اس کے مثل جانور کی قربانی کرے۔ ۲۔ یا اس کے مثل جانور کی قیمت لگا کر اس سے غلہ خریدے اور مسکینوں میں تقسیم کردے۔ ۳۔ یا جتنے

مسکینوں کو کھانا کھلایا جا سکتا ہے اتنے روزے رکھے )۔( مائدہ: ۹۵)۔

۱۰۔ حدودِ حرم کا درخت یا پودا کاٹنا:

(اگر بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے کاٹے تو اس کی وجہ سے کوئی فدیہ نہیں ہے اور اگر عمداً کاٹے تو اس کو ایک بکری یا گائے قربانی کرنی ہوگی اور اگر پودا کاٹا ہے تو اس کی قیمت کا اندازہ لگا کر صدقہ کرنا ہوگا)۔

## سوالات

۱۔ احرام سے مراد کیا ہے؟

۲۔ میقات سے احرام کا حکم کیا ہے؟

۳۔ حج یا عمرہ کا ارادہ کرنے والے کے حق میں مستحب چیزیں کیا ہیں، ذکر کریں؟

۴۔ تلبیہ کے کلمات ذکر کریں۔

۵۔ تلبیہ میں مستحب کام کیا ہیں؟

۶۔ محظوراتِ احرام ذکر کریں۔

۷۔ اگر کسی محرم کے سر کے بال اس کے لیے تکلیف کا سبب ہیں تو اس کو کیا کرنا چاہیے؟

۸۔ وہ کونسا محظور ہے جس سے حج فاسد ہو جاتا ہے؟

۹۔ وہ کونسا محظور ہے جس سے حج فاسد نہیں ہوتا؟

رہنمائے معلم

• شکار سے مراد ماکول اللحم زمینی جانور کا شکار کرنا حرام ہے، سمندری جانور کا شکار درست ہے۔

• عورت کو ایسے کپڑے سے چہرہ ڈھانپنا منع ہے جو مخصوص چہرہ کے لیے تیار کیا گیا ہو مثلاً نقاب، نوس پیس وغیرہ البتہ ضرورت کے تحت اوڑھنی سے چہرہ ڈھانک لینا چاہیے۔ • تحلل اول کس کو کہتے ہیں [حج تمتع کا طریقہ] میں دیکھیے۔

• اگر کسی محرم کے سر کے بال اس کے لیے تکلیف کا سبب ہیں تو اس کو کاٹ سکتا ہے اور اس کے بدلے فدیہ ادا کر دے۔

# عمرہ کا طریقہ

عمرہ کرنے والا مندرجہ ذیل طریقہ کے مطابق عمرہ کرے:

۱۔ عمرہ کی نیت: میقات پہنچ کر غسل کرے، خوشبو لگائے، اور احرام کے کپڑے پہنے پھر (لَبَّیْکَ عُمْرَۃً) کہہ کر عمرہ کی نیت کرے اور طواف شروع کرنے سے پہلے تک تلبیہ کہتا رہے۔

۲۔ طواف کرنا: یعنی جب مکہ پہنچے تو کعبہ کے اطراف سات چکر لگائے۔

۳۔ مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھنا: طواف کے بعد مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے۔

۴۔ سعی: صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے۔ اس کو سعی کہتے ہیں۔

((صفا سے سعی کی ابتداء کریں اور مروہ پر ختم کریں۔ اس طرح یہ ایک چکر ہو جاتا ہے))

۵۔ حلق یا تقصیر کرے: پورے سر کے بال مونڈنا یا کم کرانا۔

[یہ صرف مرد کے لئے ہے، عورت اپنی چوٹی کے آخر سے کچھ بال نکال لے]

یہ پانچ کام کر لینے کے بعد عمرہ مکمل ہو جاتا ہے، اس پر احرام کی وجہ سے جو چیزیں منع ہو گئیں تھیں وہ حلال ہو جاتی ہیں مثلاً: خوشبو لگانا، سلا ہوا کپڑا پہننا، سر ڈھانکنا، ناخن تراشنا، بال کاٹنا وغیرہ۔

☆ طواف کا طریقہ: طواف کی ابتداء حجرِ اسود سے ہوتی ہے اور حجر اسود پر ختم ہوتی ہے، حجر اسود کو (بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر) کہہ کر بوسہ دیں، ورنہ [اِسْتِلام] کریں (یعنی حجرِ اسود کو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو بوسہ دیں) اگر استلام بھی ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کریں اور طواف شروع کریں، اسی طرح سات چکر میں کیا جائے گا۔

## سوالات

۱۔ مختصراً عمرہ کے کام ذکر کریں۔

۲۔ اگر کوئی عورت عمرہ کرے تو کیا اس کو حلق یا تقصیر کرنا چاہیے؟

# حج کا طریقہ

حج کی قسمیں: حج کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ تَمَتُّع: پہلے عمرہ کر کے حلال ہوجانا پھر آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام (نیت) باندھ کر حج کے اعمال انجام دینا۔

۲۔ قِرَان: عمرہ اور حج کا اکٹھا احرام (نیت) باندھ کر عمرہ اور حج کے اعمال انجام دینا۔

۳۔ اِفْرَاد: صرف حج کا احرام (نیت) باندھ کر حج کے اعمال انجام دینا۔

جو شخص حج کا ارادہ کرے اس کے لئے جائز ہے کہ ان تینوں قسموں میں سے جس کی چاہے نیت کرے، ان میں افضل تمتع ہے۔

☆ حجِ تمتع کا طریقہ:

حج کے مہینوں میں عمرہ کریں، پھر حج کی نیت سے حج کا احرام باندھیں، جس کی تفصیل یہ ہے:

حج کے اعمال کل چھ دنوں میں ادا کئے جاتے ہیں: جو آٹھ ذی الحجہ سے شروع ہو کر تیرہ ذی الحجہ تک جاری رہتے ہیں:

☆ آٹھویں ذی الحجہ: (اس دن کو یومُ التَّرْوِیَۃ کہتے ہیں):

آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر منیٰ جائیں گے۔

☆ نویں ذی الحجہ: (اس دن کو عرفہ کا دن کہتے ہیں):

نویں ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد منی سے عرفہ جائیں گے اور دن بھر عرفہ میں گزاریں گے۔

سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ جائیں گے اور رات گزاریں گے۔

☆ دسویں ذی الحجہ: (اس دن کو یوم النحر اور عید کا دن کہتے ہیں):

دسویں ذی الحجہ کو صبح کی روشنی پھیلنے کے بعد مزدلفہ سے پھر منی جائیں گے اور منی پہنچنے کے بعد مندرجہ ذیل کام کریں گے:

۱۔ جمرۂ عقبہ (بڑے جمرے) کو سات کنکریاں مارنا۔

۲۔ قربانی کرنا۔

۳۔ حلق یا تقصیر کرنا۔

۴۔ مکہ جا کر طوافِ زیارت کرنا۔

۵۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

جمرۂ کبری کی رمی اور حلق یا تقصیر کے بعد حاجی اپنا احرام کھول سکتا ہے۔ اس کو تحللِ اول کہتے ہیں۔ لہذا احرام کی وجہ سے اُس پر جو کام کرنا حرام تھے وہ حلال ہو جاتے ہیں البتہ جماع حرام ہے، طواف زیارت کے بعد جماع بھی حلال ہو جاتا ہے، اس کو تحللِ ثانی کہتے ہیں۔

☆ گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کو بالترتیب تینوں جمرات کو زوال کے بعد سات سات کنکریاں ماریں اور رات منٰی ہی میں گذاریں۔

☆ اس کے بعد منی چھوڑ کر مکہ چلے جائیں گے۔

☆ اور جب حاجی اپنے وطن لوٹنا چاہے تو مکہ چھوڑنے سے پہلے طوافِ وداع کرلے۔

☆ وضاحت:

• گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کو: اَیَّامِ تَشْرِیق کہتے۔

• تینوں جمرات کو: جَمْرَۂ اُوْلیٰ، جمرۂ وُسْطیٰ، اور جمرۂ کُبْرَیٰ کہتے ہیں۔

## سوالات

۱۔ مُتَمَتِّع (حجِ تمتع کرنے والا) حج کا احرام کس دن باندھے گا؟

۲۔ حاجی عرفہ میں کس دن وقوف کرتے ہیں؟ اور وہاں سے کب نکلتے ہیں؟

۳۔ حاجی عرفہ سے نکل کر کہاں جاتے ہیں؟ ۔ ۴۔ دسویں ذی الحجہ کو حاجی کونسے اعمال ادا کرتے ہیں؟

۵۔ حاجی ایامِ تشریق میں کونسے کام کرتے ہیں؟

انفوجراف يوضح مناسك الحج بالترتيب
الشرق
5 المزدلفة
4 الوقوف بعرفات
6 منى
الصفا
السعي
3
المروة
7 طواف الافاضة
1 الإحرام
2 الطواف

کعبہ
حجر اسود


مسجدِ حرام
کعبہ

# قربانی کے مسائل

• قربانی کس کو کہتے ہیں: بہیمۃ الانعام میں سے کسی جانور کو عید الأضحیٰ کے دن تقرب الٰہی کے لیے ذبح کرنا۔

• قربانی کا حکم: قربانی کرنا سنت مؤکدہ ہے۔(متفق علیہ)۔

☆ وہ جانور جو قربانی میں جائز ہیں:

[بَهِيمَةُ الأَنعَام] میں سے کوئی بھی جانور ذبح کرنا جائز ہے۔ بہیمۃ الانعام میں: اونٹ، گائے، بھینس، بکری اور مینڈھا داخل ہے۔(الحج: ۳۴)۔

• ایک بکری میں صرف ایک شخص اور اس کے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے۔(ابن ماجہ، ترمذی)۔

• اونٹ اور گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔(مسلم)۔

☆ قربانی کے جانور میں مندرجہ ذیل شروط کا پایا جانا ضروری ہے:

ا۔ ایسا جانور جس کے سامنے کے دو دانت گر گئے ہوں: یعنی:

الف۔ اونٹ: پانچ سال کا ہونی چاہیے۔ ب۔ گائے: دو سال کی ہونی چاہیے۔

ج ۔ بکری: ایک سال کی ہونی چاہیے۔(مسلم)۔

ان سالوں میں مذکورہ جانوروں کے سامنے کے دونوں دانت گر جاتے ہیں۔

۲۔ جانور عیوب سے پاک ہو: یعنی: دبلا پتلا، لنگڑا، اندھا اور بیمار جانور قربانی کے لائق نہیں ہے۔ (مؤطا، احمد، ترمذی، ابوداود)۔

☆ قربانی کرنے کا وقت:

• عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ایام تشریق کے آخری دن سورج غروب ہونے تک رہتا ہے۔(احمد، بخاری، مسلم)۔

(عید الاضحیٰ کے بعد کے تین دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں)۔

• قربانی کا افضل وقت: عید کے دن نماز عید کے بعد ہے۔

• اگر کوئی عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے قربانی کرے تو وہ عام قربانی ہوگی عید الاضحیٰ کی قربانی میں شامل نہیں ہے ۔لہذا ایسے شخص کو نماز عید کے بعد دوسری قربانی کرنا چاہیے۔(متفق علیہ)۔

• قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کرنا مستحب ہے: ۱۔ ایک حصہ خود کھائیں۔ ۲۔ ایک حصہ دوست واحباب اور پڑوسیوں کو ہدیہ دیں۔ ۳۔ اور ایک حصہ فقراء کو صدقہ کریں۔

• ذی الحجہ کا مہینہ شروع ہونے کے بعد جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ کرے اس کو چاہیے کہ قربانی کرنے تک اپنے جسم کے بال اور ناخن نہ نکالے۔(مسلم)۔

## عقیقہ کے مسائل

عقیقہ کی تعریف: عقیقہ اُس قربانی کو کہتے ہیں جو نومولود کی جانب سے کی جاتی ہے۔

• عقیقہ کا حکم : عقیقہ کرنا سنت مؤکدہ ہے۔(بخاری، احمد، ابوداود، نسائی)۔

• عقیقہ کا وقت: پیدائش کے ساتویں دن کرنا مسنون ہے۔(احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی)۔

• لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی طرف سے ایک بکری ذبح کرنا مشروع ہے۔(احمد، ابوداود، نسائی)۔

• ساتویں دن عقیقہ کے علاوہ نومولود کا نام رکھیں، اس کا سر مونڈیں اور اُس بال کے وزن برابر چاندی صدقہ کریں۔(احمد، ابوداود)۔

اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو چودھویں دن کریں اگر اس دن میسر نہ ہو تو اکیسویں دن کریں، اگر اس دن بھی ممکن نہ ہو تو پھر کسی بھی دن کیا جائے جا سکتا ہے۔(نیل الاوطار، الشرح الممتع)۔

## سوالات

۱۔ قربانی کی تعریف کریں اور اس کا حکم بتائیں۔

۲۔ [بَهِيمَةُ الأَنعَام] کس کو کہتے ہیں؟

۳۔ بکری، اونٹ اور گائے میں قربانی کے کتنے حصہ ہو سکتے ہیں؟

۴۔ قربانی کے جانور میں کونسی صفات ضروری ہیں؟

۵۔ کتنے دن تک قربانی کرنا مستحب ہے؟ اور بتایے کہ قربانی کا افضل وقت کیا ہے؟

۶۔ قربانی کرنے والے کو کس چیز کی پابندی کرنی چاہیے؟

۷۔ عقیقہ کس کو کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

۸۔ عقیقہ کب کرنا چاہیے؟ اور اس کی مقدار کتنی ہے؟ وضاحت کریں۔

رہنمائے معلم

• قربانی کا وقت کل چار دن ہے: عیدالاضحیٰ کے دن نماز عید کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور عید کے بعد تین دن تک رہتا ہے۔ (عیدالاضحیٰ کے بعد کے تین دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں)۔

مراجع

۱۔ الشرح الممتع علی زاد المستقنع از علامہ محمد بن صالح عثیمین۔

۲۔ فقہ الحدیث شرح الدرر البھیة از حافظ عمران ایوب۔

۳۔ فتاوی ارکان الاسلام از علامہ محمد بن صالح عثیمین۔

۴۔ تحفة الاخوان بأجوبة مهمة تتعلق بأركان الاسلام از علامہ عبدالعزیز بن باز۔

۵۔ ارواء الغلیل فی تخریج أحادیث منار السبیل از علامہ محمد ناصر الدین البانی۔

۶۔ فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء۔

۷۔ الفقه الميسر۔ اعداد مجموعة من العلماء

۸۔ صحیحین اور سنن + بلوغ المرام + مشکوۃ المصابیح + ریاض الصالحین۔

۹۔ طہارت کے مسائل + نماز کے مسائل از محمد اقبال کیلانی۔